وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے منہ پھیر لیا بیشک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں۔ (السجدة 22:32)

www.KitaboSunnat.com

صراطِ مستقیم اور ہم

تالیف

سید سیف الرحمن

محمد بن جمیل زینو

تہذیب و تکمیل

روشن خان (ایسوسی ایٹ پروفیسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

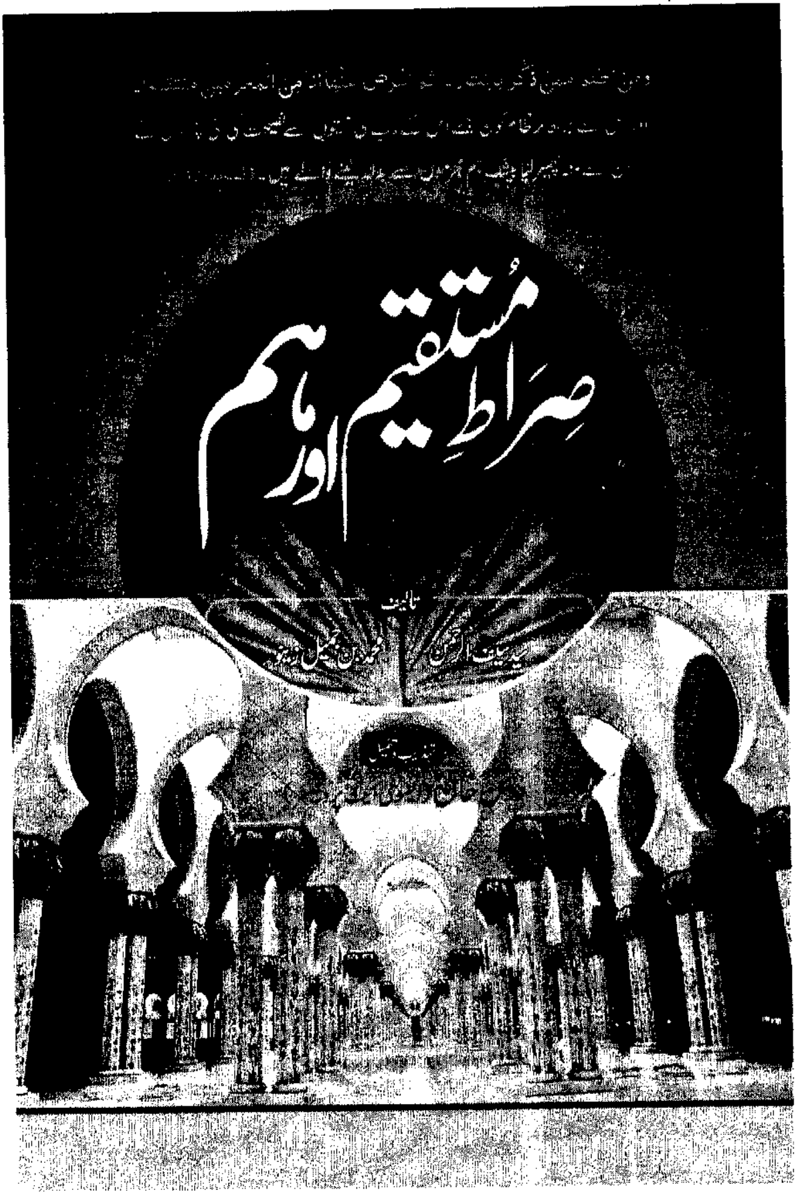

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت واشاعت کو عام کریں

نام کتاب: صراط مستقیم اور مجم

مؤلفین: سید سیف الرحمٰن، محمد بن جمیل زینو

تہذیب وتکمیل: روشن خان (ایسوی ایٹ پروفیسر آف کیمسٹری جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد)

معاونت: محمد طاہر حسین (ایسوی ایٹ پروفیسر آف کیمسٹری NTU فیصل آباد)

ای میل: mtahirhussain@gmail.com

0300 7632954

0321 6621391

طبع چہل وسوئم (43) : 2014 اول: 2005

کمپوزنگ: اسداللہ

ملنے کا پتہ:

مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 042-37244973

دارالکتب سلفیہ غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

0333-4334804

مکتبہ محمدیہ الفضل مارکیٹ اُردو بازار، لاہور

0302-4373627

مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

042-37351124

ناشر: دارالتوحید کراچی، پاکستان۔

0332-4623931

فہرست

■ مقدمہ 03

■ دین اسلام سمجھ میں نہ آنے کی وجہ اور سمجھ کس کو حاصل ہوگی 04

■ قرآن وحدیث کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے 05

■ رسول ﷺ کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک کیلئے نمونہ قرار دیا 08

■ بدعت کیا ہے 10

■ شرک کیا ہے 12

■ تقلید کیا ہے 16

■ تقلید آئمہ اربعہ، اصل امام کون 22

■ ترک تقلید مخالفت امام نہیں 29

■ فرقہ بندی کی وجہ 30

■ فرقے بنتے کیسے ہیں 30

■ نبی ﷺ نے بہتر فرقے اور ایک ناجی جماعت کی پیشین گوئی فرمائی 33

■ اہلحدیث تمام آئمہ کرام کو مانتے ہیں اور ان سب کی کتب احادیث سے استفادہ کرتے ہیں 36

■ کیا عیسیٰ علیہ السلام کو سب اماموں کی فقہ پڑھنی پڑے گی 37

■ حنفی اہلحدیث کا نام بگاڑ کر لیتا اور لکھتا ہے 40

■ چار مقلد فرقے ایک دوسرے کو حق پر کہتے ہیں لیکن حق پر سمجھتے نہیں 41

■ فقہ حنفی کے اصول وضوابط 43

■ مقلد اپنے آپ کو مکمل جاہل اور جس امام کی وہ تقلید کرتا ہے اسے نبی کی طرح معصوم عن الخطا سمجھتا ہے 45

■ مقلد نبی ﷺ کی شانِ اعلیٰ کو مانتا ہے مگر فرمانِ اعلیٰ کے ساتھ قطعاً کوئی غرض نہیں رکھتا۔ 47

■ مقلد کے نزدیک فقہ کے مقابلے میں صحابی کے فرمان کی کوئی حیثیت نہیں 49

■ وہ مسائل جن کو مقلدین تقلید کی وجہ سے غلط بھی نہیں کہتے اور لوگوں کو بتاتے بھی نہیں 50

■ تصوف کی کتابوں سے اقتباسات 53

■ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کسی کام کا حکم دیں تو اس میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں 57

■ عقیدہ مسلم 65

■ میں حنفی سے محمدی کیسے بنا 81

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ: نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ۔ أَمَّا بَعۡدُ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِيۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِيۡمَ ﴾ (الحجر 87:15)

''اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دُہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن'' (کنزالایمان)

سات دہرائی جانے والی آیات سے مراد سورۃ الحمد (فاتحہ) ہے جسے ہم نماز کی ہر رکعت میں دہراتے ہیں۔ اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ پر رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ کہتے ہیں حدیث قدسی ہے: 'قَسَمۡتُ الصَّلَاةَ بَيۡنِيۡ وَ بَيۡنَ عَبۡدِيۡ' (مسلم:879) ''میں نے نماز (فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔'' پس پہلی تین آیات اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سے مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ تک میں بندہ اللہ کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ میں اس بندگی کا اقرار ہے جو سینے پر ہاتھ رکھے (مسند احمد: 22313/ بخاری: 740) بندہ اپنے رب کے سامنے کرتا ہے کہ ''ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں'' ((کنزالایمان)) یہ منقسم ہے بندے اور معبود کے درمیان، یعنی اِيَّاكَ نَعۡبُدُ کا تعلق اللہ سے اور اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ کا بندے سے ہے۔ جبکہ آخری تین آیات میں بندوں کی اپنے رب سے دعا ہے کہ ہمیں راہ مستقیم دکھا، چلا اور اس پر استقامت نصیب فرما۔ یعنی ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔'' (کنزالایمان) اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ و ہمراہی یوں تعین کر دیئے۔ ﴿ وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۝ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ﴾ (النسآء 69,68:4) ''اور ضرور اُن کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے تو اسے انکا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔'' (کنزالایمان) گویا وہی لوگ قیامت کے روز انعام یافتہ لوگوں کے ہمراہ ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے۔

بڑی واضح بات ہے کہ شہادتین (أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ) میں توحید و رسالت کا اقرار ہے۔ لاالٰہ الا اللہ محض ایک Lip Service نہیں بلکہ اس کے کچھ تقاضے بھی ہیں۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی چونکہ ان تقاضوں کو اچھی طرح سمجھتے تھے اسی وجہ سے انھوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ صحیح العقیدہ مسلمان وہی ہے جو ان تقاضوں کو پورا کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (الِ عمرٰن 64:3) ''تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمے (لا الٰہ الا اللہ) کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں (مسلّم) ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔'' (کنز الایمان) اور دوسری شہادت، مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ میں چونکہ محمد ﷺ کا لقب عبدہٗ (اکمل بندہ) ہے، لہٰذا اللہ کی بندگی آپ ﷺ کی اتباع ہی میں ہے۔

صراط مستقیم

﴿ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴾ (الشوریٰ 13:42)

''اور اللہ اپنے قریب (پیغمبر) کے لئے چن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ (ہدایت) دیتا ہے اُسے جو رجوع لائے۔'' (کنز الایمان)

دین اسلام سمجھ میں نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟ اور سمجھ کس کو حاصل ہوگی؟

اکثر مسلمان بس اس وجہ سے مسلمان کہلاتے ہیں کہ وہ مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ وہ دین اسلام کا فہم نہیں رکھتے۔ اور بعض لوگ جو اسلام کے چند مخصوص عقائد اور اعمال کی پابندی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں وہ بھی یا تو بغیر سوچے سمجھے دین اسلام سے وابستہ ہوتے ہیں یا پھر اپنے بزرگوں اور علماء کی خود تراشیدہ باتوں کے قائل۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کہلوانے والے اکثر لوگوں کی زندگی عملی اعتبار سے اسلام سے خالی ہوتی ہے۔

ہمیں مشکل سے مشکل باتیں تو سمجھ میں آجاتی ہیں، مثلاً: گھڑی، کمپیوٹر، ٹی وی، کار، بس، ہوائی جہاز وغیرہ۔ ان کو جب ہم کھولنا جوڑنا سیکھتے ہیں تو ہمیں سمجھ آجاتی ہے اور ہم ان کی تمام خرابیاں بھی دور کر لیتے ہیں۔ اگر سمجھ میں نہیں آتا تو دین اسلام نہیں آتا۔ یہ اس لیے کہ ہم اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ جن باتوں کی ہم زندگی میں ضرورت محسوس کرتے ہیں انھیں محنت سے سیکھتے بھی ہیں۔ لیکن دین اسلام کی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے اس لیے ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتا۔ دنیا کی فضول باتیں ہم سارا دن کرتے رہیں گے لیکن اگر کوئی دین کی بات کرے گا ہم اکتا جائیں گے۔ اور کہیں گے: ''چھوڑیں جی چھوڑیں یہ مولویوں کی باتیں ہیں۔'' شیطان نے یہ بات سکھلا کر ہمیں تسلی دے رکھی ہے کہ ایسے موقع پر یہ کہیں: ''چھوڑیں جی! جو جدھر لگا ہے ٹھیک لگا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم تحقیق کرتے ہیں تو صرف دنیاوی معاملات میں۔ سونا خریدنا ہو تو ایسے ہی نہیں خرید لاتے بلکہ رسید بنواتے ہیں کہ نقلی ہوگا تو واپس کر دیں گے۔ پھر اس کو چیک کرتے اور کرواتے ہیں۔ کپڑا خریدنا ہو تو اس کا رنگ، ڈیزائن، موٹا پتلا ہونا اور نرم ملائم وغیرہ کی تسلی کر کے لیتے ہیں۔ پھل، سبزی وغیرہ خریدنی ہو تو دیکھتے ہیں کہ تازہ ہے یا باسی۔ بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ہو یا کسی سے رشتہ ناطہ طے کرنا ہو دیکھ بھال کر اور تحقیق کے بعد کرتے ہیں۔ لیکن جو چیز ہم بغیر تحقیق کے اپناتے ہیں وہ صرف دین ہی ہے جیسا بھی کہیں سے مل جائے۔

اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ دل میں خوف الٰہی رکھنے والے اس شخص کو دیتا ہے جو دین اسلام کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے۔ دین اسلام کی باتوں پر بلا تعصب غور و فکر (تحقیق) کرتا ہے۔ اور بات سمجھ لینے کے بعد اس پر یقین کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو پسند کرتا ہے اور اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ﴾ (الأنعام 6:125) ''اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام (کی سمجھ) کے لئے کھول دیتا ہے۔'' (کنزالایمان) اور حدیث نبوی ہے: 'مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ' (بخاري: 71، مسلم: 2436) ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔'' اور ارشاد باری ہے: ﴿ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ﴾ (الزمر 39:22) ''تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے'' (کنزالایمان)

قرآن وحدیث کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے:

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی پیغمبر اس دنیا میں بھیجے، لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجے۔ اکثر لوگ پیغمبروں کی موجودگی میں بھی اور ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی نازل شدہ دین کو بدلتے رہے۔ جس کی واضح مثال یہودی ہیں جنھوں نے تورات میں ردّ و بدل کیا۔

نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبی کیوں نہیں آئے گا؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کو اس دنیا میں بھیج کر آپ پر نازل شدہ دین کو نہ صرف مکمل کیا بلکہ قیامت تک کے لیے محفوظ بھی کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (الحجر 15:9) ''بیشک ہم نے اتارا ہے یہ (ذکر) قرآن بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں'' (کنزالایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی یہ سمجھے کہ یہ حکم صرف قرآن مجید کے بارے میں ہے تو یہ اس کی کم فہمی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
﴿ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴾(القیمۃ 19:75) "پھر اس کی وضاحت (حدیث) کا ذمہ بھی ہم پر ہے۔" قرآن وحی مجمل ہے تو حدیث وحی مفصّل۔ اللہ تعالیٰ نے ذکر پر فرمایا: ﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (النحل 44:16) ''اور (اے نبی ﷺ) تیری طرف ہم نے یہ ذکر (وحی مفصّل یعنی حدیث) اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں پر اُن کے لیے نازل کردہ (وحی مجمل یعنی قرآن) کی تشریح کرتے جائیں تاکہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔'' اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! بیشک مجھے قرآن دیا گیا ہے اور ساتھ اُس کی مثل (حدیث بھی)'' (ابو داود : 4606) اور ارشاد باری ہے: ﴿ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ﴾ (الاحزاب 34:33) ''(اے نبی کی گھر والیو) اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت (حدیث)''۔ (کنزالایمان) اور فرمایا ﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴾ (النسآء 113:4) ''اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔'' (کنزالایمان) کتاب وحکمت، یعنی قرآن وحدیث ایک ہی حقیقت (وحی) کے دو رخ ہیں ایک کے انکار سے دوسرے کا انکار لازم آتا ہے۔ فرعون کی پکڑ حکمت (وحی خفی) کا منکر ہونے پر ہوئی تھی۔ ﴿ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴾ (المزمل 16:73) ''فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا'' (کنزالایمان) تورات تو بعد میں نازل ہوئی تھی۔

حدیث کے بغیر قرآن کو نہ تو مانا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے سمجھنا ممکن ہے۔ قرآن مجید، اسکی سورتوں کی ترتیبِ نزول، ترتیب تلاوت، حدیث قدسی، سب کا تعین حدیث کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں متعدد بار نماز اور زکاۃ کا حکم دیا ہے۔ اگر آپ ﷺ کی پڑھی ہوئی نماز محفوظ نہ ہو، تب قرآن مجید میں حکم دینے کا کیا فائدہ؟ قرآن مجید میں اذان، اقامت، تعداد رکعات وقصر نماز، قیام، رکوع اور سجدے کا طریقہ وغیرہ کسی بھی چیز کا ذکر نہیں۔ اس کی تفصیل کے لیے ہمیں حدیث کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ زکاۃ کا حکم قرآن میں موجود ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی جب نماز پڑھے، زکاۃ بھی دے۔ لیکن نماز دن میں پانچ دفعہ پڑھنی ہوتی ہے اور زکاۃ سال بعد صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ اسی طرح زکاۃ دینے کا طریقہ کہ روپے پیسے پر کتنی، سونے چاندی پر کتنی؟ اونٹ، گائے، بکری وغیرہ پر زکاۃ کتنی اور کہاں دینی ہے؟ اس کا پتا صرف حدیث سے چلتا ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ بارہ مہینوں میں سے چار حرمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں ﴿مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ (التوبة 36:9) حدیث بتاتی ہے کہ وہ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب۔ حدیث ہی بتاتی ہے کہ حائضہ کے لیے روزے کی قضا ہے، نماز کی نہیں۔

اسی طرح حرام وحلال کے مکمل مسائل حدیث کے بغیر سمجھ نہیں آسکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ النحل 115:16) ''تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا۔'' (کنز الایمان) لیکن مردار میں ٹڈی دل اور مچھلی حلال ہیں جس کا پتا ہمیں حدیث سے چلتا ہے۔ اب باقی جتنی بھی چیزیں حرام ہیں ان کے بارے میں اور اسی طرح دین کے باقی تمام افعال، مثلاً: نکاح، عقیقہ، جنازے وغیرہ کی تفصیل کے لیے حدیث کی طرف رجوع کیے بغیر ہمیں علم کیسے ہوسکتا ہے؟

حدیث قرآن مجید کی تشریح ہے۔ اگر کسی چیز کی تشریح کر دی جائے تو اسے سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے قرآن مجید کی تشریح کر کے لوگوں کو سمجھایا جسے عرب کے ان پڑھ اور جہالت میں ڈوبے ہوئے لوگ آسانی سے سمجھ گئے۔ اب بعض لوگوں نے یہاں تک مشہور کر رکھا ہے کہ قرآن مجید ہماری سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا۔ اسے سمجھنے کے لیے جن اوصاف کی شرط ہے وہ اب کسی آدمی میں جمع نہیں ہو سکتے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ فہم قرآن کے لیے چودہ علوم کی ضرورت ہے۔ کیا ''ناظرہ'' کا اطلاق قرآن کے لیے ہی رہ گیا ہے۔ جبکہ ارشاد باری ہے: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ (محمد 24:47) ''تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر انکے (کفر کے) قفل لگے ہیں'' (کنز الایمان)

جب آدمی حدیث کو نہیں مانے گا تو واقعی اسے قرآن سمجھ نہیں آئے گا۔ کیونکہ قرآن مجید، حدیثِ مبارکہ کے بغیر کماحقہٗ سمجھ نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سمجھنے والوں کے لیے آسان کر دیا ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر 17:54) ''اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو ہے کوئی سمجھنے والا؟'' (کنز الایمان) اللہ تعالیٰ کے ایک ہی دفعہ کہنے سے حکم اٹل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس سورت میں چار مرتبہ (آیات: 17-22-32-40) تاکید کے ساتھ قرآن کے آسان ہونے کا ذکر کر کے اس کو سمجھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ جو دین نبی ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا، اس کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا۔ قرآن محفوظ ہے اور حدیث کی حفاظت کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور ہمیشہ ایک جماعت حق پر لڑتی رہے گی اور جوان سے لڑیں گے قیامت تک ان پر غالب رہے گی۔'' (صحیح مسلم: 1037)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی زندگی (قول وعمل کا) بہترین نمونہ ہے:۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ انھی میں سے رسول مقرر فرمایا، اسے معلّم بنایا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء 107:21) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب 21:33) ''بیشک تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ (کی ذات) میں بہترین اسوہ (نمونہ) ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے وعدہ کیا کہ جس دین کو میں نے آپ پر نازل کیا ہے اس کو میں قیامت تک محفوظ رکھوں گا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو رسول ﷺ کی سیرت پر چلنے کا حکم تو دے لیکن سیرت کو محفوظ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور اسکے خلاف کرے، نعوذ باللہ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی سیرت کو نمونہ قرار دے اور اس نمونے سے ہٹا ہوا عمل قبول کرے! یہ ناممکن ہے۔

اگر ہم کسی آدمی کو کسی چیز کا نمونہ دیں اور وہ اس نمونے کے علاوہ کوئی اور طرح کی چیز بنا دے تو ہم اسے قبول نہیں کرتے، مثلاً: اگر ہم کسی کاریگر کو تالے کی چابی کا نمونہ دیں کہ ہمیں ایسی چابی بنا دے لیکن وہ چابی تالا ہی نہ کھول سکے تو ہم کبھی نہیں لیں گے خواہ وہ چاندی ہی سے بنائی گئی ہو۔ ایسے ہی کوئی عمارت یا تعمیر جو دیے گئے نقشے کے مطابق نہ ہو وہ گرا دی جاتی ہے یا ہم اسے قبول نہیں کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول ﷺ کے نمونے کے خلاف عمل کو کیونکر قبول کرے گا؟ اگر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اپنی مرضی کے عملوں کو قبول کرنا تھا تو پھر رسول ﷺ کو بھیجنے اور نمونہ قرار دینے کا کیا مقصد تھا؟

دین اسلام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اپنے نبی آخر الزماں پر نازل فرمایا، جس کا عملی مظاہرہ (Practical demonstration) نبی اکرم ﷺ نے خود بھی کیا اور صحابہ کرام کو بھی بتایا۔ دین کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں آپ نے مکمل رہنمائی فراہم نہ کی ہو۔ اسی رہنمائی کے مطابق زندگی گزارنا اِتباعِ سنت ہے۔ جو کام آپ ﷺ نے کیا اسے کرنا سنت ہے اور جو کام آپ نے نہیں کیا اور نہ کرنے کا حکم ہی دیا، اسے نہ کرنا سنت ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

(الحشر 7:59) ''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔'' (کنز الایمان)

دنیاوی معاملات میں لوگ اتنے سیانے ہیں کہ جعلی نوٹ نہیں لیتے اور دینی طور پر اتنے نادان ہیں کہ جعلی مسئلے جتنے بھی کوئی بنا لے، لیتے جاتے ہیں۔ لوگ ہر نوٹ پر گورنمنٹ کی مہر چیک کرتے ہیں، لیکن کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی مسئلے پر نبی ﷺ کی مہر چیک نہیں کرتے۔ بس آنکھیں بند کر کے اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کوئی آدمی چوک میں کھڑا ہو کر اعلان کرے کہ دیکھو بھائی جس طرح کا ہزار کا نوٹ گورنمنٹ نے بنایا ہے بالکل اسی طرح کا ہزار کا نوٹ میں نے بھی بنایا ہے۔ کوئی بھی اِس میں اور اُس میں فرق نہیں بتا سکتا۔ تو گورنمنٹ ایسے آدمی کو جیل بھیج دیتی ہے، اگرچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے کوئی فرق نہیں چھوڑا۔ حکومت کہتی ہے کہ یہ تیرا کام نہیں ہے یہ ہمارا کام ہے۔ جو نوٹ تو نے بنایا ہے وہ جعلی ہے۔

ہم جو چاہیں اعمال کرتے پھریں لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف ان اعمال کا وزن ہوگا جن پر نبی ﷺ کی مہر ہوگی خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ صحیح العقیدہ مسلمان کی شناخت یہ ہے کہ وہ یہ نہ دیکھے کہ بات کرنے والا کون ہے بلکہ وہ یہ دیکھے کہ بات کس کی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مال وزر کی حفاظت کے لیے آیت الکرسی پڑھنے کا وظیفہ چور نے بتایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: 'صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ' ''اس نے تمھیں سچ کہا اور تھا وہ جھوٹا، وہ شیطان تھا۔'' (صحیح بخاری: حدیث 3275، 2311) ثابت کرنا اور بتانا مقصود یہ ہے کہ بات کوئی بھی کرے محمدی تصدیقی مہر نہ ہوگی تو ردّ کر دی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓاْ أَعْمَٰلَكُمْ ﴾ (محمد 33:47) ''اے ایمان والو! تم اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (اس سے ہٹ کر) اپنے عمل باطل نہ کرو۔'' (کنزالایمان)

کسی عمل کو نبی ﷺ کی سنت سمجھ کر نہ کیا جائے تو اس کا ثواب نہیں۔ عمل صالح ایسے عمل کو کہتے ہیں جو سچے ایمان اور توحید خالص کے ساتھ سنت رسول کے مطابق کیا جائے۔ کیونکہ عمل صالح تو منافقین بھی کرتے تھے لیکن ان کا ایمان سچا نہ تھا۔ ارشاد باری ہے: ﴿ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعْبُدُواْ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾ (البینۃ 5:98) ''اور اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اُسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے (یکسو) ہو کر'' (کنزالایمان) اور حدیث نبوی ہے: 'إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ' بیشک اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور جس سے اسکی رضامندی تلاش کی گئی ہو۔ (سنن النسائی: 3153)

اگر کوئی عمل نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہو، لیکن اس عمل کو اس لیے کیا جائے کہ ہمارے امام کا قول ایسے ہے تو ایسے عمل کا کوئی ثواب نہیں۔ اگر کسی آدمی نے کوئی عمل سنت کے مطابق کیا لیکن پوچھنے پر اگر وہ یہ کہہ دے کہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ میرے بزرگوں نے ایسے کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسے آدمی کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کا اجر نہیں ملے گا۔ اجر تب ملے گا جب اسے شعور ہو کہ یہ عمل میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ میرے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ جو فرقے غیر مسنون طریقے پر اعمال کرتے ہیں، تو اس طرح کے اعمال ہرگز قبول نہیں ہوں گے۔ خواہ وہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر کیے گئے ہوں۔ لیکن اگر کوئی ایسا عمل امام کی پیروی میں کرے جو نبی ﷺ سے ثابت ہو تو پھر بھی قابل ثواب نہیں ہو گا کیونکہ اس نے یہ عمل امام صاحب کی پیروی میں کیا ہے۔ اگر امام صاحب ایسے عمل نہ کرتے تو وہ بھی اس طرح نہ کرتا۔ ولی، بزرگ اور امام ہم تک دین پہنچانے کا ذریعہ ہیں نہ کہ مقصد۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ۔۔۔ اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست (اقبالؒ)

''دین یہی ہے کہ تو اپنے آپ کو مصطفیٰ ﷺ تک پہنچا دے۔ اگر تو ان تک نہیں پہنچ پاتا تو پھر تمام ابولہبی ہے''

بدعت کیا ہے؟

بدعت سنت کی ضد ہے۔ دین میں ہر وہ عمل جس کی شرعی دلیل نہ ہو یا جو نبی ﷺ کے دور میں ممکن تھا لیکن نہ آپ نے کیا ہو، نہ کرنے کی ترغیب یا حکم ہی دیا ہو اور نہ آپ کے سامنے ہوا ہو تو وہ نیا عمل بدعت اور کرنے والا بدعتی ہے۔ امام شاطبیؒ کے مطابق دین میں شریعت سے مشابہ ایسا ایجاد کردہ طریقہ جس کا مقصد اللہ کی عبادات میں مبالغہ آرائی ہو بدعت کہلاتا ہے۔ بدعت کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: 'اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ' (ابو داود: 4607) ''(دین میں) نئے کاموں سے بچو اس لیے کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' اور رسول ﷺ نے فرمایا: 'مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ' (مسلم: 4493) ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا کوئی حکم نہیں، وہ مردود ہے۔'' بدعت ایسا بُرا عمل ہے جس کے بارے میں نبی ﷺ نے جہنم کی وعید سنائی۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے۔ کیونکہ دین کی ہر بات نبی ﷺ تب بتاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا حکم آتا ہے۔ ﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی﴾ (النجم 53:3-5) ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے'' (کنز الایمان) جب نبی ﷺ دین میں اپنی مرضی سے کوئی بات اور عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو حکم نہ دے دے تو کون ایسا ولی، امام یا بزرگ ہے جسے دین میں اپنی طرف سے کوئی بات کہنے یا کوئی عمل کرنے کا حق حاصل ہو؟ جو آدمی بدعت جاری کرتا ہے وہ اپنے آپ کو ربّ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ اب جو آدمی کسی کے کہنے سے بدعت شروع کرتا ہے اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب ہے کہ اس آدمی نے جس کے کہنے سے بدعت شروع کی اسے اپنا نبی بھی مانا اور اپنا رب بھی مانا۔
بے شک بدعت جاری کرنے والا اور بدعت پر عمل کرنے والا اپنے منہ سے ایسی بات نہیں کہتا، لیکن اپنے عمل سے وہ یہ چیز ثابت کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ کام بھی اچھا ہے، نیت بھی صحیح ہے، نبی ﷺ نے یہ کام کرنے سے منع بھی نہیں کیا تو کر لینے میں کیا حرج ہے؟ منع تو آپ ﷺ تب کرتے اگر کوئی ناپسندیدہ عمل آپ ﷺ کے علم میں آجاتا، مثلاً: ایک صحابی نے نماز عید سے قبل ہی جانور ذبح کر دیا تو آپ نے منع فرما دیا اور دوبارہ قربانی کا حکم دیا اور حرج یہ ہے کہ سنت تبدیل ہوگئی اتباع نہ رہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (فاطر 8:35) ''تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اُس کا بُرا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائے گا۔ اس لئے اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ (ہدایت) دیتا ہے جسے چاہے'' (کنز الایمان)
اسی لیے بدعتی کو توبہ کا احساس نہیں رہتا۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ حلقہ نشیں لوگ کنکریوں پر سو مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر وہ کہتا کہ سو بار لا الٰہ الااللہ پڑھو تو وہ سو مرتبہ لا الٰہ الااللہ پڑھتے، پھر وہ کہتا کہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھو تو وہ کنکریوں پر سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے۔ آپ نے پوچھا کہ تم ان کنکریوں پر کیا پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم تکبیر و تسبیح پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کنکریوں پر اپنے گناہ شمار کرو۔ میں اس کا ضامن ہوں کہ تمھاری نیکیوں میں سے کچھ بھی ضائع نہ ہوگا۔ تعجب ہے تم پر اے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنی جلدی تم ہلاکت میں پڑ گئے ہو! ابھی تو تم میں صحابہ کرام بکثرت موجود ہیں اور ابھی تک تو محمد ﷺ کے کپڑے پرانے نہیں ہوئے اور ابھی تک آپ کے برتن نہیں ٹوٹے اور تم بدعت اور گمراہی کا دروازہ کھولتے ہو۔ (سنن الدارمی: 49,48/1) جو آدمی کوئی بدعت اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے نامکمل اور ناقص ہونے کا اور نبی ﷺ پر نامکمل اور ناقص دین پہنچانے کا بہتان لگاتا ہے۔ اور اس آیت کا انکاری ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدۃ 5 :3) ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا'' (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ نے جو دین نبی ﷺ پر نازل کیا، اسے مکمل بھی کیا اور محفوظ بھی۔ کوئی آدمی جب دین کو مکمل اور محفوظ سمجھے گا تو اسے دائیں بائیں جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ دیکھے گا کہ ہمارے لیے قرآن وحدیث میں اس مسئلے کے بارے میں کیا رہنمائی ہے۔ مثال کے طور پر جہاں نبی ﷺ نے نماز، روزہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج اور زکاۃ وغیرہ جیسے مسائل سمجھائے، وہاں وہ تمام مسائل اور اعمال بھی سمجھا دیے جو کسی کے فوت ہونے کے بعد کرنے چاہئیں، یعنی غسل کیسے دینا ہے، کفن کیسے پہنانا ہے، جنازہ کیسے پڑھنا ہے، قبر کیسی کھودنی ہے، دفنانا کس طرح ہے اور دفنانے کے بعد کیا کرنا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر کا کوئی فرد فوت ہو جائے وہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ چوتھے دن معمول کے کام شروع کردے۔ لیکن ہمارے ہاں کیا کیا جاتا ہے، جنازہ پڑھ کر فوراً اجتماعی دعا کی جاتی ہے، حالانکہ جو جنازہ پڑھا گیا وہ دعا ہی تو تھی جو اس میت کے لیے کی گئی۔ دفنانے کے بعد صف بچھا کر ہفتہ ہفتہ فاتحہ خوانی کرنا، قرآن خوانی کروانا، قل، ختم، دسواں، چالیسواں، برسی، جمعراتیں، گیارہویں، مہینے، شینے، عرس میلاد یہ تمام کام نبی ﷺ یا صحابہ کرام سے ثابت نہیں۔ دین میں ہر کام حکم اور سنت کا درجہ رکھتا ہے۔ معاشرتی رسم و رواج کی شرعی دلیل نہ ہو تو دین میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر نیکی سمجھ کر مستقل اپنایا جائے تو بدعت شمار ہو گی۔ گھڑی، گاڑی، لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا استعمال بدعت نہیں یہ ایک ارتقائی سہولت ہے جس کا تعلق مذہب سے نہیں۔ جو آدمی اس طرح کی بدعات اور رسومات کرتا ہے، دراصل وہ آدمی نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو ناقص اور نامکمل سمجھتا ہے، یعنی وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ نبی ﷺ نے بتایا ہے وہ بہت تھوڑا ہے اور جو کام ہم نے کیے ہیں وہ بھی دین میں ہونے چاہئیں تھے۔ زبان سے کوئی بھی آدمی یہ نہیں کہتا کہ دین نامکمل ہے اور شریعت ناقص ہے لیکن اپنے عمل سے وہ یہی ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین نامکمل اور ناقص ہے۔

شرک کیا ہے؟

دین اسلام توحید پر مرکوز ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات احد (یکتا) و بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ توحید کا پہلا تقاضا توحید الوہیت ہے یعنی بندے کی تمام عبادات اور افعال، جیسے: نماز، دعا، فریاد، سجدہ، تعظیم، ذبح، نذر، طواف، حقوق العباد، سیاست سب بلا شرکتِ غیر، خالصتاً اللہ کے لیے اور اسی کی رضا کے لیے ہوں دوسرا تقاضا توحید فی الاسماء والصفات ہے، یعنی جو صفات اللہ کے لیے ثابت ہیں، ان میں کوئی مخلوق اس کے مماثل و متشابہ نہیں، جیسے حیات، سمع، بصر بغیر تشبیہ ہیں۔ تیسرا توحید ربوبیّت ہے کہ اللہ کو اپنے افعال و اختیارات میں کُلی طور پر خود مختار سمجھا جائے۔ حاکمیت، تخلیق و نظم کائنات، شریعت سازی، زندگی، پرورش، موت، احتساب سب اسی کے پاس ہے۔

چنانچہ لا الہ الا اللہ کا مفہوم ''اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین اور اس کے سوا کسی سے کچھ نہ ہونے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین۔'' مکمل ہرگز نہیں صرف فاعل حقیقی (توحید ربوبیت) ماننا ہے۔ جس کے مکہ والے بھی معترف تھے۔ رسولوں اور ان کی قوموں کے درمیان اصل نزاع توحید الوہیت یعنی معبود حقیقی رہا ہے۔

شرک توحید کی ضد ہے: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا حقوق و اختیارات میں غیر اللہ (نبی، ولی، غوث، قطب، ابدال) کو ساجھی یا شریک سمجھنا شرک (ملاوٹ) کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کسی انسان میں اتر آنے کا عقیدہ حلول، وحدت الوجود اور بندے کا روحانی عروج کے ذریعے اللہ تعالیٰ میں مدغم ہو کر خود خدا ہو جانے کا عقیدہ وحدت الشہود (اتحاد ثلاثہ) سب شرک ہے۔ کیونکہ ایسے عقائد سے اللہ تعالیٰ کی احدیّت قائم نہیں رہتی۔

لا الٰہ کی نفی اور الا اللہ کا اثبات زبان سے ادا کرنے میں تو نہایت سہل اور مختصر ہے لیکن ان کے تقاضوں کا مظاہرہ جب عملی زندگی میں ہوتا ہے تو انسان کی زندگی کا کوئی گوشہ ان کے دائرے سے باہر نہیں رہتا۔ اہل مکہ اللہ کی ہستی اور اس کی تمام بنیادی صفات کے معترف تھے لیکن قرآن نے ان کے اس اعتراف کو کوئی وقعت نہیں دی۔ اہل کتاب نے ان سے بہت آگے بڑھ کر نہ صرف توحید کا بلکہ اس کی کتابوں کا، اس کے ملائکہ اور اس کے رسولوں کا بھی اقرار کیا لیکن قرآن کی میزان میں ان کا اقرار بھی بالکل بے وزن ٹھہرا۔ سب سے آخر میں منافقین آئے اور انھوں نے خیال کیا کہ توحید کے تقاضوں میں سے کوئی بات ایسی نہیں رہ گئی ہے جو انھوں نے پوری نہ کر دی ہو اور شرک کی آلائشوں کا کوئی دھبہ ایسا نہیں جس کو انھوں نے دھو نہ ڈالا ہو لیکن قرآن نے ان کے اندر سے بھی شرک کا کھوٹ نکال کر ان کے سامنے رکھ دیا اور ہر گروہ کو مطلع کر دیا کہ تم میں سے کوئی بھی اللہ کا مخلص اور موحد نہیں ہے۔ ہر ایک نے اپنی بندگی میں دوسروں کو ساجھی بنا رکھا ہے اور اللہ کی نظر میں اس بندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے جس میں شرک کی ملاوٹ ہو۔ اب ان تینوں گروہوں کی فرد قرار دادِ جرم ملاحظہ ہو:

بنی اسماعیل (اہل مکہ) سے کہا گیا:

تم فرشتوں کو مرتبہ بندگی سے مافوق سمجھتے ہو۔ ان کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے ہو۔ ﴿لَيُسَمُّونَ الْمَلَٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ﴾ (النجم 27:53) ان کی پوجا کرتے ہو۔ اس پوجا کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ مال و اولاد اور دنیا کی خوشحالی و فارغ البالی کو ان کی برکت کا ثمرہ قرار دیتے ہو۔ اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کو موجب نجات خیال کرتے ہو۔ ان سے اللہ کی طرح محبت کرتے ہو۔ ان کو عالم الغیب مانتے ہو۔ اسی طرح جنات کو اللہ کا کفو (ہمسر) سمجھتے ہو۔ ان کو خدائی مفہوم میں نافع و ضار خیال کرتے ہو۔ ان کی دہائی دیتے ہو۔ ان کی رضا طلبی کے لیے اپنی اولاد کو قتل کرتے ہو۔ ان کی رسائی ملاءِ اعلیٰ تک مانتے ہو۔ ان کو علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیب کا وسیلہ جانتے ہو۔ ان کی بندگی کرتے ہو۔ ان سے الہام حاصل کرنے کے لیے مراقبہ کرتے ہو۔ کواکب کو تدبیر عالم میں مؤثر بالذات مانتے ہو۔ بارش کو پچھتروں (ستاروں) کا فیض سمجھتے ہو۔ اپنی تمام کاروباری چہل پہل کو ''شعریٰ'' کی برکت سمجھتے ہو: ﴿ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴾ (النجم 53:49)

تم نے اپنے اِن معبودوں کی ایک بزم بنائی ہے۔ اس میں اللہ کی حیثیت بس ایک مہادیو کی ہے جس کا تعلق محض اس کے دارالسلطنت آسمان سے ہے۔ زمین اس کی مملکت کا ایک دوردراز علاقہ ہے جس کا انتظام وہ اپنے عمال (کارندے) کو سپرد کر کے خود اس سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔ تم نے اپنے معبودوں کے لیے معبد اور استھان (آستانے) بنائے ہیں۔ تم ان کے حج وزیارت کے لیے سفر کرتے ہو، ان کے لیے قربانیاں کرتے ہو، نذریں اور چڑھاوے پیش کرتے ہو۔ ان کے نام پر جانور چھوڑتے ہو۔ ان کے تعلق سے بہت سی چیزیں حرام وحلال کرتے ہو۔ ان کے حضور میں حاضر ہو کر فال کے تیروں سے ان کی مرضی معلوم کرتے ہو۔ ان کی قسمیں کھاتے ہو۔ تم نے اپنے بزرگوں کے آثار اور ان کی قبروں کو معبد بنا لیا ہے۔ تم ان کو وسیلہ شفاعت اور ان کی عبادت کو ذریعہ تقرب الٰہی سمجھتے ہو: ﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰٓ ﴾ (الزمر 3:39) اس کی رسموں کو دین وشرع قرار دیتے ہو۔

پھر تم خود بھی الٰہ بن بیٹھے ہو۔ تم اللہ کی ہدایت کی جگہ اپنے نفس کی خواہش یا دوسروں کے قانون کی پیروی کرتے ہو۔ تم نے اپنے باپ دادا کے طریقوں اور رسوم ورواج کو شریعت بنا رکھا ہے۔ اس طرح سوسائٹی، خاندان اور قبیلے کو الٰہ بنائے بیٹھے ہو۔ اپنے جی سے قانون وشریعت بناتے ہو۔ تمھارے باپ ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جو دین تمھیں دیا تھا اس میں تم نے اپنی بدعتیں ملا دی ہیں۔ تم خود اپنے شارع (شریعت ساز) بن گئے ہو۔ تم اللہ کی بخشی ہوئی نعمتوں کو اپنے استحقاقِ ذاتی کا ثمرہ اور اپنے علم وہنر کا نتیجہ سمجھتے ہو۔ تم کو اپنی برتری کا گھمنڈ ہے۔ تم کو ابراہیم کی اولاد ہونے کا غرّہ ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ تمھارا ہر کام بلا استنادِ شریعت اللہ کا کام ہے۔ یہ ساری باتیں شرک ہیں۔ خدا پرستی کے دعوے کے ساتھ ان کا کوئی جوڑ نہیں۔

اہل کتاب سے کہا گیا:

تمہارا توحید واللہ پرستی کا دعویٰ باطل ہے۔ تم اپنے علماء اور راہبوں کو قانون سازی اور تحریم وتحلیل (حرام و حلال) کا اختیار دیتے ہو۔ یہ جو کچھ فرما دیں تمھارے نزدیک وہ قادر مطلق کے احکام ہیں۔ یہ زمین پر جو باندھیں وہ آسمان پر باندھا جاتا ہے اور زمین پر جو کھولیں وہ آسمان پر کھولا جاتا ہے۔ تم نے کتاب اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ نبی کی جگہ کاہنوں کے اقوال کو دے رکھی ہے۔ دین میں غلو کرتے ہو۔ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں، نصاریٰ مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں: ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ﴾ (التوبۃ 9:30) ان کو خدا کا اوتار (جس کی شکل میں ظاہر ہو) قرار دیتے ہیں۔ الوہیت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور خدا کو اس تین کا تیسرا قرار دیتے ہیں۔ پھر تم اپنی برتری کے مدعی ہو۔ تمھیں ابراہیم کی اولاد ہونے کا گھمنڈ ہے۔ تم اسی نسبت کو اللہ کے تقرب اور اس کے محبوب ہونے کے لیے کافی سمجھتے ہو اور اللہ کی اطاعت سے نکل کر طاغوت بن بیٹھے ہو۔ تم نے کتاب الٰہی کے حامل ہونے کے باوجود جبابرہ (طاقتور بادشاہ) کی بندگی اختیار کی اور طاغوتی نظام یا تو خود قائم کیے یا ظالموں کے قائم کردہ طاغوتی نظاموں کو قبول کیا۔ تم اپنے تئیں پاک اور برگزیدہ سمجھتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ جو کچھ تم سے صادر ہو جائے وہ سب پاک و پاکیزہ اور اللہ اور دین کا کام ہو جاتا ہے۔ اس کا اللہ کے حکموں کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔

تم نے اللہ کے نبیوں میں تقسیم کر رکھی ہے۔ ایک گروہ کو مانتے ہو۔ دوسری جماعت کا انکار کرتے ہو۔ اللہ کی ہدایت کی جگہ اپنی ہدایت، اپنے طریقے اور اپنی قوم کو مرکز ہدایت قرار دیتے ہو۔ مدعی ہو کہ تمھارے لیے ہمیشگی کا عذاب نہیں ہے، کچھ بھی کرتے رہو بس تھوڑی سی سزا بھگت کر تقرب الٰہی کے مقام عالی پر سرفراز ہو جاؤ گے: ﴿وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً﴾ (البقرۃ 2:80) تم سحر، (شعبدہ، رمل، جفر اور علوم سفلیہ یعنی جادو ٹونہ) پر ایمان رکھتے ہو۔ تم ان لیڈروں اور کاہنوں پر ایمان رکھتے ہو جن کی باتیں اللہ کی ہدایت سے الگ ہیں۔ اور جو شیطان کے پیرو اور خود طاغوت ہیں۔ تم شرک کے حامی ہو اور مشرکوں کے طریقے کو اہل ایمان کے طریقے پر ترجیح دیتے ہو۔ یہ ساری باتیں توحید اور اخلاص کے منافی ہیں۔

منافقین سے قرآن نے کہا:

تمھارا دعویٰ توحید بھی باطل ہے تم تحاکم الی الطاغوت کے مجرم ہو۔ تم اپنے معاملات ان کی عدالتوں میں لے جاتے ہو جو اللہ اور اسکے رسول کی ہدایت سے منحرف ہیں: ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ﴾ (النسآء 4:60) تم رسول کو یا تو اعتقاداً واجب الاطاعت نہیں مانتے یا عملاً یا پھر دونوں طرح، حالانکہ اللہ کی اطاعت اطاعتِ رسول کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ کی عبادت کا دعویٰ اس کی اطاعت کے بغیر جھوٹا ہے۔ توحید کی لازمی شرط یہ ہے کہ خود کو کلی طور پر رسول کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالے کر دو۔ اس کی پوری پوری اطاعت کرو۔ اپنے سارے معاملات میں اسی کی طرف رجوع کرو اور اس کے فیصلوں کو بلا چون و چرا مانو۔ تم اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم پر نکتہ چینی کرتے ہو یا اپنے دلوں میں اس پر اعتراضات وتحفظات چھپائے ہوئے ہو اور اس کے متعلق شکوک وشبہات اور تذبذب وتردّد کا شکار ہو: ﴿مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ﴾ (النساء 143:4)

اللہ اور رسول نے اہل ایمان کے لیے جو طریقہ ٹھہرا دیا ہے اس سے انحراف کرتے ہو۔ رسول کی پیروی صرف اپنے فوائد دنیوی کی حد تک کرنا چاہتے ہو۔ تم اپنے دنیوی مفاد، شخصی دلچسپیوں، خون کے رشتوں اور حلیفانہ روابط کو اللہ اور رسول اور اس کے دین سے عزیز تر رکھتے ہو۔ یہ ساری باتیں شرک ہیں اور اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ (النساء 48:4) "بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا" (کنزالایمان) ﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (المائدۃ 72:5) "بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے" (کنزالایمان) (ماخوذ: حقیقت دین، از امین احسن اصلاحی)

تقلید کیا ہے؟

"التقليد العمل بقول الغير من غير حجة" (مسلّم الثبوت: 350/2) تقلید عمل کرنا ہے قول غیر (غیر نبی) پر بلا دلیل۔ یعنی دین میں یہ تحقیق نہ کرنا کہ آیا یہ حکم اللہ یا اس کے رسول ﷺ سے ثابت ہے بھی یا نہیں۔ پس تقلید کے معنی میں بے علمی داخل ہے۔ اسی لیے قرآن وحدیث کے دلائل پر چلنے والا متبع سنت اور بغیر سند اور ثبوت کے تقلید کرنے والا مقلد کہلاتا ہے۔ نبی ﷺ کے اقوال وافکار کی پیروی کو اطاعت جبکہ افعال وعمل کی پیروی کو اتباع کہتے ہیں اور نبی ﷺ کی پیروی تقلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی بات قرآن وحدیث سے ثابت ہو تو پھر وہ کسی امتی یا امام کا قول نہیں رہتی بلکہ اللہ اور رسول کا فرمان ہوتی ہے۔ حدیث کی حلاوت سے ناآشنا ایک مقلد کبھی متبع رسول نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کو اتباع رسول کرنا ہو تو وہ کسی کا مقلد بنے ہی کیوں؟ جب وہ کسی کا مقلد بن گیا تو وہ اتباع رسول کیسے کر سکتا ہے؟ تقلید مقلد کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی اور کی اتباع کرے۔ آخر کار وہ قولِ امام کو فرمانِ رسول ﷺ پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ فقط گمراہی!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

■ ارشادباری تعالیٰ ہے:﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (الشوریٰ 21:42) ''کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریک (خدا) رکھتے ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین کی نوعیت رکھنے والا ایک ایسا طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ نے اِذن نہیں دیا۔ اگر فیصلے کی بات پہلے طے نہ ہوگئی ہوتی تو ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا، یقیناً ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' اس آیت میں شُرکاءَ سے مراد ظاہر بات ہے کہ وہ شریک نہیں ہیں جن سے لوگ دعائیں مانگتے ہیں یا جن کی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں۔ بلکہ لامحالہ اُن سے مراد وہ انسان ہیں جن کو لوگوں نے شریک فی الحکم ٹھہرالیا ہے، جن کے سکھائے ہوئے افکار و عقائد اور نظریات اور فلسفوں پر لوگ ایمان لاتے ہیں، جن کے مقرر کیے ہوئے قوانین اور طریقوں اور ضابطوں کو اپنی مذہبی مراسم اور عبادات میں، اپنی شخصی زندگی میں، اپنی معاشرت میں، اپنے تمدن میں، اپنی عدالتوں میں اس طرح اختیار کرتے ہیں کہ گویا یہی وہ شریعت ہے جس کی پیروی ان کو کرنی چاہیے۔ یہ ایک پورے کا پورا دین ہے جو اللہ ربّ العالمین کی تشریع کے خلاف اور اس کے اذن (sanction) کے بغیر ایجاد کرنے والوں نے ایجاد کیا اور ماننے والوں نے مان لیا اور یہ شرک ہے۔ (الشوریٰ 21:42 تفہیم القرآن، از مولانا مودودیؒ)

قرآن مجید میں احکام و عوامل کی پیروی کے زمرے میں مستعمل الفاظ اطاعت، اتباع اور اقتدا ہیں۔ اس لحاظ سے 'تقلید' بلاشبہ دین کی حدود میں تجاوز اور ایک نئی اختراع ہے جسے علیحدہ ضابطے (ordinance) اور سسٹم کے ساتھ رائج کر کے دین میں داخل کیا گیا ہے۔ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی۔ ارشاد باری ہے:﴿ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ (النساء 14:4) ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کریگا جس میں ہمیشہ رہیگا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے'' (کنزالایمان)

■ ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ ﴾ (بنی اسرائیل 36:17) ''اور جس کا تجھے علم نہ ہو اس کی پیروی نہ کر۔'' اور فرمایا:﴿ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ ﴾ (یونس 36:10) ''بے شک گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔'' پس علم و یقین کے بغیر محض حسنِ ظن کی بنا پر کسی کے قول کی پیروی کرنا قرآنی نصوص کے خلاف ہے۔ بغیر تحقیق کیے پیروی منع ہوگئی۔

■ ارشاد باری ہے:﴿ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (النحل 44,43:16) ''پس اگر تم نہیں جانتے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ذکر سے پوچھ لو، دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ اور تیری طرف ہم نے یہ ذکر (وحی مفصّل) اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں پر اُن کے لیے نازل کردہ (قرآن) کی تشریح کر دیں تا کہ وہ اس میں غور وفکر کریں۔" یعنی اگر تم نہیں جانتے تو کسی (موجود) اہل ذکر سے پوچھ لو نہ کہ (غیر موجود) اہل الرائے سے۔ اور دلیل کے ساتھ نہ کہ بغیر دلیل کے، پھر تمام عوام الناس کو غور وفکر کی تلقین کی گئی ہے نہ کہ صرف خواص کو۔ پس تقلید (بلا دلیل پیروی) کا وجود ہی ختم ہو گیا۔ غور وفکر اور تحقیق (Research) ثابت ہو گئی جو تقلید کے سراسر خلاف ہے۔

■ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الأعراف 3:7) "اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں (اولیاء) کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو" (کنز الایمان)

■ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ﴾ (النسآء 59:4) "اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر" (تفسیر عثمانی، ترجمہ محمود الحسن) یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کے تحت ہی حاکم، جو تم (ایمان والوں) ہی میں سے ہوں، کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ علیحدہ اَطِیْعُوْا اُوْلِی الْاَمْرِ نہیں فرمایا، پھر ان حاکموں سے تنازع کی صورت میں اللہ اور رسول ﷺ ہی کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے اور اولی الامر اس سے خارج ہیں۔ ظاہر ہے کہ تنازع ہمیشہ موجود لوگوں کے درمیان ہوتا ہے اور اولی الامر سے مراد حکام وقت ہیں نہ کہ تیرہ سو سال پہلے گزرنے والے امام۔ اگر تیرہ سو سال پیچھے کوفہ ہی جانا ہے تو سو سال اور پیچھے مدینہ کیوں نہ جایا جائے!

اب اسی آیت میں تحریف کر کے مولانا محمود الحسن، صدر مدرس، مدرسہ دیوبند اپنی کتاب 'ایضاح الادلہ' مطبع قاسمی دیوبند، صفحہ: 97 پر لکھتے ہیں "یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ "اور ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیائے کرام علیہم السلام اور کوئی ہیں، سو دیکھئے انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں آپنے آیۃ فردوہ الی اللہ والرسول إن کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر تو دیکھ لی اور آپکو یہ ابتلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیۃ ہے اُسی قرآن میں آیۃ مذکورہ معروضہ احقر بھی موجود ہے" گویا فریق کو جج بنانے، اولی الامر کا دائرہ گزشتہ مجتہدین تک پھیلانے اور پھر تقلید کو جائز قرار دینے کی مذموم کوشش ہے۔

آیت بالا کی تحریف کے بارے میں مولانا عامر عثمانی دیوبندی ماہنامہ تجلی دیوبند نومبر 1962، صفحہ: 61 میں 'کھرے کھوٹے' عنوان کے تحت تبصرہ کرتے ہیں: "کتابت کی غلطی اس لیے نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت شیخ کا استدلال ہی اس ٹکڑے پر قائم ہے جو اضافہ شدہ ہے اور آیت کی اسی اضافہ شدہ شکل کا قرآن میں موجود ہونا وہ شدّ ومدّ سے بیان فرمارہے ہیں اولی الامر کے واجب الاتباع ہونے کا استنباط بھی اسی سے کر رہے ہیں اور حیرت در حیرت یہ کہ جس مقصد سے اصل آیت نازل ہوئی تھی اسے ان کے اضافہ کردہ فقرے اور اس کے استدلال نے بالکل الٹ دیا ہے۔" اسی تحریف شدہ آیت کا ذکر موصوف اس سے پہلے اپنے رسالے 'ادلہ کاملہ صفحہ: 6' پر بھی کر چکے ہیں۔ آیت درست کرنے پر تقلید کیلئے دلیل باطل ہو جائیگی۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب دو آدمی خرید وفروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو (خرید وفروخت ختم کرنے کا) اختیار ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں" (صحیح البخاري: 2079، صحیح مسلم: 1531) لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مطابق اس وقت تک اختیار حاصل ہے جب تک کہ کلام مختلف نہ ہوں۔ اس مسئلہ خیار مجلس کے متعلق مولانا محمود الحسن "تقریر الترمذی" (طبع: مکتبہ رحمانیہ لاہور) صفحہ: 49 پر لکھتے ہیں: "امام شافعی کا مذہب حدیث اور نصوص کے مطابق ہے، ترجیح حق و انصاف کے ساتھ اسی کو ہے لیکن ہم مقلد ہیں اس لیے ہمارے لیے امام کی تقلید واجب ہے۔"

ایک طرف قرآنی آیات کی بار بار تلاوت جبکہ دوسری طرف نصوص وحدیث کے برخلاف تقلید پرستی کو فرض وواجب بنالینا مکاری وعیاری وفریب کاری کے سوا کیا ہے؟ فقہی اختلافات کی اصل وجہ بھی یہی ہے۔ یاد رہے سنن ابی داود کی تراویح کے متعلق حدیث میں تحریف کا "سہرا" بھی موصوف کے سر ہے۔

■ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (التوبة 9:31) "انہوں (یہود ونصاریٰ) نے اپنے پادریوں اور جوگیوں (راہبوں) کو اللہ کے سوا خدا بنالیا اور مسیح بن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔" (کنز الایمان)

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سنا تو کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک وہ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں انہوں نے اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے حلال چیزوں کو حرام قرار دیا اور حرام کو حلال ٹھہرایا تو انہوں نے ان کی پیروی کی یہی ان کی ان کے لیے عبادت تھی ۔(جامع الترمذي: 3095) اور انجیل میں یہود سے کہا گیا قد ابطلتم وصية الله بسبب تقليد كم ۔ ''تم نے تقلید کی وجہ سے اللہ کی وصیت کو باطل کر دیا'' ۔(متی عربی باب 15 فقرہ 7)

آیت بالا میں یہود و نصاریٰ کے جس فعل کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا ہے تو باقی مذاہب میں وہی فعل توحید کہلائے گا کیا؟ سب کے لیے اسی فعل کا مطلب شرک ہی ہوگا توحید نہیں ثابت ہوا کہ کسی بھی غیر نبی (امام، اولیاء، مشائخ، درویش، بزرگ وغیرہ) کی بلا سند بات کو ماننا اس غیر کو اللہ کے سوا ربّ (شریعت ساز) ٹھہرانا ہے۔

ترے دین وادب سے آ رہی ہے بوئے رہبانی ۔۔۔ یہی ہے مرنے والی امتوں کا عالم پیری (اقبالؒ)

■ ارشاد باری ہے:﴿ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (اٰلِ عمران 64:3) ''تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمے (لا الٰہ الا اللہ) کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں (مسلّم) ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔'' (کنز الایمان)

لا الہ الا اللہ کے مذکورہ تقاضوں میں سے تیسرے میں ایک دوسرے کو ربّ ٹھہرانے سے منع کیا گیا ہے۔ گویا توحید کے اقرار میں تقلید کا انکار ہے۔

■ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ (النسآء 69:4) ''جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے تو اسے انکا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔'' (کنز الایمان) گویا انعام یافتہ لوگوں کے ہمراہ وہ ہوں گے جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی کی اطاعت کریں گے، نہ کہ تقلید پرست۔

■ ارشاد باری ہے:﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴾ (لقمان 21:31) ''اور جب ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا ہو'' (کنز الایمان) اس آیت میں بلا دلیل پیروی (تقلید) کی مذمت ہے اور اسے مشرکین کا شیوہ بتایا گیا ہے۔

■ ارشاد باری ہے:﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(محمد 33:47) "اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (اُس سے ہٹ کر) اپنے عمل باطل نہ کرو" (کنزالایمان) پس اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے علاوہ کسی اور طریقے بشمول تقلید، نفسانی خواہشات، قول بزرگ، رسم ورواج وغیرہ پر چلنا اعمال کی بربادی ہے۔ قرآن کریم میں تو اطاعت شخصی کا ذکر تک نہیں تقلید شخصی کس شمار وقطار میں ہے؟

■ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لا تقلدوا دينكم الرجال "اپنے دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو۔" (سنن الکبریٰ للبیهقی: 10/2) اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "**اما العالم فان اهتدى فلا تقلدوه دينكم**" اگر عالم ہدایت پر بھی ہو تو اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو۔ (حلیۃ الاولیاء 5/97)

عذاب کسی امام کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے ہوگا

■ ارشاد باری ہے: ﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴾ (الأحزاب 67,66:33) "جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہونگے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا۔" (کنزالایمان) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جن اعمال وافعال پر کافروں کی مذمت فرمائی ہے وہ حقیقت میں ہمارے لیے ایک تنبیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

■ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴾ (الفرقان 28,27:25) "اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی۔ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔" (کنزالایمان) ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ قیامت کے دن فیصلے کا دارومدار صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری پر ہوگا۔ کیونکہ اطاعت رسول ﷺ کا حکم اللہ نے دیا۔

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النساء 80:4) "جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا" (کنز الایمان) اور خود رسول ﷺ نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو گویا اس نے (جنت میں جانے سے خود ہی) انکار کر دیا۔" (بخاری: 7280)

کیا کسی امام کی تقلید کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا؟ کیا رسول ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد امام آئیں گے ان کا بھی خیال کرنا؟ کیا کوئی امام اپنی تقلید کا حکم دے سکتا ہے؟ جس کام کا حکم نہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ نے، اس کی اتنی اہمیت کیسے ہوسکتی ہے کہ جو تقلید کرے وہ راہ راست پر اور جو تقلید نہ کرے اسے گمراہ کہا جائے؟

اسلام میں فرقے تقلید ہی کی وجہ سے تو بنے ہیں۔تقلید انسان کے دین وایمان کو غارت کر کے رکھ دیتی ہے۔ایک مقلّد جس کے دل میں امام کی عظمت اس انداز سے ڈال دی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام کو صاحب شریعت تصوّر کرنے لگتا ہے۔اور عملاً اسے رسالت کے منصب پر فائز کر دیتا ہے۔اب اس مقلّد کے سامنے قرآن اور حدیث کی واضح نص بھی آ جائے تو یہ اپنے امام کے فیصلے کا منتظر رہتا ہے۔تقلید فکرو تحقیق اور اجتہاد کے دروازے بند کرتی ہے۔اتباع سنت سے روکتی ہے۔احادیث صحیحہ سے چشم پوشی، آیات واحادیث میں تحریف اور تاویل بے جا پر آمادہ کرتی ہے۔فرقہ واریت، شخصیت پرستی، توہم پرستی، خانقاہیت اور شرک میں مبتلا کرتی ہے۔تقلید کا حکم تو خود کسی امام نے بھی نہیں دیا کہ جو میں کہوں اس پر عمل کرو، اتباع رسول ﷺ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:''میری، امام مالک، شافعی، اوزاعی، ثوری بلکہ کسی بھی شخص کی بالکل تقلید نہ کرو جہاں سے بھی قرآن وسنت کے موافق بات ملے اُس پر عمل کرو۔''

(اعلام الموقعین، صفحہ:302/2)

ہے فقط توحید وسنت امن وراحت کا طریق   فتنہ و جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر (اقبالؒ)

عبادت بتقلید گمراہی است   خنک راہروے را کہ آگاہی است (شیخ سعدیؒ)

''تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے۔اس راہی کو مبارک ہو جو اپنے مقصود سے آگاہ ہو''۔

تقلید ائمہ اربعہ: اصل امام کون؟

یہاں امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو یا جو کسی فن یا علوم میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن میں امام کہلاتا ہو۔امام سے مراد امیر یا حکمران بھی نہیں۔امام سے مراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کے لیے پیش رو بن جائے...... بلکہ وہ امام مراد ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو۔جو معصوم ہو۔جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو۔جس کا ہر حکم واجب الاطاعت اور ہر عمل واجب الاتباع ہو۔جس کا ہر فقرہ ضابطۂ حیات ہو۔جس کا ہر فعل مشعل ہدایت ہو۔جس کی امامت عارضی نہ ہو بلکہ قیامت تک کے لیے دائمی ہو۔جس سے دینی بات میں خطا کا صدور وتکرار ناممکن ہو۔جس کی ہر دینی بات وحی ہو۔

حاکم صرف ایک ہی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ۔اس کے بندوں پر صرف اسی کا حکم چلتا ہے، دوسروں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ﴾ (الأعراف 54:7) ''سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا'' (کنز الایمان) نیز فرمایا: ﴿ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ﴾ (الرعد 41:13) ''اور اللہ حکم فرماتا ہے اسکا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں'' (کنز الایمان) مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہر بندے کے پاس براہ راست نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو منتخب کر لیتا ہے اور اس بندے کو اپنے تمام احکام سے مطلع فرماتا ہے۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام سے دوسروں کو مطلع کر دیتا ہے۔ ایسے بندے کو پیغمبر یا رسول کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ﴾ (الأنعام 124:6) ''اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے'' (کنز الایمان)

رسول اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان اللہ کے احکامات پہنچانے کا واسطہ ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ (المائدۃ 5 :67) ''(اے رسول!) پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے'' اسی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ اس کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النسآء 80:4) ''جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا'' (کنز الایمان) رسول ﷺ خود اپنی اطاعت نہیں کرواتے بلکہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہے۔ رسول کو فقط زبانی تسلیم کر لینا کافی نہیں بلکہ اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾ (النساء 64:4) ''اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اسکی اطاعت کی جائے'' (کنز الایمان) چونکہ اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، لہٰذا اس کے حکم یا اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم یا اجازت کے بغیر کسی دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو گویا اس نے اس دوسرے شخص کو اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا۔ اگر بندے خود کسی کو اطاعت کے لیے منتخب کر لیں تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے حق عطائے رسالت پر خود قابض ہو گئے اور یہ شرک ہے۔

سورۂ انبیاء میں ابراہیم علیہ السلام اور چند اور رسولوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ ﴾ (الانبیاء 73:21) ''اور ہم نے انہیں (رسولوں) کو امام کیا جو ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے کی۔'' (کنز الایمان) لہٰذا وہ جس کسی کو رسالت عطا فرماتا ہے اسے بنی نوع انسان کا امام و مطاع مقرر کر دیتا ہے۔ امام بنانا لوگوں کا کام نہیں۔ جو لوگ رسول ﷺ کے علاوہ دوسروں کو اپنا مطاع اور امام بنا لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر انھی کی اطاعت کریں، انھی کے فتووں کو حرف آخر سمجھیں، وہ شرک فی الرسالۃ کے مرتکب ہوں گے۔

صرف رسول ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کے لیے امام بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ رسول کو رسالت یا امامت اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ﴾ (البقرة 124:2) ''(اے ابراہیم) میں تمھیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں'' ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ امام بنانا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے، لہٰذا آپ دعا فرماتے ہیں: ﴿ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﴾ (البقرة 124:2) ''(اے اللہ) میری اولاد میں سے بھی (امام بنانا)'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (البقرة 124:2) ''(ہاں بناؤں گا لیکن) میرا عہد گنہگاروں کو نہیں پہنچتا'' (کنز الایمان) آیات بالا سے ثابت ہوا کہ امام بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ امام گنہگار نہیں ہوتا بلکہ معصوم ہوتا ہے، لہٰذا جو معصوم ہوگا وہی امام ہوگا۔ جو معصوم نہیں وہ امام بھی نہیں۔ اور معصوم سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہوتا، لہٰذا سوائے نبی کے اور کوئی امام نہیں ہوسکتا۔ رسول ﷺ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کو امام بنالیا جائے تو یہ شرک فی الامامۃ ہے۔

رسول اللہ ﷺ ہی وہ ہستی ہے جو اپنے منصب کے لحاظ سے اس بات کی حق دار ہے کہ وہ مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰهِ شریعت کی تشریح و توضیح کر سکے۔ کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی تشریح و توضیح کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (النحل 44:16) ''(اے رسول ﷺ) ہم نے یہ ذکر (وحی مفصل) تیری طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کے لیے نازل کردہ (قرآن) کی تشریح و توضیح کریں اور تاکہ وہ خود (بذریعہ حدیث) اس میں غور و فکر کریں۔'' اللہ تعالیٰ نے بندوں کو براہ راست خود قرآن میں غور و فکر کی تلقین کی ہے۔ فقہی یا تقلیدی امامت کے لیے بیچ میں کوئی Portfolio اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود نہیں۔

ارشاد باری ہے: ﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ﴾ (النساء 59:4) ''پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور (مطابق) رجوع کرو۔'' (کنز الایمان) کیا آپس کے اختلافات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ﷺ کے علاوہ بھی کسی اور کو آخری سند مقرر کیا گیا ہے اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہوسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ﴾ (النساء 105:4) ''(اے رسول ﷺ) بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ دکھائے'' (کنز الایمان) کیا کسی اور کے فیصلے بھی اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں ہوتے ہیں؟ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو ان کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے؟

رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کو اپنے تمام اختلافات میں فیصلہ کرنے والا ماننا اور اس کے فیصلہ کو بلاچون وچرا تسلیم کرنا حقیقی ایمان ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النسآء 65:4) ”تو (اے رسول ﷺ) تمہارے ربّ کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں“ (کنز الایمان) اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام اختلافات میں رسول ﷺ آخری سند ہیں۔ جو لوگ اپنے معاملات میں کسی غیر نبی کو سند مانتے ہیں، اس کے قول وفعل کو بلاچون وچرا اور بلادلیل تسلیم کرتے ہیں، وہ گویا اس کو نبی کا درجہ دیتے ہیں۔ آیت بالا کی رو سے ایسے لوگ مومن نہیں ہوسکتے۔ قرآن کی رو سے وہ منافق ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا﴾ (النسآء 4 : 61) ”اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔“ (کنز الایمان)

رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (آل عمران 31:3) ”(اے رسول ﷺ) کہہ دیجیے: اگر تم (حقیقت میں) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو (میری پیروی پر) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“ رسول ﷺ ہی کی اطاعت اور اتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ (النور 54:24) ”اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے۔“ (کنز الایمان) ارشاد باری ہے: ﴿وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (الأعراف 158:7) ”اس (رسول ﷺ) کی اتباع کرو تاکہ تمھیں ہدایت مل جائے۔“ کیا اللہ کی طرف سے ایسی سندیں رسول ﷺ کے علاوہ کسی اور کے حق میں بھی وارد ہوئی ہیں؟ اگر نہیں تو بے سند شخص کیسے امام ہوسکتا ہے، کیسے اس کی اطاعت اور پیروی سے ہدایت مل سکتی ہے؟

رسول اللہ ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کی پیروی نہ کرنا میدانِ محشر میں باعث حسرت وندامت ہوگا۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا﴾ (الفرقان 28,27:25) ”اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی۔ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔" (کنز الایمان)

رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کے قول وفعل کی مخالفت کرنا فتنہ عظیم اور عذاب الیم کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور 24:63) "تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔" (کنز الایمان) کیا کسی اور امام کی پیروی نہ کرنے یا مخالفت پر کوئی تنبیہ ہے؟

رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کا طریق تمام مسلمانوں کے لیے ضابطۂ حیات ہے۔ یہی وہ نمونہ ہے جس کے مطابق بن کر لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی امید رکھ سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الأحزاب 33:21) "بے شک تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔" یہ نمونہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا، اللہ کے نمونے کے علاوہ دوسرے نمونے بنانا خود کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر فائز کرنا ہے۔ اور یہ شرک ہے۔

رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کی ہر بات وحی الٰہی ہے۔ ارشاد گرامی ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ○﴾ (النجم 53:3،4) "اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے" (کنز الایمان) کیا یہ حیثیت کسی کو حاصل ہے؟ اگر نہیں تو پھر کسی دوسرے کی بات کیسے سند ہو سکتی ہے؟

رسول ﷺ ہی وہ ذات گرامی ہے جو معصوم ہے۔ جس کی ہر بات حق ہے اور غلطی سے مبرا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ﴾ (النمل 27:79) "(اے رسول ﷺ) بیشک تم روشن حق پر ہو" کیا اللہ کی طرف سے یہ سند کسی اور کو ملی ہے؟ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟ امام وہی ہو سکتا ہے جس کی ہر بات حق ہو۔

رسول ﷺ ہی وہ سراج منیر اور روشن چراغ ہیں جس کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ روشن چراغ نہ ہو تو پھر تاریکی میں شریعت الٰہی کا مطالعہ ہو سکتا نہ صراط مستقیم مل سکتا۔ ظلمت میں سوائے ضلالت کے اور کیا مل سکتا ہے۔ انسانوں میں رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جس کا فیصلہ مل جانے کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس معاملے میں خود کوئی رائے دے یا کسی دوسرے کی رائے لے۔ مومن کو رسول ﷺ ہی کے فیصلے پر عمل کرنا ہوگا اور بس۔ اللہ تعالیٰ ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے:﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾(الأحزاب 36:33) ''اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو (حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا'' (کنز الایمان) کیا یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور انسان کو دیا گیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر وہ امام کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ واجب الاتباع کیسے ہوسکتا ہے؟

رسول ﷺ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ سیدھے رستے پر ہیں۔ ارشاد باری ہے:﴿ يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ (یٰسٓ 36:1-4) ''یٰس حکمت والے قرآن کی قسم ہے بیشک تم رسولوں میں سے ہو سیدھی راہ پر بھیجے گے ہو'' رسول ﷺ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ وہ سیدھے راستے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ (المؤمنون 73:23) ''اور بیشک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو''

رسول اللہ ﷺ ہی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ ان کی پیروی سے سیدھا راستہ مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ ﴾ (الزخرف 61:43) ''(اے رسول کہہ دیجئے) اور میرے پیرو ہونا یہ سیدھی راہ ہے'' ﴿ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ﴾ (النور 54:24) ''اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے'' (کنز الایمان) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾ (یوسف 108:12) ''تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔'' (کنز الایمان) یہ آیات اس بات کی کھلی دلیل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صراط مستقیم پر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی صراط مستقیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ بصیرت پر ہیں اور جس نے ان کی اتباع کی وہ بھی بصیرت پر ہے۔ بتائیے یہ سندیں اور ضمانتیں کسی اور کے پاس ہیں۔ نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں تو پھر وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں؟ ان کی بات آخری سند کیسے ہوسکتی ہے؟ ان کے فتوے اور قیاسات دین میں کس طرح شامل ہوسکتے ہیں؟

رسول ﷺ ہی وہ ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتی، اللہ کا رسول تقیہ نہیں کرتا بلکہ حق کو بے خوف وخطر بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴾ (الأحزاب 39:33) ''وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا'' (کنز الایمان)

بھلا جو لوگ غیر اللہ سے ڈرتے ہوں، تقیہ کرتے ہوں، تقیہ کر کے حق کو چھپاتے ہوں وہ کیسے معصوم ہو سکتے ہیں! ان کی ہر بات کیسے حق ہو سکتی ہے! وہ کیسے امام ہو سکتے ہیں! امام تو درحقیقت وہ ہوتا ہے جو بے خوف وخطر اللہ کے احکام کی تبلیغ کرے اور کسی ملامت کرنے والے، طعنہ دینے والے کی پروا نہ کرے بلکہ اپنے مخالفین کو چیلنج دے کہ تم سب مل کر جو کچھ میرے خلاف کرنا چاہتے ہو کر گزرو اور مجھے ذرا سی بھی مہلت نہ دو۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ﴾ (الأعراف 7:195) ''تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو'' (کنز الایمان)

جن علماء وفقہاء کو لوگوں نے خود امام بنا لیا ہے اور ان کی اطاعت کو واجب قرار دے لیا ہے ان کے ایمان کے ثبوت میں بھی ان کے پاس کوئی یقینی ذریعہ نہیں۔ ہم صرف ان کے ظاہری عقائد واعمال کی بنا پر حسنِ ظن رکھتے ہیں کہ وہ مومن ہیں۔ لیکن ان کے مومن ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ان کی تمام باتیں سو فیصد درست ہوں گی۔ وہ تقیہ نہیں کریں گے۔ خوف ومصلحت کی خاطر حق کو نہیں چھپائیں گے۔ نہ ہمارے پاس ان کے متعلق وحی الٰہی کی ایسی سند ہے نہ خود ان اماموں کے پاس۔ نہ ان کے پاس وحی آتی ہے کہ ان کو غلطی سے بچائے تو پھر بتائیے کہ ایسی صورت میں وہ امام کیسے ہو سکتے ہیں!

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد 47:33) ''اے ایمان والو! تم اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (اس سے ہٹ کر) اپنے عمل باطل نہ کرو'' (کنز الایمان) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار، اطاعت رسول ﷺ پر ہے۔ وہ تمام اعمال جو رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق نہ ہوں باطل ہیں۔ کیا یہ حیثیت کسی اور کو بھی حاصل ہے؟ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہو سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (آل عمران 3:164) ''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' (کنز الایمان) کیا ایسی سند اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اور کو حاصل ہے؟ کیا کسی دوسرے کی اتباع سے تزکیۂ نفس ہونا یقینی ہے؟ کیا کسی اور شخص کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب وحکمت کا جو مفہوم بتایا ہے وہ یقیناً صحیح ہے؟ اگر نہیں تو وہ امام کیسے ہوسکتا ہے!

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ جس کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ جس کا طریقہ واجب الاتباع ہے۔ جس کی ہر بات وحی ہے۔ جو خود ہدایت پر ہے۔ اور ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ جس کی اطاعت واتباع سے ہدایت ملتی ہے۔ جس کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ جس کے پاس ان تمام باتوں کے لیے وحی الٰہی کی سند ہے اور وہ ہستی صرف محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ تو پھر بتایئے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور کی اطاعت سے، کسی اور کو آخری سند یا امام بنانے سے سوائے نقصان کے اور کیا مل سکتا ہے! یہ نقصان دو قسم کا ہوگا۔ ایک شرک فی الحکم کا، دوسرا فرقہ بندی کا۔ شرک کسی قسم کا بھی ہو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا، لہٰذا اس سے بچنا بڑا ضروری ہے ورنہ نجات ناممکن ہے۔ فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ صرف ایک متفق علیہ امام کو امام مانا جائے۔ ایسا سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور کون ہوسکتا ہے۔ کوئی فرقہ ایسا نہیں جو رسول اللہ ﷺ کو واجب الاتباع نہ مانتا ہو۔ ان کی پیروی کو ذریعہ نجات نہ سمجھتا ہو۔ اتباع رسول اللہ ﷺ مقصد ہے۔ علماء اور فقہاء ذریعہ تو ہوسکتے ہیں مقصد نہیں بن سکتے۔ علماء اور فقہاء امام کائنات ﷺ کی باتیں ہم تک پہنچانے والے ہیں، خود امام نہیں ہیں۔ امام ہمارا صرف ایک ہے اور وہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے امام بنایا ہے۔ (ماخوذ: حق کی تلاش از ارشاد اللہ مان)

ترک تقلید مخالفت امام نہیں:

احناف کے نزدیک اگر ترکِ تقلید کی وجہ سے اہل حدیث امام ابوحنیفہؒ کے ماننے والے نہیں رہے تو خود مقلدین نے اماموں کے منع کرنے کے باوجود جو ایک امام کی تقلید واجب اور باقی تین اماموں کی تقلید چھوڑ رکھی ہے تو وہ خود بھی اُن تین اماموں کے نہ ماننے والے ہوئے۔ پس یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ ترک تقلید مخالفتِ امام ہے۔ بلکہ ماننا پڑے گا کہ جیسے تین کی تقلید چھوڑنے کے بعد اسلام میں کوئی رخنہ نہیں پڑتا، ایسے ہی چاروں کی تقلید چھوڑنے کے بعد بھی اسلام جوں کا توں ہی باقی رہتا ہے۔ تو کیا یہ سچ نہیں کہ تقلید شخصی کو اصل اسلام سے کوئی تعلق بلکہ دور کا بھی واسطہ نہیں۔ شریعت نبی ﷺ پر اتری ہے کسی امام پر نہیں اس لیے مقلدّ ہونا دین کا حصہ نہیں؟ اگر تقلید نہ کرنا گمراہی ہے تو بتائیں صحابہ کرام کس کے مقلد تھے؟ تابعی کس کے مقلد تھے؟ تبع تابعین کس کے مقلد تھے؟ محدثین وائمہ کرام کس کے مقلد تھے؟ امام ابوحنیفہؒ کس کے مقلد تھے؟ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کس کے مقلد تھے؟ اگر انکے نزدیک تقلید جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تو وہ اپنے استاد گرامی امام ابو حنیفہؒ سے دو تہائی مسائل میں اختلاف نہ کرتے۔ تقلید کی وباء نبی ﷺ کے چار سو سال بعد پیدا ہوئی جس نے اسلام کی یکجہتی کو پارہ پارہ کر دیا اور فرقے وجود میں آئے۔ حنفی حکمرانوں نے اپنے مذہب کو پھیلایا۔

فرقہ بندی کی وجہ:

ہم نے جب اس معاشرے میں آنکھ کھولی تو لوگوں کو فرقوں میں بٹے ہوئے پایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو کبھی نہیں مانا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (الِ عمران 103:3) ''اور اللہ کی رسی (قرآن وسنت) مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا'' نیز فرمایا: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾ (الِ عمران 105:3) ''اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آ چکی تھیں۔'' (کنز الایمان)

موجودہ تفرقہ بازی قرآن وحدیث پر عمل نہ کرنے ہی کا ثمرہ ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم نے سچائی کا معیار یہ سمجھ لیا ہے کہ جس گھر میں مَیں پیدا ہوا ہوں اس گھر والوں کا جو دین و مذہب ہے وہی درست ہے، مثلاً: اگر کوئی آدمی مرزائی کو کافر سمجھتا ہے لیکن اگر وہ خود کسی مرزائی کے گھر پیدا ہو گیا ہوتا تو پھر مرزائی مذہب کو درست سمجھتا۔ اسی طرح اگر وہ شیعہ کو درست نہیں سمجھتا لیکن اگر خود کسی شیعہ کے پیدا ہوا ہوتا تو شیعہ مذہب درست ہوتا۔ اور اگر کوئی بریلوی یا دیوبندی کو غلط سمجھتا ہے لیکن خود کسی بریلوی یا دیوبندی کے گھر پیدا ہو جاتا تو پھر بریلوی یا دیوبندی مذہب کو درست سمجھتا۔ اس غیر تحقیقی معیار کو اپنا کر ہم حق سے دور ہیں۔ سب لوگ قرآن وحدیث کو مانتے تو یہ فرقے وجود میں نہ آتے۔ ہمیں چاہیے فراخدلی سے ایک دوسرے کی بات سنیں۔ اگر درست ہو تو مان لیں ورنہ اسے نہ مانیں۔ حقیقت یہ ہے دین حق قرآن وسنت ہی ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی حق کو تلاش کرنا چاہے اور حق نہ ملے۔

گر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق وشوق امتی کہلا کے پیمبر کو تو رسوا نہ کر (اقبال)

فرقے کیسے بنتے ہیں؟

غیر نبی کے ذاتی قول کو دین سمجھ کر اس کی تقلید کی جائے تو فرقہ بنتا ہے۔ گویا کہ ہر تقلیدی مذہب فرقہ ہے۔ قرآن وحدیث پر چلنے والوں کو 'فرقہ' نہیں کہا جا سکتا بلکہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے فرمان کو چھوڑ کر غیر نبی کی بات کو دین سمجھنا شروع کر دے، یعنی اصل سے ہٹ جائے تو فرقہ بننا شروع ہو جائے گا، مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کسی سے پوچھتے ہیں کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میں مالکی ہوں۔ پھر پوچھتے ہیں کہ بھائی آپ مالکی کیوں ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک دین اس چیز کا نام ہے جو امام مالکؒ نے بیان کر دیا، میں اس کا پیروکار ہوں اس لیے مالکی ہوں۔ کسی سے پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میں حنفی ہوں۔ اس سے پوچھتے ہیں کہ بھائی آپ حنفی کیوں ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرے نزدیک امام ابوحنیفہؒ کی بات ہی دین ہے، میں ان کا مقلد ہوں، اس لیے میں حنفی ہوں۔ کسی سے پوچھتے ہیں کہ بھائی آپ کا کیا مذہب ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں جعفری ہوں، میرے نزدیک دین اسی چیز کا نام ہے جسے امام جعفرؒ نے بیان کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ میں آغا خانی ہوں میرے نزدیک پرنس آغا خان کی بات دین ہے۔ فرقہ غیر نبی کی ذاتی بات کو مان کر بنتا ہے۔ ان تمام فرقوں نے قرآن وحدیث کو چھوڑ کر غیر نبی کی بات کو وہ اہمیت ومقام دیا جو نبی ﷺ کی بات کا تھا۔

شروع میں مذہب بندوں کے نام پر تھے پھر جگہ کے نام سے بننے لگے۔ اگر مذہب بندوں کے نام پر بنانا درست ہوتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پر کوئی مذہب بنتا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ کے نام پر بنتا۔ لیکن کسی صحابی کے نام پر کوئی مذہب نہیں بنا۔ اگر جگہ کے نام پر مذہب بنانا درست ہوتا تو مکہ کے نام پر بنتا یا مدینہ کے نام پر۔ پہلے بندوں کے نام پر مذہب بنائے گئے، مثلاً: مالکی، شافعی، حنبلی، حنفی وغیرہ، بعد میں ترقی کر کے جگہ کے نام سے مذہب بننے لگے جیسے: بریلوی حنفی، دیوبندی حنفی وغیرہ۔ بریلی شہر آج بھی ہندوستان میں موجود ہے۔ بریلی میں رہنے والے (ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان وغیرہ) سارے کے سارے بریلوی ہیں اور دیوبند میں رہنے والے (ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان) سارے دیو بندی ہیں، جیسے کوئی مسلمان ہندوستان سے آجائے تو اسے ہندوستانی کہتے ہیں۔ ایک مدرسہ بریلی میں بن گیا تو لوگ بریلوی بن گئے۔ ایک مدرسہ دیو بند میں بن گیا، لوگ دیوبندی بن گئے۔ اگر یہ مدرسہ کھڑیانوالہ میں بن جاتا تو مذہب کا نام پتا نہیں کیا ہوتا۔ اسی طرح کبھی قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ بن کر اور اب مزید کبھی پگڑی سبز کر کے اور کبھی سفید کر کے فرقوں میں بٹ رہے ہیں۔

غیر نبی کے نام پر بننے والے جتنے بھی فرقے ہیں، کسی سے بھی پوچھا جائے کہ نجات کا کوئی طریقہ بتا دیں۔ وہ کہے گا کہ جس غیر نبی کو میں امام مانتا ہوں تو بھی اسی کو مان لے، تیری بھی نجات ہو جائے گی، مثلاً: کسی مالکی کے پاس جائیں تو وہ جواب دے گا کہ امام مالکؒ کو مان لے اس کی فقہ پر عمل پیرا ہو جا، مالکی بن جا، تیری نجات ہو جائے گی۔ حنبلی کے پاس جائیں تو وہ حنبلی ہونے کی دعوت دے گا۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلوی حنفی کے پاس جائیں تو وہ کہے گا کہ احمد رضا بریلوی کو اور ہمارے امام ابوحنیفہؒ کو مان لے تیری نجات ہو جائے گی۔ اب چونکہ حنفیت روز بروز ترقی کرتی جارہی ہے، اس لیے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو کہیں گے نقشبندی ہو جا، قادری ہو جا اور سبز پگڑی بھی باندھ لے تیری نجات ہو جائے گی۔ اور کوئی کہے گا سبز پگڑی نہیں سفید پگڑی باندھ۔ اسی طرح دیوبندی کہے گا کہ بریلوی نہ بننا وہ تو گمراہ لوگ ہیں۔ بریلوی حنفی کہے گا کہ دیوبندی حنفی نہ بننا کیونکہ وہ گمراہ لوگ ہیں، چنانچہ حق کی تلاش کرنے والے لوگ مزید الجھن کا شکار ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر 1938ء میں جاپانیوں کی ایک جماعت نے ٹوکیو میں جمعیۃ المسلمین کے سامنے حلقہ بگوش اسلام ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو ہندوستانی ارکان کا اصرار تھا کہ نومسلموں کو حنفی مذہب اختیار کرنا چاہیے۔ جبکہ انڈونیشی مسلمانوں نے انھیں شافعی مذہب میں داخل کرنا چاہا۔ چنانچہ یہ تکرار ان جاپانیوں کو اسلام سے دوبارہ دور کر دینے کا باعث بن گئی۔ (هدية السلطان الى مسلم یابان، پیغام حرم)

اگر حنفی کسی مالکی کو دعوت دے کہ بھائی آپ بھی ہمارے امام ابوحنیفہؒ کی فقہ مان کر حنفی ہو جائیں کیونکہ ہمارے امام صاحب کا فقہ میں کوئی ثانی نہیں، ہمارا امام آپ کے امام سے اعلیٰ ہے۔ مالکی جواب دے گا کہ آپ کا امام کوفے کا رہنے والا ہے، جبکہ میرا امام مدینے کا رہنے والا ہے، مدینہ میں پیدا ہوا، میرے نبی ﷺ کے شہر میں پڑھا، میرے نبی ﷺ کی مسجد نبوی کا امام بنا، میرے نبی ﷺ کے مصلے پر کھڑا ہو کر امامت کرانے والا، میرے نبی ﷺ کی مسجد میں قرآن وحدیث کا درس دینے والا، آپکے امام کا استاد، قرآن کے بعد سب سے پہلے حدیث کی کتاب موطأ امام مالک لکھنے والا، صحابہ کرام کی اولاد میں سے ہے۔ تو میرے امام کو مان لے، میرا امام تیرے امام سے اعلیٰ ہے، تیرے امام نے اپنے ہاتھ سے نہ کوئی حدیث کی کتاب لکھی اور نہ کوئی فقہ کی۔

ہر فرقہ اپنے اپنے امام کو امام اعظم سمجھتا ہے نہ کوئی فرقہ اپنا امام چھوڑنے کے لیے تیار ہے اور نہ کسی سے چھڑوانے کی صلاحیت رکھتا ہے، ارشاد ہے: ﴿مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾ (الروم 30:32) ''ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہو گئے گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اُسی پر خوش (مگن) ہے۔'' (کنز الایمان) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے نبی ﷺ کے بعد قیامت تک جن کو تم بزرگ ولی سمجھتے ہو ان کی پیروی کر لینا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صریحاً فرما دیا: ﴿اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴾ (الأعراف 3:7) ”اے لوگو! اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں (اولیاء) کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو۔“ (کنز الایمان) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمادیا کہ جو دین میں نے نازل کیا اس کی اتباع کرو۔ کسی ولی بزرگ کی بات (سوائے قرآن وحدیث) نہیں ماننی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جگہ جگہ رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾ (محمد 33:47) ”اے ایمان والو! تم اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (اس سے ہٹ کر) اپنے عمل باطل نہ کرو۔“ (کنز الایمان) نبی ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک جن لوگوں کو تم ولی سمجھتے ہو ان کی پیروی شروع کر دینا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کون (بدبخت) انکار کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے (جنت میں جانے سے خود ہی) انکار کر دیا۔“ (بخاری: 728)

نبی ﷺ نے بہتر فرقے اور ایک ناجی جماعت کی پیشین گوئی فرمائی:

ابن ماجہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے 'فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ' ”پس آپ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر دو لکیریں اس کی دائیں اور دو لکیریں اس کی بائیں جانب کھینچیں پھر وسطی لکیر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ ہے اللہ کی راہ“ اور یہ آیت پڑھی: ﴿ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ﴾ (الأنعام 153:6) ”اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ“ (کنز الایمان) (سنن ابن ماجہ: 11) رسول اللہ ﷺ نے وسطی لکیر کو اللہ کے پاس پہنچانے والی راہ کہا، باقی چار کو نہیں۔ یہی نجات پانے والوں، نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کی راہ بھی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک کے سوا، سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔“ عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ واحد جماعت (فرقہ ناجیہ) کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي' (المستدرك: 129/1) ”وہ جو ایسے طریقے پر ہوگی جس طریقے پر آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' معلوم ہوا کہ طریقت، شریعت ہی میں شامل ہے۔ اور یہ کہ الگ فرقوں کے نام بھی الگ الگ ہوں گے اور حقیقی (جنتی) جماعت کو بھی اپنی شناخت کے لیے نام رکھنا پڑے گا۔ اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو کون سے نام پسند ہیں اور کون سے ناپسند!

یہ بات تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ غیر نبی کی بات کو حرفِ آخر سمجھ کر ماننے سے ہی فرقے بنتے ہیں۔ ایک آدمی خود کو مالکی کہلواتا ہے، اگر یہ نام رکھنا درست ہے تو جس نے اپنا نام شافعی، حنبلی یا حنفی رکھا ہے وہ غلط کیوں ہے؟ پھر وہ بھی درست ہے۔ اگر کسی کا مالکی کہلوانا درست ہے تو پھر کسی کا حنفی کہلوانا بھی درست ہے، شافعی کہلوانا بھی درست ہے اور اس طرح تو پھر جعفری کہلوانا بھی درست ہونا چاہیے، یعنی ہر کوئی اپنی مرضی سے جو چاہے کہلواتا پھرے؟ اگر حنفی کہے کہ مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری کہلوانا درست نہیں تو پھر حنفی کہلوانے کی کیا دلیل ہے؟ کسی بندے یا جگہ کے نام پر فرقے بنانا درست ہوتا تو پھر سب ہی درست ہوتے۔ اگر آپ اپنے فرقوں کو جو بعد میں بنے ہیں، درست کہیں گے تو پھر آپ ﷺ نے صرف ایک کو جنتی کیوں قرار دیا؟

آخری خطبے میں نبی ﷺ نے صرف قرآن اور حدیث پر چلنے کا حکم دیا اور فرمایا: 'تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ' (موطأ امام مالكؒ: 899/2) ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان دونوں کو تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔'' جنتی جماعت وہی ہو سکتی ہے جو کتاب وسنت پر صحابہ کے طریقے سے عمل کرے اور قرآن وسنت ہی کی دعوت دے، اسی کا دفاع کرے، اس جماعت کا نام اہل السنہ ہوگا، جماعۃ السنہ ہوگا۔ اہل حدیث والسنہ ہوگا، جو بھی ہوگا نسبت قرآن وحدیث سے باہر نہیں ہوگی، ایسی جماعت 'کام' کی اہل سنت ہوگی، صرف 'نام' کی اہل سنت نہیں۔ اس کو فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ فرقہ وہ ہوگا جس کا دینی امام الگ ہوگا۔

جب کسی سے پوچھا جائے کہ بھائی آپ کیوں اہل حدیث ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ قابل عمل چیز قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان ہے۔ یعنی قرآن وحدیث کو مانتا ہوں اور اس پر عمل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان کو لفظ حدیث سے تعبیر کیا ہے۔ ﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ ﴾ (الزمر 23:39) ''اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب'' (کنز الایمان) اور فرمایا: ﴿ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴾ (المرسلات 50:77) ''اب اس حدیث (قرآن) کے بعد کس کلام پر یہ ایمان لائیں گے'' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ (التحریم 66:3)''اور جب نبی ﷺ نے اپنی ایک بی بی سے ایک راز کی بات فرمائی'' نبی ﷺ نے بھی قرآن کو حدیث فرمایا'فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ' (صحیح مسلم: 867) ''بیشک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے۔'' چونکہ لفظ' حدیث' کا اطلاق کلام اللہ اور فرمانِ رسول اللہ ﷺ دونوں پر ہے اس لیے کفار کے مقابلے میں مسلم ہوں اور اہل بدعت کے مقابلے میں اہل حدیث، جوکہ ایک جامع لقب اور فکر ہے، صفاتی نام ہے نہ کہ کوئی شخصی یا مقامی نسبت۔

دنیا میں جتنے فرقے بھی گمراہ ہوئے وہ قرآن و حدیث میں فرق کر کے ہی گمراہ ہوئے، لہٰذا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی حدیث (کتاب اللہ) اور نبی ﷺ کی حدیث کو مانے گا تو وہ اہل حدیث ہی بنے گا۔ اہل حدیث کے معنی ہیں کتاب اللہ وسنتِ رسول ﷺ پر چلنے والے (محدثین ہوں یا عامی)۔ آدمی حقیقی اہل سنت تب ہوگا جب سنت پر عمل کر کے دکھائے گا۔ سنت کا پتا حدیث سے چلے گا اور جو آدمی اہل حدیث ہی نہیں ہے تو وہ اہل سنت کیسے ہوسکتا ہے! جب آدمی اہل حدیث اور اہل سنت بن جائے تو پھر اُسے مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی بننے کی ضرورت ہی نہیں رہتی بلکہ وہ محمدی بن جاتا ہے۔ سب سے زیادہ قرآن وسنت پر عمل کرنے والے اہل حدیث ہی ہیں، اس لیے اہل حدیث ہی اسلام کی صحیح ترین تعبیر ہیں۔ کیا حنفیت کو عین اسلام اور اسلام کو عین حنفیت کہہ سکتے ہیں؟ اگر کہہ سکتے ہیں تو شافعی، مالکی کو کیا کہیں گے؟ پس اہل حدیث ہونا ہی ٹھیٹ اسلام ہے اور حنفیت، شافعیت فرقوں کی حیثیت سے ہیں۔

خطیب بغدادیؒ شرف أصحاب الحدیث' میں روایت لائے ہیں:'عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الشَّبَابَ قَالَ: مَرْحَباً بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ فِي الْمَجْلِسِ، وَ أَنْ نُفَهِّمَكُمُ الْحَدِيثَ فَإِنَّكُمْ خُلُوفُنَا، وَأَهْلُ الْحَدِيثِ بَعْدَنَا' (رقم الحدیث: 35) ''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جب حدیث کے نوجوان طالب علموں کو دیکھتے تو کہتے: مرحبا ان کے لیے جن کی بابت رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم اپنی (علمی) مجلسوں کو تمھارے لیے کشادہ کریں اور تمھیں حدیثیں سمجھائیں۔ پس تم ہی ہمارے خلیفہ (جانشیں) ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہل حدیث ہو۔''

حال ہی میں امام کعبہ عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ نے الحمرا ہال لاہور میں خطاب کے دوران فرمایا: ''حقیقتاً اہل حدیث ہی آل رسول ہیں، میرا اسلام ہو اہل حدیث پر۔'' انھوں نے حوالہ دیا کہ امام احمدؒ نے جب نجات پانے والی جماعت فرقہ ناجیہ کا تذکرہ فرمایا تو کہا ''اگر یہ اہل حدیث نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہیں۔'' (شرف أصحاب الحديث: 93)

تمام صحابہ کرام اہل سنت تھے اور اہل حدیث تھے۔ کیونکہ صحابہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے تھے اس لیے اہل سنت تھے۔ تمام صحابہ کرام نبی ﷺ کا فرمان (حدیث) مانتے تھے، حدیث محفوظ کرتے اور آگے پہنچاتے تھے اس لیے اہل حدیث تھے۔ صحابہ کرام محمدی تھے کیونکہ محمد ﷺ کی اتباع کرتے تھے۔ ارشاد باری ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(آلِ عمران 3:31) ''(اے رسول ﷺ) کہہ دیجیے: اگر تم (حقیقت میں) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو (میری پیروی پر) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' کوئی صحابی حنفی، مالکی، شافعی، دیوبندی یا بریلوی نہیں تھا۔ اب دیکھیے آپ ﷺ کس طریقے پر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حدیث آتی آپ ﷺ اس پر عمل کرتے۔

اہل حدیث کی دعوت کو کوئی فرقہ رد نہیں کر سکتا:

اگر کوئی اہل حدیث سے پوچھے کہ ہماری نجات کیسے ہوگی؟ تو وہ جواب دے گا کہ بھئی آپ قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان (حدیث) اپنائیں۔ جو جو کام کرنے کا نبی ﷺ نے حکم دیا ہے وہ کریں اور جن سے منع کیا ہے اس سے رک جائیں، آپ نجات پا جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر 59:7) ''اور جو کچھ تمھیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو'' (كنز الايمان) اہلحدیث اگر کسی فرقے کو دعوت دے کہ تم جس غیر نبی کو امام بنا کر اس کی تقلید کر رہے ہو اس کو چھوڑ دو اور امام الانبیاء ﷺ کی اتباع کر لو، نجات پا جاؤ گے۔ تو کوئی فرقہ یہ بات مانے یا نہ مانے لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمھاری دعوت غلط ہے۔ الحمد للہ ان کو کوئی فرقہ یہ دعوت نہیں دے سکتا کہ تم امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع چھوڑ دو اور ہمارے خود ساختہ، غیر نبی امام کی تقلید شروع کر دو، نجات پا جاؤ گے۔ اگر ہر آدمی یہ ٹھان لے کہ میں نے نبی ﷺ کی اتباع کرنی ہے اور آپ ﷺ ہی کے طریقے کے مطابق عمل کرنا ہے تو فرقہ بن ہی نہیں سکتا۔ اللہ کی قسم! اس آدمی کا تعلق کسی فرقے یا کسی بندے یا کسی جگہ کے ساتھ رہ ہی نہیں جاتا۔

اہل حدیث تمام ائمہ کرام کو مانتے ہیں اور ان سب کی کتب احادیث سے استفادہ کرتے ہیں:

جو آدمی حدیث کی کتابوں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤطا امام مالک، مسند شافعی، مسند احمد بن حنبل، سنن بیہقی اور صحیح ابن حبان وغیرہ کو مانے گا وہ آدمی ان تمام ائمہ کرام کو بھی تو مانے گا تبھی تو یہ کتابیں مانے گا۔ کوئی آدمی امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام نسائیؒ، امام ابو داودؒ، امام ترمذیؒ، امام ابن ماجہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام بیہقیؒ اور امام ابن حبانؒ وغیرہ کو مان کر ان کے نام کے ساتھ اپنی جماعت کا نام کیسے رکھ سکتا ہے! کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو آدمی گردان پڑھنا شروع کردے کہ میں بخاری، مسلمی، ابوداودی، ترمذی، ابن ماجوی، نسائی، مالکی، شافعی، حنبلی، حبانی وغیرہ ہوں۔ اتنے زیادہ امام ماننے والا آدمی اتنے اماموں کے نام کے ساتھ اپنے مذہب کا نام کیسے رکھ اور کہلوا سکتا ہے؟ اہل حدیث نے ان سب ائمہ کرام سے حدیث رسول ﷺ لی ہے۔ حدیث لے کر آدمی اہل حدیث ہی کہلوا سکتا ہے۔ اہل حدیث صرف قرآن وحدیث کے پابند ہیں کسی کے فتوے یا قول کے پابند نہیں ہیں۔ نہ اس سے کوئی سروکار کہ فلاں دور کے مسلمانوں نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔

جس امام نے بھی حدیث کی کتاب لکھی وہ اتنی محنت کے باوجود نبی ﷺ کے سارے فرامین کا احاطہ نہیں کرسکا۔ امام بخاریؒ نے حدیث کی جتنی کتابیں بھی لکھیں، ان میں دین کے سارے مسائل کا احاطہ ممکن نہیں، جو مسئلہ صحیح بخاری میں نہیں ملتا وہ صحیح مسلم سے مل جاتا ہے۔ امام مسلم کی محنت کے باوجود جو مسئلہ صحیح مسلم سے نہیں ملتا وہ کسی دوسری حدیث کی کتاب سے مل جاتا ہے۔ ساری کی ساری احادیث کسی ایک امام کے پاس نہ تھیں۔ اگر ایک امام نے حدیث نہ ملنے کی وجہ سے کسی مسئلے میں اجتہاد کیا اور دوسرے امام نے بھی اسی مسئلے پر فتویٰ دیا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ کس امام کی بات کتاب وسنت کے مطابق ہے اور جو بات قرآن وحدیث کے مطابق ہوگی اس پر عمل کریں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر 39:17,18) ''تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو عقل ہے'' (کنز الایمان)

کیا عیسیٰ علیہ السلام کو سب اماموں کی فقہ پڑھنی پڑے گی؟

عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں، سابقہ نبی ہیں۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے ان کی آمد کی پیش گوئی بھی کی۔ وہ دوبارہ دنیا میں آ کر یہ نہیں کہیں گے کہ بھائی میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ میں بھی نہیں آ رہا کہ کون سا فرقہ سچا ہے۔ میں سب فرقوں کی کتابوں کو پڑھوں گا پھر تمھیں بتاؤں گا کہ کون حق پر ہے۔ وہ کسی غیر نبی کے مقلد نہیں ہوں گے بلکہ اہل سنت و اہل حدیث ہوں گے۔ قرآن و حدیث کی پیروی کی دعوت دیں گے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مریم کے بیٹے تم میں اتریں گے اس شریعت کے موافق حکم کریں گے اور انصاف کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔'' (مسلم: 155) عیسیٰ علیہ السلام کی خالص نبی ﷺ والی دعوت مان کر کیا کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر عیسائی کہلوائے گا؟ ہرگز نہیں۔ بھائیو! جس کی ہر بات صحیح ہے اس کے نام پر عیسائی کہلوانا گمراہی ہے تو جس کی کچھ صحیح اور کوئی بات غلط بھی ہو سکتی ہے، تو اس کے نام کے ساتھ حنفی، شافعی کہلوانا کیسے درست ہو سکتا ہے! کوئی فرقہ عیسیٰ علیہ السلام سے یہ نہیں کہے گا کہ ہم آپ کی بات مان لیتے ہیں لیکن ہمیں بریلوی، حنفی، قادری، نقشبندی، تیجانی (شافعی فرقہ) وغیرہ کہلوانے کا بہت شوق ہے، وہ ہمیں کہلوانے دیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ کوئی عیسائی نہیں کہلوائے گا تو حنفی، شافعی، مالکی، بریلوی یا دیوبندی وغیرہ کون کہلوانے دے گا؟ یہ سب فرقے ختم ہو جائیں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں اور نبی ﷺ کو چھوڑ کر آپ ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑ کر کسی کے خود ساختہ امام اور غیر نبی کی تقلید شروع کر دیں اور محمدی ہونے کے بجائے معاذ اللہ، حنفی بریلوی یا حنفی دیوبندی بن جائیں؟ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے وہ ہرگز عیسائی نہیں کہلوائیں گے، بلکہ وہ بھی اہل سنت و اہل حدیث ہوں گے۔

نبی ﷺ کی نبوت کے موجود ہوتے ہوئے کسی امام کے قول کو فرمان رسول پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (ال عمران 81:3) ''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں'' (کنز الایمان)

نبی ﷺ کی موجودگی میں کسی نبی کی شریعت، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہو، نہیں چل سکتی تو کسی غیر نبی کی تیار کی ہوئی فقہ شریعت کے مقابلے میں کیسے چل سکتی ہے! جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دفعہ تورات کے چند اوراق لیے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پڑھنا شروع کر دیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھ کر کہا: اے عمر! اللہ کے نبی ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھئے، جب انھوں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو کہنے لگے، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس رب کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر آج موسیٰ علیہ السلام آ جائیں اور تم ان کی پیروی کر لو اور مجھے چھوڑ دو تو یقیناً تم سیدھے رستے سے گمراہ ہو جاؤ، اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے اور میری نبوت پاتے تو وہ ضرور میری پیروی کرتے۔'' (مسند احمد: 471,470/3)

کیا نبی ﷺ کا بتایا ہوا دین صرف سو سال تک چل سکا اور امام صاحب کی بتائی ہوئی فقہ تیرہ سو سال گزرنے کے بعد بھی چل رہی ہے؟ جو دین نبی ﷺ پر نازل ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کرنے کی ذمہ داری بھی لی، صرف سو سال تک چل سکا۔ کیا اس کے بعد دین ناقص ہو گیا اور نہ چل سکا، اور امام صاحب نے دین کی جو تشریح کی وہ آج تک چل رہی ہے اور قیامت تک چلتی رہے گی! نعوذ باللہ! حدیث مستند ہوتی ہے جبکہ فقہ انفرادی فتویٰ۔ سابقہ نبیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ دین کو لوگ خلط ملط کرتے رہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جو نبی بھی نہیں، صحابی بھی نہیں لیکن ان کی بتائی ہوئی بات ''فقہ حنفی'' قیامت تک محفوظ ہو، کیا یہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی نہیں!

کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس سارے کا سارا دین پہنچ گیا کہ اب دین کے متعلق کسی اور امام سے کچھ اخذ کرنے کی ضرورت نہیں؟ مقدمہ ابن خلدون (علم الفقه وماىتبعه من الفرائض: 417) میں لکھا ہے عراقیوں میں حدیث کی قلت تھی، لہٰذا قیاس سے کام لینے لگے اور اہل الرائے کہلائے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قلیل الروایۃ تھے۔ قلیل احادیث سے شریعت کے تمام قسم کے مسائل کیسے اخذ کیے جا سکتے ہیں! احناف کو دوسرے اماموں کے مسائل دیکھے بغیر یہ کیسے پتا چل گیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جو کچھ فرماتے ہیں درست ہوتا ہے؟ باقی اماموں سے غلطی ہو سکتی ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نہیں؟

تمام ائمہ کرام نے حدیث کی کتابیں لکھی ہیں لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خود حدیث، تفسیر یا فقہ کی کوئی کتاب مرتب نہیں کی۔ فقہ کی کتابیں بغیر سند امام رحمہ اللہ سے تقریباً تین چار سو سال بعد لکھی گئیں۔ قدوری تین سو سال، ہدایہ چار سو سال اور درمختار ہزار سال بعد لکھی گئی۔ جب قرون ثلاثہ میں فقہ کی کتابیں رائج نہ تھیں تو بعد میں ان کو دین میں کیسے شامل کیا جا سکتا ہے! پھر ان کتابوں میں بعض متاخرین نے اپنی جانب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل اختراع کرکے امامؒ کی طرف منسوب کردیے۔ حنفی مذہب میں مختلف عقائد شامل کردیے گئے۔ احناف کے امام مولوی عبدالحیٔ لکھنوی الرفع والتکمیل (صفحہ 386) میں لکھتے ہیں: "و بالجملة فالحنفية لها فروع باختلاف العقيدة فمنهم الشيعة و منهم المرجئة و منهم المعتزلة" "حنفیہ کی باعتبار اختلاف عقیدہ کئی شاخیں ہیں ان میں شیعہ بھی ہیں اور مرجیہ ومعتزلی بھی۔" اور یہ بات ہے بھی درست۔ کیونکہ کونڈے بھرنے والے، قبریں پوجنے والے، بھنگ رگڑنے والے سب حنفیوں ہی میں سے ہیں۔ بدعات پر بدعات بھی ایجاد کرتے ہیں اور ساتھ سُنّی ہونے کے بھی زبردستی دعویدار ہیں۔ ابن قیمؒ لکھتے ہیں: 'قال ابن المبارك وجدت الدين لاهل الحديث والكلام للمعتزله والكذب للرافضه والحيل لاهل الراي' (الصواعق المرسلہ: 59/2) "ابن مبارکؒ نے فرمایا: دین اہلحدیث کے پاس ہے، باتیں بنانا معتزلہ کے پاس، جھوٹ روافض کی عادت اور اہل الرائے حیلوں کے عادی ہیں۔" آیئے! آج ہی فرقہ پرستی چھوڑ کر قرآن و حدیث کو اپنا کر، اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کریں اور نجات پائیں

حنفی اہل حدیث کا نام بگاڑ کر لیتا اور لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حجرات میں الٹے نام رکھنے سے سخت منع کیا ہے: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ﴾ (الحجرات 11:49) "اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا" (کنز الایمان) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو درست طریقے سے نام نہیں لیتا وہ درست طریقے سے ایمان ہی نہیں لایا، تب ہی تو اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈر نہیں لگتا۔ حنفی جب بھی اہل حدیث کا نام لے گا یا لکھے گا تو "غیر مقلد" ہی کہے گا اور لکھے گا۔ کیا حنفی اپنی نسبت حدیث کی طرف کرنے سے نفرت کرتا ہے؟ اسی وجہ سے جو لوگ اپنی نسبت حدیث کی طرف کرتے ہیں، سنت پر عمل کرتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتا اور تمسخر کرتا ہے۔ شاگردِ امام ابوحنیفہؒ امام یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں جو اہل حدیث سے بغض نہ رکھتا ہو (مقدمہ شرح جامع الاصول للجزری) اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں بہتر فرقوں (بشمول حنفیہ) کو گنواتے ہیں اور لکھتے ہیں: کہ بدعتیوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ سنت پر عمل کرنے والوں سے تعصب رکھتے ہیں انہیں حشویہ، مشبہ اور ناصبی کہتے ہیں حالانکہ ان کا صرف ایک ہی لقب 'اصحاب الحدیث' ہے۔ (صفحہ: 190,213، حصہ اول نفیس اکیڈمی کراچی)

کسی مقلّد کا اہل حدیث کو غیر مقلد کہہ کر پکارنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی اندھا آدمی ہو اور سب لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اندھا کہیں بلکہ وہ خود بھی اپنے آپ کو اندھا کہے۔ لیکن وہ اندھا، دوسرے لوگوں کو جو اندھے نہیں ہیں، ''غیر اندھا'' کہنا شروع کردے۔ کوڑھی آدمی اپنے آپ کو کوڑھی سمجھتا ہے لوگ بھی اسے کوڑھی کہتے ہیں، اب وہ دوسرے لوگوں کو غیر کوڑھی کہنا شروع کردے، یہ کہاں کی عقلمندی اور دانائی ہے۔ بلکہ جب مقلد (ذاتی مفاد کی خاطر) قول امامؒ کے برخلاف دیہات میں جمعہ پڑھتا پڑھاتا ہے یا امامت کی تنخواہ لیتا ہے تو خود غیر مقلد ہو جاتا ہے۔ مقلدین ویسے تو ہر وقت اہل حدیث کو غیر مقلد، غیر مقلد کہتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ اہل حدیث تقلید کے خلاف بہت سارے دلائل رکھتے ہیں اور تقلید کو دلائل سے گمراہی ثابت کر دیتے ہیں تو اس وقت کہتے ہیں کہ تم بھی تو محمد بن عبدالوہاب کے مقلد ہو، حالانکہ انھوں نے نہ کبھی ان کی تقلید کی ہے اور نہ کبھی ان کی تقلید کی دعوت دی۔ اور نہ ان کے نام پر اپنے آپ کو وہابی کہلوایا ہے۔ نہ یہ اکابر پرست ہیں نہ مقابر پرست۔

مقلد دوسرے فرقوں کے مقلدوں کو بھی گمراہ کہتا ہے، حالانکہ تقلید کا جو مرض اس کو ہے وہی دوسرے مقلدوں کو ہے۔ مقلد ہر وقت دعوت دیتا ہے کہ تقلید بہت ضروری ہے اور تقلید بھی اس امام کی ضروری سمجھتا ہے جس کی تقلید وہ خود کر رہا ہوتا ہے۔ ہر مقلد یہ چاہتا ہے کہ جس امام کی میں تقلید کر رہا ہوں دوسروں کو بھی اسی امام کی تقلید کرنی چاہئے۔ دوسرے امام کے مقلد کو باوجود تقلید کرنے کے، گمراہ سمجھتا ہے۔ اور جو کسی غیر نبی کی تقلید نہ کرے اور نبی ﷺ کی اتباع کرے اسے بھی گمراہ کہتا ہے۔ مقلد نہ صرف کسی دوسرے مقلد فرقے کو گمراہ کہتا ہے بلکہ اپنے ہی امام کی تقلید کرنے والے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کہتا ہے، مثلاً: بریلوی حنفی دیوبندی حنفی کو گمراہ کہتا ہے۔ اسی طرح دیوبندی حنفی بریلوی حنفی کو گمراہ کہتا ہے، حالانکہ دونوں ایک ہی امام کے مقلد ہیں۔ اگر کوئی امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے گمراہ گردانا جاتا تھا اب وہ اگر امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کر کے بریلوی حنفی بن جائے تو دیوبندی حنفی کے نزدیک گمراہ ہوگیا اور اگر امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کر کے دیوبندی حنفی بن جائے تو بریلویوں کے نزدیک گمراہ ہوگیا۔ جب مقلد نہیں تھا اس وقت بھی گمراہ تھا جب مقلد ہوا تب بھی گمراہ ہی کہا جاتا رہا۔ اسے تقلید کرنے کا کیا فائدہ ہوا؟ بلکہ دیوبندی حیاتی حنفی (نبی ﷺ کو حیات ماننے والے) دیوبندی مماتی حنفی کو گمراہ کہتا ہے اور دیوبندی مماتی حنفی حیاتی حنفی کو گمراہ کہتا ہے۔ افسوس در افسوس!

چار مقلد فرقے ایک دوسرے کو حق پر کہتے ہیں لیکن حق پر سمجھتے نہیں:

ویسے تو مقلدین ایک دوسرے کو گمراہ سمجھتے ہیں لیکن بعض اوقات زبان سے چاروں فقہوں کو حق پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں گے۔ایک فقہ کا مقلد دوسری فقہ کے مقلد کو خوش ہو کر حق پر نہیں کہہ رہا ہوتا بلکہ یہ کہنا اس کی مجبوری ہے۔کیونکہ جیسا تقلید کا مرض ایک مقلد کو ہے ویسا ہی دوسری فقہ کے مقلد کو ہے۔اگر ایک حنفی کسی مالکی کو زبان سے گمراہ کہہ بیٹھے تو پوچھنے والا پوچھ سکتا ہے کہ بھائی! جس طرح آپ امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اسی طرح وہ امام مالکؒ کے مقلد ہیں اور دونوں ایک ہی وقت کے امام ہیں۔حنفی مقلد باقی تین اماموں کے مقلدوں کو زبان سے تو حق پر کہے گا لیکن حق پر سمجھے گا نہیں۔مثال کے طور پر درالمختار (کتاب الشہادات ج ۳) میں لکھا ہے۔''جو حنفی ہو کر شافعی ہو جائے تو اس کی گواہی قبول نہیں۔'' مقلد کا سینہ اتنا تنگ ہوتا ہے کہ ایک بزرگ کو مان کر اس کے سینے کے اندر باقی بزرگوں کے بارے میں جگہ ہی نہیں رہتی۔اگر آدمی چاروں اماموں کو برابر حق پر سمجھے تو چاروں اماموں سے رہنمائی لینی چاہیے اور چاروں کو برابر ہی ماننا چاہیے۔لیکن مقلدین کا آپس میں جو خوفناک جنگ وجدل ہوا وہ تاریخ کا ایک بھیانک باب ہے، مثلاً: فتنہ خلق قرآن کھڑا کرنا اور امام احمد بن حنبلؒ کو کوڑے لگوانا، ایک دوسرے کی تکفیر کرنا، بیت اللہ میں چار مصلوں کا قیام، چار اذانیں اور چار امامتیں۔

چار فرقوں کو حق پر کہنا نبی ﷺ کے فرمان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔آپ ﷺ ایک جماعت یا ایک گروہ کو جنتی کہہ رہے ہیں لیکن مقلد چاروں کو برحق کہہ رہا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حق صرف وحی کو کہا ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (الکھف 29:18) ''اور فرما دو کہ (یہی) حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے'' اور فرمایا: ﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلٰلُ﴾ (یونس 32:10) ''پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی'' پھر قرآن مجید میں ظلمات کے لیے جمع کا جبکہ نور کیلئے ہمیشہ واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے ﴿مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ﴾ (المائدۃ 16:5) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باطل مختلف صورتوں اور شکلوں میں ہوتا ہے لیکن حق (منشاء الٰہی) صرف ایک ہوتا ہے۔چاروں مذہبوں کو برحق کہنے سے ہر ایک کے پاس ایک چوتھائی حق ہوا اور تین چوتھائی باطل۔ہاں وہ جماعت جو اس ایک حق کے ٹکڑے نہ کرے، اسے چار حصوں، چار ڈھیریوں یا چار مذہبوں میں تقسیم نہ کرے وہی پورے حق کی مالک رہ سکتی ہے۔حق صرف قرآن اور حدیث ہے۔اگر ایک امام اس کے مطابق ہے اور باقی تین علیحدہ کھڑے ہیں تو اس مسئلے میں وہ ایک حق پر ہے۔اگر دو نبی ﷺ کے ساتھ اور دو علیحدہ موقف والے ہیں تو دو حق پر ہیں۔اور کسی مسئلے میں چاروں نبی ﷺ کے مطابق ہیں تو چاروں اس مسئلے میں حق پر متصور رہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عموماً جب کوئی مناظرہ ہوتا ہے تو ایک طرف نبی ﷺ کا خادم اور وکیل کھڑا ہوتا ہے اور دوسری طرف امام کا وکیل، یعنی ایک طرف سنت سے وفاداری تو دوسری طرف سے فقہ کی پاسداری ہو رہی ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صٰلِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ (حم السجدة 33:41) ''اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کریں اور کہے میں مسلمان (ماننے والا) ہوں'' (كنز الايمان) اہلِ حدیث بزرگوں اور ولیوں کی عزت واحترام کرتے ہیں، مگر ان کے اقوال کو شریعت کے مطابق پرکھتے ہیں۔ اگر قرآن وحدیث سے نص (حکم) مل جائے تو اس پر اللہ اور رسول ﷺ کا حکم سمجھ کر عمل کرتے ہیں نہ کہ بزرگ کا قول سمجھ کر لیکن مقلد امام یا بزرگ کی بات کو حرفِ آخر سمجھ لیتا ہے۔

فقہ حنفی کے اصول وضوابط:

اصول فقہ کی کتاب 'اصول الکرخی' میں امام کرخی (ابوالحسن عبیداللہ الحنفی متوفی 340ھ) لکھتے ہیں:

■ 28 الاصل ''أن كل آية تخالف قول أصحابنا فانها تحمل على النسخ أو على الترجيح والأولى أن تحمل على التأويل من جهة التوفيق'' 'بلاشبہ ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب (امام ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے قول کے خلاف ہوگی تو وہ نسخ پر محمول ہوگی یا ترجیح پر اور بہتر یہ ہے کہ اسے (قول فقہاء کے) موافق کرنے کی غرض سے تاویل پر محمول کر لیا جائے گا۔'

■ 29 الاصل ''أن كل خبر يجيئ بخلاف قول أصحابنا فانه يحمل على النسخ أو على انه معارض بمثله ثم صار الى دليل آخر او ترجيح فيه بما يحتج به أصحابنا من وجوه الترجيح، او يحمل على التوفيق، و انما يفعل ذالك على حسب قيام الدليل، فان قامت دلالة النسخ يحمل عليه، و ان قامت الدلالة على غيره صرنا اليه'' ''بلاشبہ ہر حدیث جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا یا اس بات پر کہ اس کے معارض اس جیسی حدیث موجود ہے۔ پھر دوسری دلیل کی طرف رجوع ہوگا یا جو وجوہِ ترجیح ہمارے اصحاب کے ہاں معتبر ہیں ان کے ذریعے ترجیح پر عمل ہوگا یا اسے تطبیق پر محمول کیا جائے گا اور یہ جیسی دلیل ثابت ہو اس کے مطابق عمل ہوگا۔ اگر نسخ کی دلالت ثابت ہو تو منسوخ سمجھا جائے گا اور اگر دوسری کسی چیز کی دلالت ثابت ہو تو ہم اس کی طرف رجوع کریں گے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو فقہ حنفی کے تابع کر دیا گیا ہے۔

■ تعلم الفقه أولى من تعلم تمام القرآن. ''فقہ سیکھنا مکمل قرآن سیکھنے سے بہت بہتر ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری: 379/5)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

■ سیدنا ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما کی خلاف قیاس حدیث پر عمل نہیں کیا جائیگا کیونکہ یہ فقیہ نہیں تھے۔ (اصول اشاشی)

■ اور صحیح تر قول چنانچہ یہ ہے کہ فتویٰ دیا جائے امام کے قول پر، یعنی ہر طرح، اگر چہ دوسرے کی دلیل قوی ہے۔ (درمختار)

■ ''احادیث خواہ قدسیہ ہوں یا غیر قدسیہ ان کے نقل کرنے والے اتنے کثیر نفوس نہیں اس لیے ان میں جھوٹ یا غلطی کا احتمال ہوتا ہے اس لیے قطعی الثبوت نہ ہوں گی اور ان کا منکر کافر نہ ہوگا۔'' (مکتوبات مولوی حسین احمد مدنی ص: 100) اور احمد رضا (بریلوی) بن نقی علی بن رضا علی بن کاظم علی لکھتے ہیں: 'کذالك العامة لو ترکوا المجتهدین ورجعوا الی الحدیث فضلوا' (قامة القیامة، ص: 1499 بحوالہ دین الحق) ''یونہی عام لوگ اگر مجتہدین کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع کریں تو ضروری گمراہ ہو جائیں''۔

■ حنفی بریلوی مفتی احمد یار خان اپنی کتاب (جاء الحق حصہ دوم صفحہ: 9، نعیمی کتب خانہ گجرات) میں لکھتے ہیں: قاعدہ: 13 ''حدیث کا ضعیف ہو جانا غیر مقلدوں کے لیے قیامت ہے۔ کیونکہ ان کے مذہب کا دارومدار ان روایتوں پر ہی ہے۔ روایت ضعیف ہوئی تو ان کا مسئلہ بھی فنا ہوا مگر حنفیوں کے لیے کچھ مضر نہیں۔ کیونکہ حنفیوں کے دلائل یہ روایتیں نہیں، ان کی دلیل صرف قولِ امام ہے، قولِ امام کی تائید یہ روایتیں ہیں''۔ یہاں مفتی صاحب نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ اہل حدیث کا مذہب صحیح حدیث ہے اور یہ کہ حنفیوں کا دین صحیح حدیث ہے ہی نہیں بلکہ ان کی دلیل صرف قول امام ہے۔ اسی کتاب کے صفحہ: 39 پر موصوف نے فاتحہ خلف الامام پر حنفی مذہب کی پاسداری کرتے ہوئے آیت گھڑ کر قرآن کی طرف منسوب کر دی۔ لکھتے ہیں: ''قرآن کریم فرماتا ہے: (وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ عَلَى الْهُدٰى۔ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ) ''ان میں سے بہت ہدایت پر ہیں۔ اور بہت پر گمراہی ثابت ہوگئی'' (یہ آیت قرآن مجید میں موجود نہیں۔)

■ ابو معاویہ صفدر جالندھری المعروف امین اوکاڑوی (حیاتی دیوبندی) 'تحقیق مسئلہ تراویح' میں لکھتے ہیں: ''مذہب حنفی ائمہ ثلاثہ کے مفتیٰ بہ اقوال کا نام ہے۔'' موصوف نے سورۃ النساء کی آیت: 77 ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ میں نہ صرف تحریف کی بلکہ اصول کرخی پر عمل کرتے ہوئے جہاد کے متعلق آیت کی تاویل رفع الیدین کے ردّ میں ظاہر کر دی ہے۔ لکھتے ہیں: ''نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یا ایها الذین آمنوا قیل لهم کفو ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ ''اے ایمان والو اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو جب تم نماز پڑھو۔ اس آیت سے بھی بعض لوگوں نے نماز کے اندر رفع الیدین کے منع پر دلیل لی ہے۔'' (تحقیق مسئلہ رفع الیدین صفحہ: 6)

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پہ سحر ہے صیاد کے اقبال کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلد اپنے آپ کو جاہل اور جس امام کی وہ تقلید کرتا ہے اسے نبی کی طرح معصوم عن الخطاء سمجھتا ہے:

مقلد تقلید اس لیے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے مجھے کچھ علم نہیں۔ یہ آدمی جسے میں نے اپنا امام بنالیا ہے یہ بہت سمجھ دار ہے اس سے غلطی نہیں ہوسکتی۔ اپنے ذہن سے سمجھتا ہے کہ بس یہ جو بھی کہے گا درست کہے گا کیونکہ دین کو جیسا اس نے سمجھا ہے میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں بہت جاہل ہوں اور یہ بہت بڑا عالم ہے۔ اور اس سے غلطی بھی سرزد نہیں ہوتی۔ مقلد کہتے ہی اسے ہیں جو کسی کی اندھا دھند پیروی کرے۔ اگر مقلد یہ سمجھے کہ اسے بھی مسائل سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے تو کبھی اس کی تقلید نہ کرے، حالانکہ بعض اوقات صحابی سے بھی کوئی مسئلہ سمجھنے میں خطا ہوئی، مثلاً: قرآن کریم میں سحری کے آخری وقت کی بابت یہ کلمات نازل ہوئے: ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ (البقرة 187:2) ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر)'' (کنز الایمان) اس سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے سوت کے ڈورے مراد لیے اور ان کو ملا کر دیکھتے تھے۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے ان کی غلط فہمی کو رفع کیا اور فرمایا: ''اس سے مراد صبح صادق کا رات سے ظاہر ہونا ہے۔'' پس روایت صحیح اور درایت (اپنی عقل) غلط۔ اگر صحابی سے کوئی مسئلہ سمجھنے میں خطا ہوسکتی ہے تو کیا تابعی یا تبع تابعی سے غلطی نہیں ہوسکتی؟ مقلد اپنے امام کا مسئلہ جو قرآن یا نبی ﷺ کے فرمان کے خلاف ہو دیکھ، پڑھ اور سمجھ کر بھی غلط نہیں کہتا کیونکہ اگر غلط کہے گا تو تقلید ختم ہو جائے گی۔ حنفی مقلد ان اقوال کو تو نہیں ٹھکراتا البتہ سارے نبیوں اور ساری کائنات کے امام کی حدیث کو ٹھکرا دیتا ہے۔ فقہ حنفی میں بہت سے ایسے مسائل ہیں جو قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان کے خلاف ہیں۔ مثال کے طور پر:

■ مدت رضاعت کے متعلق ارشاد باری ہے: ﴿ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ﴾ (البقرة 233:2) ''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے'' (کنز الایمان) اور فرمایا: ﴿ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ ﴾ (لقمٰن 14:31) ''اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے'' (کنز الایمان) اس آیت کے متعلق تفسیر عثمانی میں مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں ''دودھ چھڑانے کی مدت جو یہاں دو سال بیان ہوئی باعتبار غالب اور اکثری عادت کے ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ جو اکثر مدت اڑھائی سال بتاتے ہیں ان کے پاس کوئی اور دلیل ہوگی۔ جمہور کے نزدیک وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال ہیں۔" مدت رضاعت امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دو سال جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک 'قدوری' (صفحہ 155، قرآن محل کراچی) میں اڑھائی سال درج ہے۔ اڑھائی سال مدت رضاعت قرآن سے ثابت ہے نہ نبی ﷺ کے فرمان سے۔

■ **ایمان میں کمی بیشی:** ایمان گھٹنے بارے ارشاد باری ہے: ﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمٰنِكُمْ﴾ (التوبة 66:9) "بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر" (کنز الایمان)

اور ایمان کے بڑھنے کے متعلق فرمایا: ﴿وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾ (الانفال 2:8) "اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے" (کنز الایمان) نیز فرمایا: ﴿لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ﴾ (الفتح 4:48) "تا کہ انہیں یقین (ایمان) پر یقین (ایمان) بڑھے۔" (کنز الایمان)

جبکہ شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے: ایمان اهل اسماء ای من الملائكة واهل الجنه والارض ای من الانبیاء والاولیاء وسائر المؤمنین من الابرار و الفجار لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ "اہل آسمان یعنی ملائکہ اور اہل جنت اور زمین میں سے انبیاء اور اولیاء، اور باقی مومنوں میں سے نیک، فاجر کا ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم"۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ: 103 محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

■ **عمل ایمان کا جزو ہے:** ایمان کے ساتھ عمل بھی بڑھتا ہے۔ ﴿وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا﴾ (الأحزاب 22:33) "اور اس سے اُنہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا (عمل صالح)۔"

پھر سب سے بڑے عمل نماز کو ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾ (البقرة 143:2) "اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان (نمازیں) اکارت کرے" افضل عمل ایمان لانا ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل عمل اللہ اور رسول پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر حج مبرور۔" (البخاري:26)

عمل صالح کے ساتھ مومن ہونا لازمی ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿مَنْ عَمِلَ صٰلِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾ (النحل 97:16) "جو اچھا کام کریں مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان (ف 230) تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔ (ف 230 عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لئے ایمان شرط ہے)" (کنز الایمان) اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہیں۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ﴾ (التغابن 9:64) "اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا" (کنز الایمان) لیکن حنفی مذہب میں عمل ایمان سے خارج ہے۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شبلی نعمانی فقہ کا دفاع کرتے ہوئے آیت بالا میں تحریف امام صاحبؒ کی طرف منسوب کر کے لکھتے ہیں "من یؤمن باللہ فیعمل صالحا ۔ میں حرفِ تعقیب (فا) آیا ہے جس سے اس بحث کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔" (سیرت النعمان حصہ دوم صفحہ: 127 سنگ میل پبلی کیشنز لاہور)

■ مشرک کی خانہ کعبہ کے قریب آمد پر پابندی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (التوبة 28:9) "مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں"۔ (کنز الایمان) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "رسول اللہ ﷺ نے منادی کروائی کہ کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور کوئی ننگا شخص طواف بیت اللہ نہ کرے" (متفق علیہ) لیکن فقہ کہتی ہے: "ولا باس بان یدخل اھل الذمۃ المسجد الحرام" ذمی کافر کے مسجد حرام میں آنے میں کوئی حرج نہیں (العنایۃ شرح الہدایۃ مسائل متفرقہ)۔ غور کریں کہ درج بالا (خلاف قرآن) مثالیں فقہی اختلافات نہیں بلکہ ایمانیات پر ضرب ہیں۔

■ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ، قَالُوْا! بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: هُوَ الْمُحَلِّلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ (سنن ابن ماجہ: 1936) "میں تم کو نہ بتلاؤں کہ مانگا ہوا سانڈ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے لعنت کرے اللہ حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے" قارئین کرام کو علم ہے کہ احناف میں حلالہ مروج ہے جسے رحمت کائنات باعث لعنت قرار دے رہے ہیں لیکن 'کنز الدقائق' کی شرح 'مستخلص الحقائق' صفحہ: 199 پر حدیث مبارکہ کی یوں تاویل فاسد کی گئی ہے (و ان کان لشرط التحلیل فیحمل انہ اراد باللعن الرحمۃ) "اگر یہ حدیث نکاح بشرط التحلیل کے متعلق ہے تو اس معنیٰ کا احتمال ہے کہ نبی ﷺ نے لعنت سے مراد رحمت لی ہے۔"

■ لبابہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَ يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ (سنن ابی داود: 375، سنن ابن ماجہ: 522)' "لڑکیوں ہی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکوں کے پیشاب پر تو چھینٹا دیا جاتا ہے۔" لیکن عینی شرح ہدایہ: 453/1 میں لکھا ہے: "اس لڑکے کا پیشاب بھی جو کھانا نہیں کھاتا بڑے آدمیوں کے پیشاب کی طرح نجس ہے۔"

مقلد نبی ﷺ کی شانِ اعلیٰ کو مانتا ہے مگر فرمانِ اعلیٰ کے ساتھ قطعاً کوئی غرض نہیں رکھتا۔

وہ ہمیشہ یہ دیکھتا ہے کہ اُس کے امام نے کیا کہا ہے اور کیسے عمل کیا ہے؟ مقلد تو پڑھ کر بھی جاہل ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہے۔ اسے اس بات سے غرض نہیں کہ تحقیق کرے کہ بات درست ہے یا نہیں۔ پڑھا تو اس نے صرف یہ ہے کہ امام صاحب کیا کہتے ہیں۔ اور جو اَن پڑھ مقلد ہے وہ بے چارہ تو بالکل ہی گیا گزرا ہوتا ہے، وہ اسی خوش فہمی میں رہتا ہے کہ ہمارے مولوی صاحب بھی حدیث سے ہی مسائل اخذ کرتے ہیں، حالانکہ اگر حدیث سے مسائل اخذ کرتے تو اہل حدیث ہوتے، حنفی بننے کا پھر کیا مقصد؟ نبی ﷺ کے ایسے فرمان جن کے خلاف کوئی ضعیف روایت بھی نہیں، لیکن حنفی عمل نہیں کریگا۔ چند حوالے درج ذیل ہیں:

■ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔'' (صحيح مسلم: 710) (فجر کی جماعت ہو رہی ہوتی ہے اور مقلد فقہی چھوٹ کے تحت پیچھے سنتیں ادا کر رہا ہوتا ہے۔)

■ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، پس جب آپ ﷺ دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے تو تب تک آپ نہیں اٹھتے تھے جب تک کہ آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے۔ (بخاري:823) (حنفی مقلد بغیر بیٹھے، بغیر ہاتھ ٹیکے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔)

■ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب فجر کی دو سنت پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے (بخاري: 1160) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص فجر سے پہلے دو رکعت پڑھ لے تو دائیں جانب لیٹ جائے۔'' (ابو داود: 1261، ترمذي: 420) (عمل تو کجا احناف اسے شیطان کی لیٹ قرار دیتے ہیں۔) (رسول اکرم کا طریقہ نماز صفحہ 336 از مفتی جمیل احمد نذیری مکتبۃ العلم)

■ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پانچ وتر پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھے، جو تین پڑھنا چاہے وہ تین پڑھے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک وتر پڑھے۔ (ابو داود: 1422) (مقلد ایک یا پانچ کی بجائے ہمیشہ تین وتر پڑھتا ہے۔ وہ بھی فقہ کے طریقے پر یعنی دو تشہد کے ساتھ) جبکہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین وتروں کو نماز مغرب سے مشابہت نہ دو۔ (ابن حبان: 185/6)

■ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ہیں، دو رکعتیں ہیں، تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو پڑھنا چاہے۔'' صحابی کہتے ہیں کہ یہ بات آپ ﷺ نے اس لیے فرمائی کہ لوگ اس کو سنت نہ بنا لیں۔ (بخاري:1183) (مقلدین یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے۔ اِدھر اذان ختم اُدھر جماعت شروع۔

■ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم ساتھی کے قدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملا دیتا تھا نماز میں۔(بخاري:725) (مقلدین نماز میں ایک دوسرے سے ہٹ کے کھڑے ہوتے ہیں)

■ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے سلیک کھڑا ہو اور دو رکعت اختصار سے پڑھ، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو مختصر دو رکعت پڑھ لے۔'' (صحیح مسلم، حدیث: 875) (مقلدین دو رکعت پڑھے بغیر آتے ہی بیٹھ جاتے ہیں۔)

■ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری تشہد میں ہوتے جس کے بعد سلام ہے تو بائیں پاؤں کو اپنی دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر نکال لیتے اور اپنی بائیں ران اور پیٹھ پر بیٹھتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے۔ (مقلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل ہی نہیں کرتا)

■ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے''۔(ابو داود: 840) (مقلد نماز میں پہلے گھٹنے لگاتا ہے پھر ہاتھ، یعنی مرجوع روایت کو راجح پر ترجیح دیتا ہے۔)

■ ابن ماجہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ''اے میرے رب مجھے بخش دے''۔(مقلدین دونوں سجدوں کے درمیان دعا کا وقفہ ہی نہیں کرتے۔)

■ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا کہ جفت کہیں اذان (کے کلمات) اور طاق کہیں تکبیر (کے کلمات) سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔(بخاري:605 و مسلم:864) حنفی تکبیر کو بھی دو دو بار ہی کہتے ہیں۔ (حالانکہ یہ حکم دوہری/ترجیعی اذان کے لیے ہے۔)

مقلد کے نزدیک فقہ کے مقابلے میں صحابی کے فرمان کی کوئی حیثیت نہیں:

مثال کے طور پر: امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب موطأ امام مالک میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ درج کیا ہے کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کی چار سال تک اطلاع نہ آئے تو اسے مردہ سمجھا جائے۔ اس کے بعد اس کی بیوی چار ماہ دس دن عدت پوری کر کے نکاح کر لے۔ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔'' (جامع الترمذي:3686) عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ دوم بھی ہیں، ان سب مرتبوں کے باوجود مقلد کے نزدیک صحابی رسول عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر حیثیت ہے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی جو کہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوّے سال انتظار کرے۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب 'بہشتی زیور' (صفحہ: 187) میں نوّے سال کے فتوے کو درج کیا ہے۔ "جس کا شوہر بالکل لا پتہ ہو گیا، معلوم نہیں مر گیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کر سکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آ جاوے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گزر جاوے کہ شوہر کی عمر نوے برس کی ہو جاوے تو اب حکم لگا دیں گے کہ وہ مر گیا ہوگا۔ سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوّے برس کی ہونے کے بعد عدت پوری کر کے نکاح کر سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ مرد کے مرنے کا حکم کسی شرعی حاکم نے لگایا ہو۔" اسی طرح احمد رضا بریلوی کے خلیفہ امجد علی نے 'بہار شریعت' میں نوّے سال کے فتوے کو درج کیا۔ حالانکہ نبی ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کو دیکھا جاتا ہے۔ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ دیا تو کسی صحابی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ پانچ سال انتظار کرے یا سات سال انتظار کرے۔ جس بات پر تمام صحابہ متفق ہوں وہ بات دین کا درجہ رکھتی ہے لیکن مقلد کے نزدیک تقلید کا اتنا اندھیرا پایا جاتا ہے کہ نوّے سال والی بات عقل کے بھی خلاف ہونے کے باوجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ٹھکرا دیا گیا۔ ایسے کئی مسائل موجود ہیں، لیکن طوالت کے ڈر سے اسی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

وہ مسائل جن کو مقلدین تقلید کی وجہ سے غلط بھی نہیں کہتے اور لوگوں کو بتاتے بھی نہیں:

فقہ کی اصل کتابیں یا ان سے اخذ شدہ کتابیں بہشتی زیور (اشرف علی تھانوی دیوبندی)، بہار شریعت (امجد علی خلیفہ مجاز احمد رضا بریلوی) پڑھ لیں، مسائل لکھتے وقت 'نبی ﷺ نے فرمایا' کی بجائے اکثر لکھا ہوتا ہے مسئلہ ایسے کر لیں، ایسے کر لیں۔ حنفی اکثریت کو فقہ کی کتابوں کے نام بھی نہیں آتے سوائے چند مولویوں کے۔ کتابوں کے نام تو درکنار جس امام کی تقلید کی جاتی ہے، اکثریت کو امام صاحب کا نام بھی نہیں آتا۔ فقہ کی کتابوں کے آسان ترجمے کر کے لوگوں کو نہیں دیے جاتے کیونکہ انھیں پتا ہے کہ ان میں ایسے مسائل ہیں جنھیں لوگ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں، اگر اصل کتابوں سے لوگوں نے مسائل پڑھ لیے تو لوگ حنفیت سے منحرف ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ حدیث کی کتابوں کے نام نہیں لیتے کہ کہیں لوگ حدیث پڑھنا نہ شروع کر دیں۔ الحمد للہ! جس نے بھی اصل کی طرف رجوع کیا، وہ کتاب و سنت کا سچا داعی بن گیا۔

فقہ حنفی کی کتابوں میں بے شمار مسائل ہیں جو قرآن وحدیث، جمہور ائمہ دین اور عقل کے خلاف ہیں اخلاق کے بھی منافی ہیں۔ مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ: ”گیہوں، جو، شہد اور جوار کی بنائی ہوئی (شراب) حلال ہے اور اسکے پینے والے کو حد بھی نہ لگائی جائے گی گو اس کے پینے سے اسے نشہ بھی چڑھ گیا ہو“۔ (ہدایہ جلد چہارم، کتاب الاشربہ صفحہ: 499 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مسئلہ: شفا کے لیے قرآن میں سے (کچھ) خون سے پیشانی پہ لکھنا جائز ہے۔ پیشاب کے ساتھ لکھنے میں کوئی حرج نہیں (فتاویٰ عالمگیری / فتاویٰ قاضی خاں حصہ سوم، صفحہ ۴۰۴: دارالاشاعت، قندھار، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ) شامی شریف۔

مسئلہ: عورت کی دبر میں صحبت کر لینے سے حج فاسد نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ عالمگیری / قاضی خان: حصہ دوم، صفحہ: 388)

مسئلہ: شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کو گالی دینا کفر نہیں۔ (شرح فقہ اکبر ملاں علی قاری صفحہ: 85 سعید سنز کراچی)

مسئلہ: ”اگر ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی اور ڈورے کا دوسرا سرا باہر رہا اور جلد نکال لی، کہ گلنے نہ پائی تو روزہ نہیں گیا اور اگر دوسرا سرا بھی اندر چلا گیا یا بوٹی کا کچھ حصہ اندر رہ گیا تو روزہ جاتا رہا“ (درمختار، بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ: 80)

مسئلہ: ”کچی ہی کھائی یا پستہ یا اخروٹ مسلم یا خشک بادام مسلم نگل لیا یا چھلکے سمیت انڈا یا چھلکے کے ساتھ انار کھالیا تو کفارہ نہیں“ (روزے کا) (بہار شریعت حصہ پنجم: صفحہ: 84، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)۔

مسئلہ: ”قے آئی یا بھول کر کھایا یا جماع کیا اور ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر کھالیا تو کفارہ لازم نہیں“ (بہار شریعت حصہ پنجم: صفحہ: 84 مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)۔

مسئلہ: ”خربوزہ یا تربوز کا چھلکا کھایا اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھن کرتے ہیں تو کفارہ نہیں ورنہ ہے، کچے چاول باجرہ، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ نہیں، یہی حکم کچے جو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم۔“ (بہار شریعت حصہ پنجم: صفحہ: 84)

مسئلہ: ”مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں مگر گل ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی اسے عادت ہے کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے زیادہ کھایا تو نہیں“ (فتاویٰ عالمگیری و بہار شریعت 5/84)

مسئلہ: ”مکان کا بیرونی دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے دیگر اسباب جھاڑو، فانوس، ہانڈیاں، قمقمے، گھڑی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چرانے میں قطع نہیں“ (ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔) (بہار شریعت نہم: صفحہ 95)

مسئلہ: ”امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا اُچک لیا تو قطع نہیں یونہی قبر سے کفن چرانے میں قطع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اگر چہ قبر مقفل مکان میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا وغیرہ چرایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں۔" (درمختار، بہار شریعت نہم: صفحہ 96)۔

مسئلہ: "شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کر کے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنالیا ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔" (بہار شریعت نہم: صفحہ:95)

مسئلہ: 'کتا، بندر، بلی، شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو۔' (بہشتی زیور حصہ اوّل، صفحہ:48 ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مسئلہ: "کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں۔ سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا۔" (بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ:65) درمختار میں لکھا ہے: "کتے کے تلف کرنے والے پر تاوان لازم ہونا اور اس کی کھال کا جانماز اور ڈول بنانا جائز ہے اگر کتا کنوئیں میں زندہ نکالا گیا اور اس کا منہ پانی میں نہ لگا ہو تو کنویں کا پانی ناپاک نہ ہوگا اور نہ کپڑا ناپاک ہوگا، بھیگے ہوئے کتے کی چھینٹوں سے اور نہ اس کے کاٹنے سے جب تک اس کی رال کا لگنا بدن پر معلوم نہ ہو اور نہ فاسد ہوگی نماز اس کی جو نماز پڑھنے میں کتے کو لیے رہا اگر چہ بڑا کتا ہو۔

مسئلہ: "میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی، برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا، اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا (اور شوہر اس کو اپنا ہی بتاتا ہے) تب بھی وہ (از روئے قانون شرع) حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے۔ البتہ اگر شوہر خبر پا کر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا۔" (بہشتی زیور حصہ چہارم صفحہ:219)

مسئلہ: "کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا، کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے، قضا کر دینا درست نہیں۔" (بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ:109)

مسئلہ: "کسی کمسن لڑکی، جانور، یا مُردہ سے وطی کرے تو ان سب صورتوں میں جب تک انزال نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر انزال ہوگا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔" (بہار شریعت پنجم صفحہ 82، بہشتی زیور 673)

اب دیکھیں، اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں آنکھیں بند کر کے یہ مسائل لکھ دیے۔ اسی طرح احمد رضا بریلوی صاحب کے خلیفہ امجد علی صاحب نے بھی اپنی کتاب بہار شریعت میں ان کو لکھ دیا، اگر ان مسائل کو غلط کہتے تو تقلید ختم ہو جاتی، اگر چہ یہ مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن نبی ﷺ کے فرمان کی پروانہیں کی گئی اور تقلید کو اتنا ضروری سمجھا گیا کہ ان کو درست کہہ دیا۔

کیا ان فقہ کی کتابوں میں جو کچھ ہے سب 'منزل من اللہ' ہے؟ اگر ہے تو بسر وچشم قبول ہے اور اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اس کا اتباع اللہ کے سوا کسی کو شریعت ساز بنانے کے مترادف ہے جو شرک ہے۔ اور اگر کوئی کہے کہ امامؒ کے پاس 'منزل من اللہ' تھا، بعد میں ضائع ہو گیا اور اب کسی صندوق سے برآمد ہوگا۔ تو یہ اس قول کے مماثل ہوگا جو بعض شیعہ کہا کرتے ہیں کہ اصلی قرآن ضائع ہو گیا اور امام غائب مہدی لے کر ظاہر ہوں گے۔

تصوف کی کتابوں سے اقتباسات:

■ ''حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے، احمد آباد میں مزار شریف ہے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا، بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری۔ ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا: مینہ بھیجے یا اپنا سہاگ لیجیے۔ یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈیں اور جل تھل بھر دیے۔ ایک دن نمازِ جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے، ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے، انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا، چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتار کر مسجد ہو لیے، خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی۔ فرمایا: ''اللہ اکبر میرا خاوند حي لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کیے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔''

(ملفوظات احمد رضا بریلوی، حصہ دوم، صفحہ 208، حامد اینڈ کمپنی لاہور)

■ رسول ﷺ مقتدی، احمد رضا امام: ''اُن (مولوی برکات احمد) کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارتِ اقدس حضور سید عالم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں۔ عرض کی: یارسول اللہ! حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا: برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ! یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا اور یہ وہی برکات احمد ﷺ تھیں کہ محبت پیرومرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئیں۔'' (ملفوظات بریلوی، حصہ دوم صفحہ: 142، حامد اینڈ کمپنی لاہور)

■ تحذیر النّاس (صفحہ: 34، دارالاشاعت کراچی) میں مولانا قاسم نانوتوی لکھتے ہیں ''اگر بالفرض بعد زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" یعنی مرزا قادیانی کیلئے سہولت۔

■ شمائم امدادیہ (صفحہ 83) دیوبندیوں کے امام حاجی امداداللہ مہاجر مکی اپنے پیر جیو نور محمد کی شان میں لکھتے ہیں:

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ہند میں تھی تو ہو نائب محمد مصطفیٰؐ
آسرا دنیا میں ہے ازبس تمہاری ذات کا بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا اے شہ نور محمدؐ وقت ہے امداد کا

■ نالہ امداد غریب (صفحہ: ۲۲، راشد کمپنی دیوبند) میں حاجی امداداللہ مہاجر مکی دربار رسالت میں یوں فریاد کرتے ہیں:

اے رسول کبریا فریاد ہے یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

■ وحدت الوجود کے متعلق حاجی امداداللہ کہتے ہیں: 'مسئلہ وحدت الوجود حق وصحیح ہے' 'اول جس شخص نے اس مسئلہ میں خوض فرمایا شیخ محی الدین ابن عربی ہیں'۔ (شمائم امدادیہ صفحہ:32) اور ابن عربی کا عقیدہ تو واضح ہے "ان وجود المخلوق هو وجود الخالق" "مخلوق کا وجود دراصل خالق کا وجود ہے"۔ (شرح طحاویہ، ص:492 المکتبۃ الاسلامیہ بیروت)

■ حاجی امداداللہ صاحب نے لکھا ہے: "اور اس کے بعد ہُو ہُو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیے کہ خود مذکور (یعنی اللہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں۔ اس حالت کے حاصل ہو جانے پر وہ سراپا نور ہو جائے گا" (کلیات امدادیہ، صفحہ:18) عقیدہ حلول/ وحدت الشہود ماننے سے اللہ تعالیٰ کی احدیّت قائم نہ رہی پس عقیدہ توحید کا دعویٰ باطل ٹھہرا۔

■ رشید احمد گنگوہی اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 'اور جو میں ہوں وہ تو ہے' (مکاتیب رشیدیہ، صفحہ:10)

■ مولانا زکریا دعویٰ خدائی کرنے والے منصور حلاج کے بارے میں (ولی کامل، صفحہ:249) لکھتے ہیں:

دی گئی منصور کو پھانسی ادب کے ترک پر تھا اناالحق۔ حق مگر اک لفظ گستاخانہ تھا

■ تذکرۃ الرشید (صفحہ: 242/2، ادارہ اسلامیات لاہور) میں وحدت الوجود کے متعلق لکھا ہے "ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔ میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی؟ رنڈیوں نے جواب دیا 'میاں صاحب ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو۔ اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں، میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں، میں زیارت کے قابل نہیں' میاں صاحب نے کہا: نہیں جی، تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا، چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا: ''بی! تم کیوں نہیں آئی تھیں؟'' اس نے کہا کہ جناب روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے: ''بی! تم شرماتی کیوں ہو؟ کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے۔'' رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا: ''لاحول ولا قوۃ، اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔'' میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں ہوگئے اور وہ اٹھ کر چل دی۔''

■ امداد المشتاق صفحہ: 110 پر حکیم الامت تھانوی صاحب ملفوظات (224) حاجی امداد اللہ بیان کرتے ہیں: ''فرمایا کہ ایک موحد سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوا و غلیظ ایک ہی ہیں تو دونوں کو کھاؤ۔ انھوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوہ کو کھا لیا۔ پھر بصورت آدمی ہو کر حلوا کھایا اس کو حفظ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے۔ (حاشیہ) قولہ انھوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوہ کھا لیا، اقول اس معترض کی غباوت کے سبب اس تکلف و تصرف کی ضرورت پڑی ورنہ جواب ظاہر ہے کہ یہ اتحاد مرتبہ حقیقت میں ہے نہ کہ احکام و آثار میں۔''

■ اشرف علی تھانوی راؤ عبدالرحمٰن صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں: ''کشف کی یہ حالت تھی کہ کوئی لڑکا لڑکی کے لیے تعویذ مانگتا بے تکلف فرماتے جا تیرے لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیسے آپ بتاتے ہیں؟ فرمایا: کہ کیا کروں بے محابا مولود کی صورت سامنے آجاتی ہے۔'' (ارواح ثلاثہ حکائت 253 دارالاشاعت، کراچی)

■ شمائم امدادیہ صفحہ: 61 پر لکھا ہے: ''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں، دریافت و ادراک وغیبات کا ان کو علم ہوتا ہے۔''

■ اشرف علی تھانوی نے جو ہرزہ سرائی اللہ تعالیٰ کے متعلق کی ہے، میرا تو حوصلہ نہیں پڑتا کہ یہاں درج کروں جس نے پڑھنا ہو ''ارواح ثلاثہ'' یعنی حکایات اولیاء (حکائت 21، دارالاشاعت کراچی) سے پڑھ لے۔

■ اور بعض مبلغین کے بیان جو ہم سنتے ہیں کہ ''ادھر اللہ ہے، ادھر اللہ ہے، دائیں اللہ ہے بائیں اللہ ہے، آگے اللہ ہے پیچھے اللہ ہے، کوئل کی کُو کُو میں اللہ ہے، فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ جدھر بھی منہ کرو گے اُدھر ہی اللہ ہے'' یہ ہرگز ایمان کا جزو نہیں، وحدت الوجودیت ہی کا پرچار ہے۔ جسے ثابت کرنے کے لئے مولانا صاحب، وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ کا ترجمہ ''اللہ کی توجہ'' کی بجائے صرف ''اللہ'' کہہ کر آیت میں معنوی تحریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے۔۔اللہ کو بذات خود ہر جگہ حاضر ٹھہرا دیتے ہیں، پھر آیت میں دو سمتوں کا ذکر ہے جب کہ مولانا صاحب چھ ملکی سمتیں بیان کرتے ہیں۔ پوری آیت یوں ہے: وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرة: 2:115) ''اور پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے۔'' (کنز الایمان) اللہ اپنے علم و قدرت (بلحاظ صفات) سے ہر چیز کو محیط (واسع) ہے، ہمیں سنتا اور دیکھ رہا ہے۔ جبکہ (بلحاظ ذات) اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ (طٰہٰ 20:5)۔ رسول ﷺ کو معراج کے موقع پر آسمانوں پر بلایا، نمازوں میں تخفیف کے لیے بار بار آپ ﷺ اپنے ربّ کے پاس گئے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ: مجلس احرار کے چوہدری افضل حق ماہنامہ نقوش جون 1964ء آپ بیتی نمبر میں 1912ء کا واقعہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دن دیال سنگھ کالج کے (ہندو) پروفیسر (کے۔ایم) مترا نے فارسی پڑھاتے ہوئے برسبیل تذکرہ کہا کہ ہجرت کے کئی سو سال بعد مسلمانوں نے تصوف کو غیر مسلموں سے لیا۔ اس کی یہ بات میرے اوپر بجلی بن کر گری، تصوف میرا اوڑھنا بچھونا ہو چکا تھا۔ اس لیے مذہبی دیوانے کی طرح پروفیسر مترا کو ڈانٹ دیا کہ آپ ابھی اسلام سے واقف نہیں۔ دوسرے روز پروفیسر بہت سی کتابیں لے آیا اور ثابت کیا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں تصوف کا کوئی نام نہ جانتا تھا۔ خانقاہیں، تکیے، دربار۔ آستانے وغیرہ سب غیر اسلامی نام ہیں۔ رسول عرب سے نہ دم کشی ثابت، نہ قلب پر ضربات لگانے کی سنت کا کہیں ذکر۔ چوتھی صدی ہجری میں جب مسلمان یونانی اور ہندوستانی فلسفہ مذہب سے دو چار ہوئے تو انہوں نے تصوف کا پیوند اسلام میں لگا دیا۔ میں نے کہا: پروفیسر صاحب اگر مسلمان علماء اور صوفیاء کے پاس یہ سند نہ ہوتی تو یہ خانقاہیں اور تکیے نہ ہوتے، ذکر شغل جاری نہ رکھتے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی چیز کو داخل عبادت و دین سمجھنا بدعت ہے اور بدعت گمراہی کیونکہ دین رسول پر کامل ہو چکا تھا۔ پروفیسر نے کہا عقل کو الجھنوں میں کیوں ڈالتے ہو۔ قرآن اور حدیث سے کوئی سند لے آؤ، معاملہ ختم ہو جائے گا۔ میں امرتسر اپنے ایک استاد کے پاس گیا۔ وہ قرآن کے مکمل ہونے پر ہمیشہ زور دیتے تھے۔ انھوں نے نہایت رازداری سے پاکیزہ زبان میں مجھ سے کہا کہ جو تصوف کو قرآن میں ڈھونڈتا ہے وہ اللہ اور رسول پر بہتان باندھتا ہے۔ ایک اہل حدیث بزرگ نے فرمایا کہ بیعت کی سند ہے، تصوف کی باتیں غیر مستند ہیں۔ میں اپنے پیر بھائی کے پاس پہنچا، انھوں نے فرمایا: سند تو تسلی بخش نہیں مگر یہ علم سینہ بہ سینہ پہنچا ہے۔ ہر شخص اس علم کا اہل نہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خاص خاص کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راز دار بنایا۔ اس طرح یہ طریقہ ہم تک پہنچا۔ یہ بات ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو گئی۔ پروفیسر کو آ کر کہی تو اس نے حقارت سے میری طرف دیکھا اور کہا کہ مجھ کو جھٹلانے کی کوشش میں اپنے پیغمبر پر بھی بہتان باندھنے لگے ہو۔ پیغمبر کو اللہ کا حکم ہو کہ میرے احکام کھول کھول کر بیان کرو اور وہ سینہ بہ سینہ بیان کرے۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آ گیا۔ میں نے گردن جھکا لی۔ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔"

مراد آیات: ﴿ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴾ (النحل 35:16) "تو رسولوں پر کیا ہے مگر صاف پہنچا دینا۔" اور: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ (المائدة 67:5) "اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے" (کنز الایمان) اور فرمایا: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴾ (البقرة 159:2) "بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت"۔ (کنز الایمان) ثابت ہوا ظاہری شریعت باطنی علوم سے پاک ہے۔

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول (اقبالؒ)

بھائیو! ایک ہی فارمولا یاد رکھو کہ ہر وہ نظریہ یا عقیدہ جو آپ ﷺ کے دور میں ثابت نہیں وہ طاغوتی حربہ ہے خواہ وہ خلق قرآن ہو یا تقلید، وحدت الوجود ہو یا حلول، روشن خیالی ہو یا تصوف۔

تمدن، تصوف، شریعت کلام
بتانِ عجم کے پجاری تمام! (اقبالؒ)

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کسی کام کا حکم دیں تو اس میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل اور محفوظ کر کے اس پر چلنے کا حکم دیا اور مزید یہ بھی فرما دیا کہ کسی مومن مرد اور عورت کو بھی اس میں کمی بیشی کا کوئی اختیار نہیں۔ ارشاد ہے: ﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ (الأحزاب 36:33) "اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو (حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا" (کنز الایمان)

جس کام کا حکم اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو دیا آپ ﷺ نے اس کام کو ہمیں کر کے دکھایا اور رسول ﷺ کے طریقے کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے تا قیامت نمونہ قرار دیا۔ دین کا سب سے بڑا تاحیات عمل نماز ہے۔ نبی ﷺ نے جس طرح نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس کو حدیث کی شکل میں محفوظ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ اب اگر ہمارا تنازع ہو جائے کہ نماز کیسے پڑھنی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رجوع کرو اللہ اور اسکے رسول کی طرف یعنی قرآن اور آپ ﷺ کا فرمان اور عمل۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے وعدہ کیا کہ جس دین کو میں نے نازل کیا اس کو محفوظ بھی کیا، اگر آپ ﷺ کی پڑھی ہوئی نماز کو اللہ تعالیٰ آپ کی مسجد نبوی میں محفوظ نہیں کرے گا تو اور کہاں کرے گا، نبی ﷺ سے لے کر آج تک ایسے ہی نماز پڑھی پڑھائی جا رہی ہے، جیسے نبی ﷺ نے پڑھی تھی۔ دنیا میں چھوٹے فتنے تو درکنار، اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے کو بھی مکہ اور مدینہ جانے سے روک دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے دین محفوظ کرنے کا وعدہ کرے اور اپنے گھر خانہ کعبہ میں نبی ﷺ کی نماز محفوظ نہ کرے تو اور کہاں کرنی ہے۔ خانہ کعبہ میں جس طرح نبی ﷺ نے نماز پڑھی تھی اس وقت سے لے کر آج تک اسی طرح نبی ﷺ کے مصلّے پر پڑھی جا رہی ہے اور قیامت تک اسی طرح پڑھی پڑھائی جاتی رہے گی ان شاء اللہ۔

نماز کی وہ کیفیت اور طریقہ جو نبی ﷺ اور امت اسلامیہ سے تواتر کے ساتھ ملتا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ بسم اللہ کہہ کر وضو کرے، اپنے ستر کو ڈھانپے، قبلہ رخ کھڑا ہو جائے، جماعت میں کندھے کیساتھ کندھا اور (اپنی ایڑیوں کو صف کی مُتھ پر رکھ کر) ساتھی کے پاؤں کیساتھ پاؤں کو ملا کر قبلہ رخ سیدھے کرے، خالص اللہ کے لیے نماز کی نیت اپنے دل میں کرے، امام کی اقتدا میں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کی لو تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے، اپنے ہاتھ سینے پر اس طرح باندھ لے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو، اپنی نگاہیں سجدے کی جگہ پر رکھے، پہلے ثناء پڑھے پھر تعوذ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۃ فاتحہ پڑھے پھر کوئی اور سورت پڑھے یا (جہری نماز میں) امام کی قرأت سنے اور امام کے ساتھ اونچی آمین کہے۔ پھر رفع الیدین کرتا ہوا اللہ اکبر کہے اور رکوع میں چلا جائے، دوران رکوع کمر بالکل سیدھی ہو اور دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے ہوئے ہوں کہ بازو بالکل سیدھے ہوں، سر کمر کے برابر ہو، نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اوپر، رکوع کی تسبیحات سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اور رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ کہے اور اطمینان سے قومہ میں کھڑا ہو جائے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح سجدہ ریز ہو کہ پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے، سجدے میں سات اعضاء، یعنی دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور چہرہ (پیشانی اور ناک) زمین پر لگے ہونے چاہئیں۔ سجدے میں کہنیاں زمین سے بلند اور پہلوؤں اور رانوں سے الگ رہیں، ایڑیاں آپس میں ملی ہوں، سجدے کی تسبیحات سُبْحَانَ رَبِّيَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَعْلَى پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دائیں پاؤں کو اس طرح کھڑا کرے کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے اور رَبِّ اغْفِرْلِي، رَبِّ اغْفِرْلِي' پڑھے، پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے، پھر اللہ اکبر کہہ کر اطمینان سے جلسہ استراحت کے لیے قدرے بیٹھے اور پھر اپنے ہاتھوں (مٹھیوں) پر وزن ڈالتا ہوا دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر کوئی سورۃ پڑھ لے یا پہلی رکعت کی طرح امام کی قراءت سنے۔ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد تشہد کے لیے اس طرح بیٹھے جیسے دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا پھر التحیات پڑھے، جب بھی تشہد کے بعد قیام کے لیے اٹھے تو رفع الیدین کرے۔ تیسری، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنا ضروری نہیں۔ آخری تشہد میں اپنی سرین کو اس طرح زمین پر رکھ کر بیٹھے کہ بایاں پاؤں دائیں جانب پنڈلی کے نیچے سے کچھ باہر آ جائے، اس تشہد میں التحیات کے ساتھ درود ابراہیمی اور اس کے بعد 'مسنون دعائیں' بھی پڑھے، دوران تشہد انگشت شہادت کو ذرا خم دے کر کھڑی رکھے اور دعائیہ کلمات پر ہلاتا رہے اور آخر میں دونوں طرف سلام پھیر دے۔ اور بلند آواز سے 'اللہ اکبر' اور تین بار أَسْتَغْفِرُاللّٰه کہے، پھر 'اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ پھر 'آیت الکرسی' اور باقی تسبیحات اور دعائیں پڑھے۔

عراق کے شہر کوفہ کی مسجد ابی حنیفہؒ میں آج بھی نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں اور آمین بھی اونچی آواز سے کہتے ہیں۔ مرد عورت کی نماز میں فرق نہیں سب سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کے اعمال میں سے پہلے نماز ہی کو دیکھا جائے گا، وہ قبول ہوئی تو باقی اعمال دیکھے جائیں گے۔ اگر قبول نہ کی گئی تو اس کے دیگر اعمال بھی نہیں دیکھے جائیں گے۔'' (موطأ امام مالك، باب جامع الصلاة، حديث: 89)

جس محدث نے بھی حدیث کی کتاب لکھی اس امام نے نماز میں رفع الیدین کر کے نماز پڑھی۔ کوئی محدث ایسا نہیں جس نے حدیث کی کتاب لکھی ہو، اس میں نماز کا باب لکھا ہو اور رفع الیدین کو ذکر نہ کیا ہو، اور خود اس نے نماز میں رفع الیدین نہ کیا ہو، مثلاً: امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں رفع الیدین کا باب باندھا، کتاب الصلاۃ میں رفع الیدین کی حدیثیں لکھیں۔ صرف رفع الیدین کے موضوع پر ایک علیحدہ کتاب 'جزء رفع اليدين' بھی لکھی اور خود بھی رفع الیدین سے نماز پڑھتے تھے۔ امام مسلمؒ نے مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف میں رفع الیدین کی حدیثیں لکھیں اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔امام ابوداودؒ نے سنن ابی داود لکھی، اس میں رفع الیدین کا ذکر کیا اور رفع الیدین سے نماز پڑھتے تھے۔امام نسائیؒ نے نسائی شریف لکھی، رفع الیدین کا ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی لکھی، اس میں رفع الیدین کا ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ایک مختلف فیہ روایت پر بھی امام ابوداودؒ اور امام ترمذیؒ نے رفع الیدین کرنیوالوں کو صحیح قرار دیا۔امام ابن ماجہؒ نے حدیث کی کتاب سنن ابی ماجہ لکھی اور اس میں رفع الیدین کا ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔امام مالکؒ نے مؤطا لکھی، اس میں رفع الیدین کا ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔امام احمد بن حنبلؒ نے حدیث کی کتاب مسند احمد لکھی، اس میں رفع الیدین کو ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔اسی طرح امام شافعیؒ نے حدیث کی کتاب مسند شافعی لکھی اس میں رفع الیدین کا ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔امام ابن حبانؒ نے مسند ابن حبان لکھی۔اس میں رفع الیدین کا ذکر کیا اور خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔اسی طرح جس امام نے بھی حدیث کی کتاب لکھی اس امام نے نماز میں رفع الیدین ضرور کیا۔اگر آپ ﷺ نے رفع الیدین چھوڑ دیا تھا تو محدثین کو اپنی کتابوں میں رفع الیدین کا باب باندھنے کی کیا ضرورت تھی؟

رفع الیدین کی چار سو سے زائد روایات ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:

■ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنھوں نے اپنی اوائل عمر میں اصحاب صُفّہ کے ساتھ براہ راست رسول اللہ ﷺ سے دین سیکھا، ان کی حدیث متواتر صحاح ستہ میں بھی اور دوسری کتب احادیث میں بھی موجود ہے۔ بخاری کی حدیث ہے: ”عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا، وَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، وَ كَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ (صحيح البخاري، حديث: 735) سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے اور سجدوں میں یہ (عمل) نہ کرتے۔“

■ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ (جو 09ھ میں مسلمان ہوئے) جنھیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا: صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي (صحيح البخاري، حديث :631) نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتا دیکھتے ہو۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع نماز میں رفع الیدین کرتے، پھر جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور یہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(صحیح البخاري، حدیث: 737)

■ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ (جو یمن کے شہزادے تھے، 09ھ میں مسلمان ہوئے، اگلے سال 10ھ میں سردیوں میں دوبارہ مدینہ تشریف لائے، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فریضۂ حج ادا کیا۔ حج کے تقریباً تین ماہ بعد رسول ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے) فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک لیتے۔ پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کپڑوں سے ہاتھ باہر نکالتے، اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع سے اٹھتے تو (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ (صحیح مسلم: 923، ہدایہ صفحہ: 100 حاشیہ: 12)

■ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے انتقال کے بعد دس صحابہ کرام کے ایک مجمع میں بیان کیا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے آگاہ ہوں، رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: (صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي ﷺ) تم نے سچ کہا رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے" (سنن أبي داود: 730، جامع الترمذي: 306)

■ امام محمد رحمہ اللہ نے بھی اپنی موطأ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو سب سے پہلے درج کیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت کہ نبی ﷺ کی نماز رفع الیدین والی رہی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کے حوالے سے مولانا عبدالحی حنفی نے موطأ کے حاشیے میں ذکر کی ہے۔ (تعلیق الممجد صفحہ: 91 ناشر نور محمد آرام باغ کراچی) نیز لکھتے ہیں: "انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا صحیح نہ ہوگا جب تک یہ نسخ صاحب شریعت سے ثابت نہ ہو۔" یہی موقف شاہ ولی اللہ کا اور 'نیل الفرقدین' صفحہ: 24 پر انور شاہ کشمیری کا ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ (تابعی) اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔

نبی ﷺ کی پوری حیات مبارکہ میں کوئی نماز تو کجا ایک رکعت بھی ثابت نہیں ہے جس میں آپ ﷺ نے رفع الیدین نہ کیا ہو۔ عشرہ مبشرہ سمیت تمام صحابہ کرام نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ موطأ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد میں حدیث موجود ہے اور امام ابوحنیفہؒ سے بھی نسخ ثابت نہیں۔ جس فقہ کے اماموں سے رفع الیدین کا نسخ ثابت نہیں ہے تو تین سو سال بعد بنائے گئے اس فقہ کے اصولوں سے نسخ ثابت کرنے والے عالم کہاں سے آ گئے؟ پھر سلام پھیرتے وقت چہرے کے ساتھ ہاتھ کو دائیں بائیں کرنا، نماز میں السلام علیکم کا جواب زبان سے ادا کرنا، نماز کے دوران باتیں کرنا وغیرہ رسول اکرم ﷺ کے حکم سے منع ہوا تھا، نہ کہ فقہ کے کسی اصول کے تحت، جس کو رفع الیدین کے منع میں apply کرنا چاہتے ہیں۔ تکبیر اولیٰ، وتر اور نماز عیدین میں رفع الیدین کیوں؟ پس بغلوں میں بت رکھنے کا سینہ گزٹ بھی بے دلیل ہوا، جسکا کسی حدیث یا تاریخ کی کتاب میں ذکر نہیں۔ اگر سچے ہیں تو قرآن کی آیت میں تحریف (دیکھیے فقہ حنفی کے اصول وضوابط) مسند ابی عوانہ میں تحریف اور مسند حمیدی کی حدیث میں ''فَلَا یَرْفَعُ'' کا اضافہ کرنے کا کیا مقصد؟

اب اتنی ساری واضح احادیث کو چھوڑ دینا اور کسی ضعیف روایت کو اپنانا جس کی تائید خود لکھنے والا بھی نہ کرتا ہو، چہ معنی دارد؟ ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (الِ عمران 3:7)

''وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں'' (کنزالایمان) محدثین تو ضعیف، حسن، موضوع ہر قسم کی روایتوں کو امت کی معلومات کے لیے لکھ دیتے ہیں اور ان روایتوں کی حیثیت بھی بیان کر دیتے ہیں۔ ظلم تو وہ لوگ کرتے ہیں جو روایت تو لکھ دیتے ہیں مگر جو تبصرہ محدث نے لکھا ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح امت کی گمراہی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اگر امام ابوداودؒ یا امام ترمذیؒ نے رفع الیدین نہ کرنے والی روایت بھی درج کر دی ہے۔ تو وہ خود کیوں رفع الیدین کرتے تھے؟

کسی روایت کی حیثیت کو جانچنا عامل بالحدیث کا کام ہے نہ کہ مقلّد کا جس کی دلیل صرف قولِ امام ہے (جاء الحق، حصہ دوم صفحہ:9 قاعدہ:13) حدیث وہ پیش کرے جس کا مشن حدیث ہے۔ انکی نہ صرف نماز حنفی بلکہ وضو اور نیت نماز کا طریقہ، اوقات نماز حنفی (نماز حنفی مترجم از مولانا خیر محمد جالندھری) روزہ حنفی، حج حنفی، نکاح، طلاق، حلالہ ہر عمل حنفی، کوئی عمل محمدی طریقے پر ہے ہی نہیں۔ 'کلمہ مدینے والے کا، syllabus کوفے والے کا' یعنی ماننا رسول ﷺ کو اور ماننی امامؒ کی۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: 'إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)) فَقَالَ عَلِيٌّ : هُمْ أَهْلُ الْحَدِيْثِ' (سنن الترمذی: 2393)

''بیشک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے اور فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔ ان کو ان کے دشمنوں سے نقصان نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آئے۔ پس علی المدینی نے کہا: وہ (گروہ) اہل حدیث ہیں'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی نبی ﷺ پر ہمارے لیے نازل کردہ اصل دین اسلام قرآن وحدیث ہے۔ اسلئے بعد کے فقہاء مقلدین، صوفیاء کا وضع کردہ اسلام اصل کیسے؟ حق پر قائم رہنے والی جماعت اہل حدیث ہے، سلفی ہے، انصار السنہ ہے تو کہیں محمدی ہے جو قرآن وحدیث پر عمل کرتی ہے اور اسی پر عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے، قرآن وحدیث کا دفاع کرتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس ہر فرقہ اپنے اپنے امام کی فقہ پر عمل کرتا ہے اور فقہ ہی پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اور اپنے امام کی فقہ کو بچانے کی کوشش میں قرآن وحدیث میں تحریف کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ اور یہ مسلمہ امر ہے کہ کتاب اللہ میں تحریف کا سہارا صرف باطل کو لینا پڑتا ہے۔ انھی کے متعلق علامہ اقبال نے فرمایا تھا ؎

''خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں''

آپ نے ساری کتاب پڑھی۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ حدیث الگ چیز ہے اور اس کے parallel فقہ حنفی اور چیز ہے۔ اتباع سنت اور چیز ہے، تقلید شخصی اور چیز ہے۔ سچا دین اپنائیں، اپنی نماز کو نماز نبوی کے مطابق درست کریں، قرآن مع ترجمہ سمجھیں، ہر مسئلے میں تحقیق کریں اور دلیل مانگیں۔ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام والی مثال بھی پڑھی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا مقام امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ ہونے کے باوجود بھی ان کے نام کے ساتھ کوئی آدمی عیسائی نہیں کہلوائے گا۔ ہر آدمی کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ بات ان کی مانیں گے لیکن عیسائی نہیں کہلوائیں گے کیونکہ فرقے بنانے والے فساد کی اصل جڑ، بزرگوں کے نام پر فرقے بنانا ہے۔ بزرگوں سے فرمان نبوی تو حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن بزرگوں اور جگہوں کے نام پر فرقہ نہیں بنایا جا سکتا۔

آیئے تقلیدی گروہ بندیوں اور سلسلوں سے نکل کر اللہ کی رسی (قرآن وحدیث) کو ہادیٔ برحق و امام کائنات کی اقتدا میں صحابہ (الجماعت) کے طریقے پر تھام لیں کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ ان شاء اللہ آپ کا دل بھی اس بات کی گواہی ضرور دے گا کہ حدیث نبوی کے ہوتے ہوئے اماموں اور بزرگوں کی بات ماننا اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔ غیر نبی کی پیروی نبی ﷺ کی پیروی کے مترادف نہیں ہو سکتی۔ ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ (الفتح 17:48) ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائیگا اُسے دردناک عذاب فرمائے گا۔" (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ نے ان بُت پرستوں کا حال جن کو ابراہیم علیہ السلام سمجھاتے رہے قرآن مجید میں یوں بیان کیا:

"پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے مگر ان کے بڑے بت کو چھوڑ دیا تا کہ وہ سب اس کی طرف رجوع کریں۔ کہنے لگے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ کس نے یہ کیا؟ بے شک جس نے بھی کیا وہ بڑا ظالم ہے۔ کہا: ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم کہتے ہیں۔ سب نے کہا: اس نوجوان کو سامنے لاؤ تا کہ سب لوگ دیکھیں۔ انھوں نے پوچھا: ابراہیم! کیا تو نے ہمارے دیوتاؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا: بلکہ یہ کام ان کے سردار نے کیا ہے، اگر وہ بولتے ہیں تو ان سے پوچھ لو۔ آخر وہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے کہ واقعی ظالم تو تم خود ہی ہو۔ پھر اپنے سروں پر اوندھے ہو گئے اور کہنے لگے کہ تُو تو جانتا ہے کہ یہ بولتے نہیں ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا: پھر کیوں تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ کچھ تمھارا بھلا کر سکتے ہیں نہ بُرا؟ تف ہے تم پر اور تمھارے معبودوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو، کیا تم میں عقل نہیں۔ کہنے لگے: اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو اس کو آگ میں جلا ڈالو اور اپنے دیوتاؤں کا بدلہ لو۔" (الانبیاء 58-68) جب ابراہیم علیہ السلام نے بت توڑ کر ان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ اس طرح کس نے کیا ہے تو خود انھوں نے وہی بات کہہ دی کہ یہ بولتے نہیں، اور دل میں یہ بات تسلیم بھی کر لی کہ ہم ظالم ہیں، غلطی پر ہیں، لیکن ہٹ دھرمی یہ کہ سمجھ لینے کے بعد بھی راہ راست پر نہ آئے۔

بھائیو! آپ بھی کہیں ان بت پرست لوگوں کی طرح نہ کرنا کہ بات سمجھ میں آ جانے کے باوجود اپنی سابقہ روش پر ڈٹے رہو اور حق بات ٹھکرا کر گمراہی کا راستہ اختیار کر بیٹھو۔ ارشاد باری ہے: ﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ﴾ (النسآء 4:115) "جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اُس پر کھل چکا اور مسلمانوں (مومنوں) کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔"

(کنز الایمان)

من آنچہ شرط بلاغ است با تو گفتم　　تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

"میں نے تجھ پر وعظ کی حجت تمام کر دی تو میری بات سے چاہے نصیحت پکڑ چاہے ناراض ہو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ مسلم

سوال وجواب	دلیل قرآن اور حدیث سے
1۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس لئے پیدا کیا؟ ج: تا کہ ہم اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ بنائیں۔	قرآن: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذّریت 56:51) ''اور میں نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ میری بندگی (پوجا، اطاعت) کریں''۔ (کنز الایمان) حدیث: (فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا) (بخاری:2856، مسلم:153,152) ''پس بے شک بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ بنائیں''۔
2۔ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کریں؟ ج: اخلاص نیت کے ساتھ اللہ ورسول ﷺ کے حکم کے مطابق	قرآن: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ (البینہ 5:98) ''اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اُسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے (یکسو) ہوکر'' حدیث: (مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ) (مسلم:4590) ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا کوئی حکم نہیں، وہ مردود ہے''۔
3۔کیا ہم اللہ کی عبادت خوف وامید دونوں کے ساتھ کریں؟ ج: ہاں! ہم اسکی عبادت خوف وامید دونوں کے ساتھ کریں۔	قرآن: ﴿وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾ (الاعراف 56:7) ''اور اس سے دعا کرو (جہنم سے) ڈرتے اور (جنت کی) طمع کرتے''۔ (کنز الایمان) حدیث: (أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ) (ابوداؤد:793) ''میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں''۔
4۔ عبادت میں 'احسان' (خالص ادائیگی) کیا ہے؟ ج: یعنی اللہ کو نگران تصور کرتے ہوئے عبادت کرنا۔	قرآن: ﴿الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ﴾ (الشعراء 218:26) ''جو تمھیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو (نماز میں)''۔ (کنز الایمان) حدیث: (اَلْإِحْسَانُ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ) (بخاری:50، مسلم:102) ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہوں اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ (بہرحال) تمھیں دیکھ رہا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ لا الہ الا اللہ کا کیا معنیٰ ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔ کوئی اسکا شریک نہیں، وہی حاکم اعلیٰ ہے۔	قرآن: ﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبٰطِلُ ﴾ (لقمان 30:31) ''یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں سب باطل ہیں'' حدیث: (مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ) (مسلم: 139) ''جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے سوا جس چیز کی بھی پوجا کی جاتی ہے اس کا انکار کر دیا، اس کا مال اور اس کا خون حرمت والا ہو گیا''۔
6۔ توحید ربوبیت کیا ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال و اختیارات میں اکیلا جاننا و ماننا مثلاً حاکمیت، تخلیق کائنات۔	قرآن: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الفاتحہ 1:1) ''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا''۔ (کنز الایمان) حدیث: (اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) (بخاری: 7499,7442,3785، مسلم: 1844) ''تو ہی تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے''۔
7۔ توحید الوہیت کیا ہے؟ ج: ہر قسم کی عبادت جیسے دعا، نذر، تعظیم، التجا، قربانی، طواف وغیرہ صرف اللہ کے لیے کرنا	قرآن: ﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ (محمد 19:47) ''تو جان لو اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں''۔ (کنز الایمان) حدیث: (فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَى اَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى) (بخاری: 7372) ''لہٰذا تم انھیں جس بات کی طرف پہلے دعوت دو گے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو تسلیم کرنا ہے''۔
8۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں توحید سے کیا مراد ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا بغیر تاویل کئے اثبات کرنا۔	قرآن: ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾ (الشوریٰ 11:42) ''اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے''۔ (کنز الایمان) حدیث: (يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا) (بخاری: 1145، مسلم: 758) ''اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے'' (نزول جیسے اللہ کی شان کے لائق ہے)۔
9۔ عقیدہ توحید سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ج: دنیا میں ہدایت حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب سے نجات۔	قرآن: ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾ (الانعام 82:6) ''وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق (شرک) کی آمیزش نہ کی انہیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں''۔ (کنز الایمان) حدیث: (حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا) (بخاری: 2856، مسلم: 153) ''بندوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ ہر اس شخص کو عذاب سے بچائے جس نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ کی ذات آسمانوں پر عرش کے اوپر ہے۔البتہ اسکا علم وقدرت ہر چیز کو محیط ہے۔	قرآن: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾ (طٰہٰ 5:20) ''وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استوا فرمایا''۔ حدیث: (اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ) (بخاری:7554) ''یقیناً اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل ایک کتاب لکھی (جس میں لکھا کہ) میری رحمت میرے غصے پر حاوی ہے، جو اسکے پاس عرش کے اوپر لکھی ہوئی ہے''
11۔اللہ نے رسول کس لئے بھیجے؟ ج: اپنی عبادت کی طرف بلانے اور اپنے شریک کی نفی کرنے کے لیے۔	قرآن: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (النحل 36:16) ''اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو'' (کنز الایمان) حدیث: (وَالْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ ۔۔۔۔۔ وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ) (بخاری:3443) ''اور تمام انبیاء بھائی بھائی ہیں اور ان کا دین ایک ہے'' یعنی تمام رسولوں نے توحید کی طرف بلایا۔
12۔کیا اللہ خود یا اپنی صفت علم سے ہمارے ساتھ ہے؟ ج: اللہ اپنی قدرت علم سے ہمارے احوال سے آگاہ ہے۔	قرآن: ﴿ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴾ (طٰہٰ 46:20) ''(اللہ نے) فرمایا: ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا''۔(کنز الایمان) حدیث: (اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ) (بخاری:4205، مسلم:7037) ''بے شک تم اسے پکارتے ہو جو سننے والا اور قریب ہے اور وہ تمھارے ساتھ ہے''۔
13۔کیا دعا (پکارنا) اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے؟ ج: ہاں! دعا عبادت ہی ہے۔ اور عبادت فقط اللہ کی۔	قرآن: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ﴾ (غافر 60:40) ''اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے''۔ حدیث: (اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) (ابوداؤد:1481) ''دعا (پکارنا) عبادت ہی ہے''۔
14۔اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا گناہ شرک اکبر ہے۔	قرآن: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ﴾ (النساء 48:4) ''بے شک اللہ اُسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور شرک سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے''۔ حدیث: (سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ) (بخاری:4761) ''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک گناہ عظیم کیا ہے؟ تو فرمایا: یہ کہ تم اللہ کا شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15۔ شرک اکبر کیا ہے؟ ج: کوئی عبادت (جیسے کوئی دعا، نذر، التجا وغیرہ) غیر اللہ کی طرف پھیرنا۔	قرآن: ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴾ (الجن 20:72) ''(اے نبی) تم فرماؤ کہ میں تو اپنے ربّ ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراتا'' (کنز الایمان) حدیث: (اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ) (بخاری 6919،6871/مسلم:269) ''بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔''
16۔ شرک اکبر کا نقصان کیا ہے؟ ج: شرک اکبر جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا باعث ہے۔	قرآن: ﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ﴾ (المائدہ 72:5) ''بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اُس پر جنت حرام کردی اور اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (کنز الایمان)''۔ حدیث: (مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ) (بخاری:1238/مسلم:278) ''جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک بناتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگا''
17۔ کیا مسلمانوں میں شرک موجود ہے؟ ج: ہاں! بلکہ اکثریت کی پیروی کا نتیجہ شرک وگمراہی ہے۔	قرآن: ﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ (یوسف 106:12) ''اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے'' ﴿ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ﴾ (الانعام 116:6) ''اور اے سننے والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں''۔ (کنز الایمان)
18۔ غیر اللہ (اولیاء وغیرہ) کو فریاد رسی کیلئے پکارنا کیسا ہے؟ ج: انھیں اس مقصد کیلئے پکارنا شرک ہے جسکا انجام جہنم ہے	قرآن: ﴿ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ﴾ (فاطر 14:35) ''تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کرسکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے''۔ حدیث: (مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ) (بخاری: 4497) ''جس کی موت اس حالت میں آئی کہ وہ غیر اللہ کو پکارتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگیا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19۔کیا شرک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ مند ہوسکتا ہے؟ ج: شرک کے ساتھ کوئی نیک عمل فائدہ مند نہیں ہے۔	قرآن: ﴿ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الانعام 6:88) ''اور اگر وہ (پیغمبر) شرک کرتے تو ضرور اُن کا کیا اکارت جاتا''۔(کنزالایمان) حدیث قدسی: (مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ) (مسلم: 7666) ''جس نے کسی عمل میں میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کیا تو میں اس سے اور اس کے شرک سے لاتعلق ہوجاتا ہوں''۔
20۔کیا من دون اللہ سے مراد صرف بت ہیں؟ ج: نہیں! بلکہ فرشتے، زندہ اور مردہ انسان بھی شامل ہیں یعنی اللہ کے علاوہ سب کچھ جن کی پرستش کی جائے۔	قرآن: ﴿ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ﴾ (مریم 19:49) ''پھر جب (ابراہیم) ان سے اور اللہ کے سوا اُن کے معبودوں (بت) سے کنارہ کر گیا ہم نے اسحٰق اور یعقوب عطا کیے''(کنزالایمان) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴾ (الاعراف 7:194) ''بیشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے (پوجتے) ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو''(کنزالایمان) ﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (التوبہ 9:31) ''انھوں (یہود ونصاریٰ) نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا''۔
21۔کیا ہم زندوں سے سفارش طلب کرسکتے ہیں؟ ج: ہاں! اچھے دنیوی کاموں میں سفارش طلب کرسکتے ہیں	قرآن: ﴿ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ﴾ (النساء 4:85) ''جو اچھی سفارش کرے اُس کے لیے اُس میں سے حصہ ہے اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لیے اُس میں سے حصہ (بوجھ) ہے''۔(کنزالایمان) حدیث: (اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا) (بخاری:6027) ''سفارش کرو پس تمھیں اجر دیا جائے گا''۔
22۔کیا قبروالے (مردے) دعا سنتے ہیں؟ ج: قبروالے دعانہیں سنتے۔	قرآن: ﴿ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ (فاطر 35:22) ''اور تم نہیں سنانے والے اُنہیں جو قبروں میں پڑے ہیں''۔ حدیث: (لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ) (ابوداود:2044) ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ نہ بنانا، اور مجھ پر درود بھیجو، تم جہاں بھی ہو تمھارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23۔ کیا ہم مردوں یا غائب لوگوں سے فریاد کر سکتے ہیں؟ ج: ہم انھیں نہیں پکار سکتے بلکہ صرف اللہ کو پکاریں گے۔	قرآن: ﴿ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴾ (الاعراف 197:7) ''اور جنہیں اس (اللہ) کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ خود اپنی مدد کریں۔'' (کنزالایمان) حدیث: (اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ) (ترمذی: 2706) ''تو جب مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو اللہ سے کر''
24۔ کیا ہم زندہ اور حاضر لوگوں سے مدد مانگ سکتے ہیں ج: ہاں! جسکی انھیں طاقت ہو	قرآن: ﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ (المائدہ 2:5) ''اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔'' (کنزالایمان) حدیث: (وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ) (مسلم: 7028) ''اور اللہ بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے''
25۔ کیا غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح کرنا جائز ہے؟ ج: غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا شرک اکبر میں سے ہے۔	قرآن: ﴿ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ﴾ (المائدہ 3:5) ''(حرام کیا تم پر) جو کسی آستانے (تھان) پر ذبح کیا گیا'' ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾ (الکوثر 2:108) ''تو تم اپنے ربّ کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو'' یعنی اللہ کیلئے ہی ذبح کرو۔ (کنزالایمان) حدیث: (لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ) (مسلم: 1978) ''اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا''۔
26۔ کیا غیر اللہ کے لیے نذر ماننا جائز ہے؟ ج: نہیں! نذر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی جائز ہے۔	قرآن: ﴿ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ﴾ (آل عمران 35:3) ''اے رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہو جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو مجھ سے قبول کرے۔'' (کنزالایمان) حدیث: (مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ) (بخاری: 6696) ''جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی پس وہ اس کی اطاعت کرے اور جس نے اللہ کی معصیت (نافرمانی) کی نذر مانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے''۔
27۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ ولی بزرگ ہمارے سفارشی ہوں گے، کیسا ہے؟ ج: یہ مسلمان کا عقیدہ نہیں بلکہ مشرکوں کا عقیدہ ہے۔	قرآن: ﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ﴾ (یونس 18:10) ''اور یہ (مشرک) اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کو پوجتے ہیں جو نہ انکا کچھ بگاڑ سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں، کہہ دو کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اُس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں''۔ (کنزالایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28۔ کیا قبروں کا طواف کرنا جائز ہے؟ ج: نہیں! بیت اللہ کے سوا ہر قسم کا طواف حرام ہے۔	قرآن: ﴿ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴾ (الحج 29:22) ”اور اس آزاد گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔“ (کنز الایمان) حدیث: (مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ) (ابن ماجہ: 2956) ”جس نے سات چکر بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا“۔
29۔ کیا نماز اس حالت میں درست ہے کہ قبر سامنے ہو؟ ج: نہیں ایسے نماز درست نہیں	قرآن: ﴿ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ (البقرہ 144:2) ”ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف“ یعنی قبلہ رخ کر لو۔ حدیث: (لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا) (مسلم: 972)۔ ”قبروں پر مت بیٹھو اور ان کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو“۔
30۔ جادو کرنے کا کیا حکم ہے؟ ج: جادو کرنا اور کرانا کفریہ کام ہے۔	قرآن: ﴿ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾ (البقرہ 102:2) ”ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں“ (کنز الایمان) حدیث: (اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ ـــــ) (مسلم 272) ”سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو: اللہ کیساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا......الخ“
31۔ کیا ہم دست شناس اور نجومی کی باتوں کی تصدیق کرسکتے ہیں؟ ج: نہیں، ہم ان کی غیب کی خبروں کی تصدیق نہیں کرسکتے۔	قرآن: ﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ﴾ (الانعام 59:6) ”اور اسی (اللہ) کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی جنھیں کوئی نہیں جانتا سوا اُس کے“۔ حدیث: (مَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ) (مسند احمد: 9784) ”جو شخص دست شناس یا نجومی کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کیے گئے دین سے کفر کیا“۔
32۔ کیا کوئی غیب جانتا ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔ غیب دان پر وحی کیونکر؟	قرآن: ﴿ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾ (النمل 65:27) ”تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ“۔ ﴿ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ﴾ (التوبہ 101:9) ”(اے نبی) تم انھیں نہیں جانتے، ہم انھیں جانتے ہیں“۔ (کنز الایمان) حدیث: (لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ) (بخاری: 7380) ”سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33۔ کیا غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز ہے؟ ج: اللہ کے سوا قسم حرام ہے۔	قرآن: ﴿قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ﴾ (التغابن 7:64) "تم فرماؤ! کیوں نہیں، میرے ربّ کی قسم کہ تم ضرور (مرنے کے بعد) اٹھائے جاؤ گے" (کنزالایمان) حدیث: (مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ) (ترمذی:1535) "جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا"۔
34۔ کس چیز کے ساتھ حکومت کرنا مسلمانوں پر واجب ہے؟ ج: ان پر قرآن وسنت کے ساتھ حکومت کرنا واجب ہے	قرآن: ﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (المائدہ 49:5) "اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر"۔ (کنزالایمان) حدیث: (اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ) (ابوداود:4955، نسائی:5389) "بے شک اللہ ہی حکمران ہے اور اسی کی طرف ہے فیصلوں کا لوٹنا"۔
35۔ خلاف اسلام قوانین پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟ ج: انھیں جائز قرار دیتے ہوئے ان پر عمل کرنا کفر ہے، مسلم اُمّہ کے زوال کا سبب ہے۔	قرآن: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ...... هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ...... هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (المائدہ 47,45,44:5) "اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں....وہی لوگ ظالم ہیں...وہی لوگ فاسق ہیں" حدیث: (وَمَالَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ......اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ) (ابن ماجہ:4019) "اور جو حکام اللہ کی کتاب کیساتھ فیصلہ نہیں کرتے اور دین الٰہی کو فوقیت نہیں دیتے، اللہ تعالیٰ ان پر انھی کے درمیان سے عذاب بھیجتا ہے"۔
36۔ کیا منکے اور تعویذ وغیرہ شفا کیلیے لٹکائے جا سکتے ہیں؟ ج: نہیں! بلکہ ان کا لٹکانا شرک کا حصہ ہے۔	قرآن: ﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ﴾ (الانعام 17:6) "اور اگر تجھے اللہ برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں"۔ (کنزالایمان) حدیث: (مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ) (مسند احمد:17884) "جس نے (نظر وغیرہ سے بچنے کیلیے) تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا"۔
37۔ کیا دعا کرنے کے لیے مخلوق کا واسطہ دینے کی ضرورت ہے؟ ج: دعا کے لیے مخلوق کے واسطے کی ضرورت نہیں ہے۔	قرآن: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (البقرہ 186:2) "اور جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھے تو میں نزدیک ہوں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے"۔ (کنزالایمان) حدیث: (اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ) (بخاری:4202، مسلم:2704) "بے شک تم اس سننے والے کو پکارتے ہو جو قریب ہے اور تمھارے ساتھ ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

38۔ ہم دعا کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف کس کو وسیلہ پکڑیں؟ ج: اللہ کے ذاتی و صفاتی ناموں، نیک اعمال (جہاد) اور نیک شخص کی دعا کو ہم وسیلہ بنا سکتے ہیں۔	قرآن: ﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ (الاعراف 7: 180) ''اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اُسے ان سے پکارو'' ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ ﴾ (المائدہ 5: 35) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو'' اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ﴾ (بنی اسرائیل 17: 57) ''وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر (پکارتے) پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں'' (کنزالایمان)
39۔ رسول اللہ ﷺ کا واسطہ کس نوعیت کا ہے؟ ج: اللہ تعالیٰ اور ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کا واسطہ تبلیغ کا ہے۔	قرآن: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ (المائدہ 5: 67) ''اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے'' (کنزالایمان) حدیث: (اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ) (بخاری: 1741، مسلم: 1697,1218,221) صحابہ کرام کی اس گواہی کا جواب دیتے ہوئے کہ آپ نے دین الٰہی ہم تک پہنچا دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہ''۔
40۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی سفارش کی دعا کس سے کریں ج: یہ دعا ہم اللہ سے کریں۔	قرآن: ﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ﴾ (الزمر 39: 44) ''تم فرماؤ شفاعت تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے''۔ (کنزالایمان) حدیث: (۔۔۔ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ) (ترمذی: 3578) ''اے اللہ! رسول اللہ ﷺ کی شفاعت مجھے نصیب کر''۔
41۔ داتا، مولا، مشکل کشا، دستگیر، گنج بخش، غریب نواز، کارساز کون ہے؟ ج: فقط اللہ تعالیٰ کی ذات۔	قرآن: ﴿ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ﴾ (الرعد 13: 26) ''اللہ جس کیلئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے'' ﴿ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴾ (آل عمران 3: 150) ''بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار''۔ ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴾ (فاطر 35: 15) ''اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ ہی بے نیاز (غنی ہے) سب خوبیوں سراہا''۔ (کنزالایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42۔ کیا ہم رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں مبالغہ کریں؟ ج: نہیں! ہم رسول ﷺ کی تعریف میں مبالغہ نہیں کر سکتے مثلاً نور کہنا، مختار کل کہنا۔ یا اپنی طرح حیات وحاضر ناظر جانا تو پھر مکی مدنی سورتوں کی تفریق کیونکر!	قرآن: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (الکہف 110:18) ''تم فرماؤ میں تو تمہاری ہی طرح کے ایک بشر ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔'' ﴿قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا﴾ (الاعراف 188:7) تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں' ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ (الزمر 30:39) (اے نبی) بیشک تمہیں بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ (کنز الایمان) حدیث: (لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ) (بخاری:3445) ''مجھے اس طرح حد سے نہ بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے ابن مریم کو بڑھایا۔ پس میں اس کا بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو۔''
43۔ اللہ نے پہلے کیا پیدا کیا؟ ج: انسانوں میں آدم علیہ السلام کو اور دوسری چیزوں میں قلم کو۔	قرآن: ﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ﴾ (ص 71:38) ''جب تمہارے ربّ نے فرشتوں سے فرمایا: کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا'' (کنز الایمان) حدیث: (اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ) (ابوداؤد:4702) ''اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا''۔
44۔ کیا آپ ﷺ کا سایہ تھا؟ ج: ہاں: بلکہ ہر مخلوق کا سایہ ہے۔ عرش کا سایہ ہے۔	قرآن: ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ﴾ (النحل 48:16) ''اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو چیز اللہ نے بنائی ہے اُس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں اللہ کو سجدہ کرتی''۔ (کنز الایمان) حدیث: عائشہ رضی اللہ عنہا سناتی ہیں: (فَبَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ اِذَا اَنَا بِظِلِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلٌ) (مسند احمد:132/6) ''ایک دن (میں نے دیکھا) کہ دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کا سایہ سامنے سے آرہا ہے''
45۔ کیا محمد ﷺ اللہ کے نور سے پیدا کیے گئے ہیں؟ ج: نہیں! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو نور سے پیدا نہیں فرمایا۔	قرآن: ﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ﴾ (المومن 67:40) ''وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند (نطفہ) سے'' (کنز الایمان) ﴿وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا﴾ (الزخرف 15:43) ''اور انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس کا جز ٹھہرا دیا''۔ حدیث: (اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا) (بخاری:3208) ''بے شک تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) جمع ہوتی ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

46۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا کیا حکم ہے؟ ج: مال، جان اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا واجب ہے۔	قرآن: ﴿انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾ (التوبہ 41:9) ''کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے'' (کنزالایمان) حدیث: (جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ) (ابوداؤد: 2504) ''مشرکین سے اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو''۔
47۔ مومنوں کے لیے ولاء سے کیا مراد ہے؟ ج: موحد مومنوں سے محبت کرنا اور ان کی مدد کرنا۔	قرآن: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ (التوبہ 71:9) ''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں''۔ حدیث: (اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا) (بخاری: 481) ''مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی مانند ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے''
48۔ کیا کافروں سے دوستی رکھنا انکی مدد کرنا جائز ہے؟ ج: نہیں ! ان سے دوستی رکھنا اور ان کی مدد کرنا جائز نہیں۔	قرآن: ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ (المائدہ 51:5) ''اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے تو وہ اُنہیں میں سے ہے''۔ (کنزالایمان) حدیث: (اِنَّ اٰلَ اَبِي ـــــ لَيْسُوْا بِاَوْلِيَائِي) (صحیح بخاری: 5990) ''بے شک آل بنی فلاں (کافروں میں سے)...... کے لوگ میرے دوست نہیں ہیں''۔
49۔ جب ہمارے درمیان اختلاف ہوجائے تو کیا کریں؟ ج: کتاب اللہ اور صحیح سنت کی طرف رجوع کریں۔	قرآن: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (النساء 59:4) ''پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیرو''۔ (کنزالایمان) حدیث: (تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ) (موطا امام مالک: 899/2) ''میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم نے انھیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت''۔
50۔ کیا ہم کسی کی بات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات پر فوقیت دے سکتے ہیں؟ ج: قرآن وحدیث پر کسی ولی یا بزرگ کی بات کو فوقیت نہیں۔	قرآن: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (الحجرات 1:49) ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو''۔ (کنزالایمان) حدیث: (لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ) (بخاری: 7257، مسلم: 1840) ''کسی کی اطاعت نہیں ہوسکتی اللہ کی نافرمانی میں، اطاعت صرف نیک کام میں ہوسکتی ہے''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

51۔کیا صرف اپنے آپ کی اصلاح پر انسان اکتفا کر سکتا ہے؟ ج: نہیں اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح بھی ضروری ہے۔	قرآن: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم 6:66) ''اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ''۔(کنز الایمان) حدیث: (مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ) (مسلم:49) ''تم میں سے جو بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے''۔
52۔کیا حدیث کو چھوڑ کر ہم صرف قرآن مجید پر اکتفا کر سکتے ہیں؟ ج: نہیں حدیث چھوڑ کر صرف قرآن پر اکتفا نہیں کر سکتے۔	قرآن: ﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل 44:16) ''اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (وحی مفصل) کو نازل کیا تاکہ آپ لوگوں پر اس چیز کو کھول کر بیان کریں جو ان کی طرف نازل (قرآن) کیا گیا تاکہ وہ اس پر غور وفکر کریں''۔ حدیث: (أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ) (ابوداؤد:4606) ''خبردار! بے شک مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کی مانند ایک اور چیز (سنت) بھی دی گئی ہے''۔
53۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کس لیے نازل کیا؟ ج: اللہ نے قرآن کو اس لئے نازل کیا تاکہ اس پر عمل کیا جائے۔	قرآن: ﴿اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ﴾ (الاعراف 3:7) ''اے لوگو اُس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اور اُسے چھوڑ کر اور حاکموں (اولیاء) کے پیچھے نہ جاؤ''۔ (کنز الایمان) حدیث: (اقْرَءُوا الْقُرْآنَ .... وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوا بِهِ) (مسند احمد:428/3) ''قرآن کو پڑھو اور اس کے ذریعے مت کھاؤ اور اسے کثرت مال کا ذریعہ نہ بناؤ''۔
54۔ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کس طرح کریں؟ ج: ان کی فرمانبرداری اور ان کے احکامات کی پیروی کر کے	قرآن: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (ال عمران 31:3) ''(اے نبی) تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا''۔ حدیث: (لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ) (بخاری:15) ''تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے باپ اس کی اولاد اور تمام لوگوں کی نسبت اسے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

55۔ مسلمانوں کو (کافروں پر) غلبہ کب حاصل ہوگا؟ ج: جب کتاب اللہ اور سنت رسول کو وہ عملاً نافذ کریں گے۔	قرآن: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾ (محمد 7:47) "اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا" اور فرمایا: ﴿ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ﴾ (آل عمران 160:3) "اگر اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔" (کنز الایمان)
56۔ دین میں بدعت سے کیا مراد ہے؟ ج: ہر وہ کام جس کی کوئی شرعی دلیل نہ ہو وہ بدعت ہے۔	قرآن: ﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (الشوریٰ 21:42) "کیا انکے کے لیے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے وہ دین نکال دیا ہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی۔" حدیث: (مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ) (بخاری: 2697، مسلم: 1718) "جس نے ہمارے اس دینی معاملے میں کوئی نیا کام کیا جو اس (اصل) سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے"
57۔ کیا دین میں کوئی بدعت حسنہ ہے؟ ج: نہیں بجز اجرائے ترغیب رسول اللہ ﷺ، دین میں کوئی بدعت حسنہ نہیں ہے۔	قرآن: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (المائدہ 3:5) "آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا"۔ (کنز الایمان) حدیث: (اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ) (ابوداؤد: 4607) "نئے کاموں سے بچو کیونکہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"
58۔ ولی کون ہوتا ہے؟ ج: متقی پرہیز گار مومن ہی اللہ کا ولی ہوتا ہے۔	قرآن: ﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴾ (یونس 10:62-63) "سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں"۔ (کنز الایمان) حدیث: (اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ) (مسند احمد: 203/4) "بے شک میرے دوست اللہ اور نیک مومن ہیں"۔
59۔ عالم برزخ کیا ہے؟ ج: موت کے بعد قیامت تک کا عالم جس میں سوال و جواب عذاب و راحت شامل ہیں۔	قرآن: ﴿ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴾ (المؤمنون 100:23) "اور ان (مرنیوالوں) کے آگے ایک آڑ ہے اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے"۔ ﴿ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴾ (التوبہ 101:9) "جلد ہم انہیں (منافقین) دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال / جواب	دلائل
60۔ صحیح حدیث پر عمل کا کیا حکم ہے؟ ج: صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔	قرآن: ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (حشر 7:59) ''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو'' (کنزالایمان) حدیث: (فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا) (ابوداؤد: 4607) ''پس تم میرے اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقے کو مضبوطی سے تھام لو''
61۔ کیا ہم عمل چھوڑ کر تقدیر پر بھروسہ کرلیں؟ ج: نہیں! ہم عمل نہیں چھوڑیں گے۔ تقدیر کا ہمیں علم نہیں۔	قرآن: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى﴾ (الیل 7-5:92) ''تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے۔'' (کنزالایمان) حدیث: (اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ) (بخاری: 4949، مسلم: 6309) ''عمل کرو کیونکہ ہر شخص کیلئے وہ چیز آسان کردی گئی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا''۔
62۔ کیا انسان خودمختار ہے یا پابند؟ ج: ہر بامقصد کام اچھا یا برا بااختیار انسان ہی کرسکتا ہے۔	قرآن: ﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الدھر 3:76) ''بیشک ہم نے اُسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا''۔ (کنزالایمان) ﴿قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا﴾ (الانعام 104:6) ''تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو''۔ (کنزالایمان)
63۔ ہم شیطان کے اس سوال کو کیسے رد کریں کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ ج: جب شیطان کسی کے دل میں ایسا وسوسہ ڈالے تو وہ اللہ کی پناہ طلب کرے۔ اور اس خیال کو دل سے جھٹک دے۔	قرآن: ﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (الاعراف 200:7) ''اور سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (وسوسہ ڈالے) تو اللہ کی پناہ مانگ''۔ (کنزالایمان) حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم شیطان کی چال کو رد کردیں اور کہیں (اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ کوئی اس کا شریک اور ہمسر ہے۔'' پھر بائیں طرف تین دفعہ تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگے اور مزید سوچنے سے رک جائے۔ اس طرح یہ وسوسہ ختم ہوجائے گا۔ (خلاصہ احادیث بخاری، مسلم، احمد اور ابوداؤد)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حنفی سے محمدی کیسے بنا

میرا تعلق بریلوی مسلک سے تھا۔ تبلیغی جماعت والوں کے گشت سے متاثر ہو کر اور عائشہ مسجد گلستان کالونی سے مولانا طارق جمیل ھداہ اللہ وعفاہ کے بیانات سن کر ان کے قریب ہو گیا۔ سہ روزے لگائے، سالانہ اجتماعات میں شریک ہوا اور چلّہ بھی لگایا۔ اسی دوران میں مجھے جستجو ہوئی کہ تحقیق کروں کہ صحیح العقیدہ لوگ کون ہیں۔ اصل دین اسلام کیا ہے؟ کیونکہ یہ لوگ نبی ﷺ ہی کے طریقوں میں کامیابی تو بتاتے ہیں لیکن طریقے وہ اپناتے ہیں جو ان کے امام recommend کرتے ہیں۔ اگر پوچھا جائے کہ کروڑوں کا ثواب کہاں لکھا ہے؟ تو کہتے ہیں کہ بزرگوں سے پوچھیں۔ تحقیق کے دوران یونیورسٹی کے ساتھی حافظ ڈاکٹر محمد شریف شاکر اور ڈاکٹر نوید شہزاد نے میری رہنمائی کی اور بتایا کہ ان حضرات سے جب بھی کوئی شرعی مسئلہ پوچھیں تو جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارے امام کے نزدیک ایسے ہے۔ مزید تحقیق سے پتا چلا کہ احناف اپنے مذہب کی خاطر حق کو چھپاتے ہیں، آیات واحادیث میں تحریف تک کر دیتے ہیں تو میں نے اس فرقے کو خیر باد کہہ دیا۔

ایک دن مولانا طارق جمیل صاحب نے نماز عصر میں مجھے اپنے ساتھ جگہ دی تو رفع الیدین کرنے میں ہچکچاہٹ پر دل نے کہا کہ تو نبی ﷺ کی سنت کو ایک آدمی کے ادب واحترام کی وجہ سے چھوڑے گا! رفع الیدین کرنے پر سلام پھیرتے ہی مولانا صاحب مجھے بازو سے پکڑ کر گھر لے گئے، مجھے سمجھانے لگے اور مطالعہ کے لیے کتاب 'حدیث اور اہلحدیث' دی۔ فقط ایک حدیث دیکھنے کے بعد کتاب واپس لوٹا دی۔ مولانا صاحب نے کتاب پڑھنے کے بارے میں استفسار کیا تو میں نے کہا کہ جو مصنف جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی سرکش گھوڑوں کی دُموں والی حدیث کو رفع الیدین کے ردّ میں پیش کرتا ہے، میں اسے عالم نہیں دینی بددیانت سمجھتا ہوں۔ مولانا نے فرمایا: کوئی اور پڑھ لینی تھی۔ پھر 2003ء میں میری ان سے ملاقات حج کے دوران مدینہ منورہ میں مسجد قباء کی سیڑھیوں پر ہوئی۔ مولانا صاحب نے مسجد نبوی میں چھتریوں والی جگہ پر نماز ظہر کے بعد ملاقات کی دعوت دی۔ سلام دعا کے بعد بیٹھتے ہی مولانا صاحب نے فرمایا: ''بھئی ہم تو آپ کو صحیح سمجھتے ہیں لیکن آپ ہمیں مشرک کہتے ہیں۔'' میں حیران رہ گیا اور کہا کہ ایسا نہیں، آپ ہمارے استاد ہیں، آپ کے کہنے پر ہم مسجد میں باقاعدگی سے آئے۔ آپ کے کہنے پر داڑھی رکھی، چلّہ لگایا۔ تو فرمانے لگے: ''میں حرم میں بیٹھا یہ کہہ رہا ہوں کہ آج نہیں تو کل آپ ضرور ہمیں مشرک کہیں گے۔'' میں نے کہا کہ جی چھوڑیں، میں تو تقلید کے بارے میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ تقلید کی تعریف کے بعد اس کی شرعی حیثیت پر وہ مجھے مطمئن نہ کر سکے تو غصّے میں فرمانے لگے: پروفیسر صاحب! دین سیکھنے کی اب تمھاری عمر نہیں ہے، تم نا سمجھ ہو بس کیمسٹری پڑھاؤ۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے صراط مستقیم دکھا دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو سچے ایمان اور صحیح عقیدے کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(پروفیسر روشن خان، فیصل آباد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نجات اخروی کا دارومدار

عقیدہ ومنہج کا سمجھنا دین میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ انبیاء سب سے پہلے آکر عقیدے کی اصلاح کیا کرتے تھے۔ عقیدے کی اصلاح کے ساتھ صراط مستقیم کا حصول اور عمل کی اصلاح ہوتی ہے۔ عمل کی اصلاح سے اخلاق ومعاملات کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور اس طرح پورے معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس سارے عمل میں بنیاد عقیدہ ہے۔ ہر مسلمان کو سب سے پہلے اپنے عقیدے کا فہم وشعور ہونا چاہیے کہ اس کا عقیدہ درست اور عین اسلام کے مطابق ہے یا نہیں۔ کیونکہ نجات کا سارا دارومدار عقیدے پر ہے۔ اگر عقیدہ درست نہ ہوگا تو اچھے سے اچھا عمل بھی بے کار جائے گا۔